مناظرہ

لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ کَانَ بَعْضُہُمْ لِبَعْضٍ ظَہِیْرًا

یہہ کتاب مستطاب تصنیف ہے جناب مولانا مولوی سید فیض حسین صاحب ابن میر قاسم حسین صاحب کی

یعنی

# تحفۃ النصاری

کہ جسکا تاریخی نام

# کتاب فیض ہے

۱۳۱۳ھ

حسب فرمایش جناب مصنف کتاب موصوف مطبع عباسی واقع حیدرآباد دکن میں

باہتمام مالک مطبع سید رستم علی نور مطبع ہوئی سنہ ۱۳۱۴ھ آراستہ ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ الطاہرین واصحابہ
المکرمین بندہ حقیر سید فیض حسین بن میر قاسم حسین حضرات نصاری کی خدمت مین التماس کرتا ہے
کہ ای میرے پیارے عیسائی بہائیو آپ لوگ ذرا غور سے میرا کلام سنین اور انصاف اور
عقل کی نظرونسے میری کتاب کو ملاحظ فرمائین مین امید کرتا ہون کہ آپ لوگ میری یہہ تحریر
دیکہنے کے بعد مجہے ایک اپنا سچا دوست اور پکا خیر خواہ جانینگے مین سچ سچ کہتا ہون
کہ مین نے اس کتاب کی تصنیف مین آپ لوگونکی خیر خواہی اور اپنی مالک کی خوشنودی کے
سوای اور کوی غرض نہین رکہی ہے اور اپنے مالک سے جو بڑا قادر اور سبکا ہادی ہے التجا
کرتا ہون کہ وہ آپ لوگونکو میرے اس کلام سے تاثیر دے اور نیک راہ پر لائے آمین
ای یارو یہہ بات تو ہم اور تم سب جانتے ہین کہ زندگانی مین ہر آدمی کے لئے دو کام
ضرور ہین پہلا کام معیشت کا یعنی کہانے پینے رہنے سہنے وغیرہ کی فکر دوسرا کام آخرت کا
یعنے مرنیکے بعد اپنی نجات حاصل ہونیکی تدبیر پہلے کام مین آپ لوگون نے بڑی مضبوط
عقل اور پکی سمجہ سے کام لیا کوی تدبیر معیشت کے امور مین اٹہا نہین رکہی عمدہ عمدہ صنعتین بنا
نکالین ہر شی کی درستی مین بی انتہا کوششین کین ایسے ایسے سامان دنیا کے استفادہ مین با
فراہم کئے جنکی تعریف مین ہمین کوی لفظ نہین ملتا۔ اکثر امور مین موجد کہلانے کے مستحق
سو آپ لوگ رعایا پروری اور عدل گستری مین بہی اپنے کو ایک لایق گروہ اور سبکا
پسندیدہ ٹہرا لیا مگر مجہے نہایت تعجب اور بڑا افسوس اس بات کا ہے کہ ہم دوسری اخروی

کام

کام مین آپ لوگون نے کسیطرح کی فکر نکی اور کچھ غور نفرمایا ای یارو بہت حیرت کا مقام ہے
کہ یہہ دینی امر جو ایک بڑے خوفناک اور روح گداز حشر کے معرکہ مین مدد کرنیوالا اور طرح
طرحکے عذابونسے نجات دلانے والا ہے اسی مین آپ لوگون نے بالکل بی پروائی
کی اور کسیطرح تامل اور غور سے کام نلیا یہہ بات سب پر ظاہر ہے کہ دنیا ایک شئ فانی ہے
یہان کا نہ کوی مال اور دولت باقی ہے نکوی حکومت اور بادشاہت دائمی ہے نہ زور اور طاقت
پایدار ہے حسن اور جوانی کو بقا ہے اپنے سنا ہے اور دیکہا ہے کہ کیسے کیسے بادشاہ عظیم الشان
اور کیا کیا دولتمند ذی اقتدار خاک مین ملگئے اور ملتے جاتے ہین یہہ حکومت قبر مین کچہ
کام نہ آئیگی یہہ بادشاہت قیامت مین کوی مدد نہ کریگی ہان جو باقی ہے وہ دین اور
مذہب ہے اور جو برے وقتمین کام آئیگا اور عذابسے چہڑائیگا وہ عمل اور ایمان ہے
پس نہایت افسوس ہے کہ اسی امر مین تم نے کوئی فکر نکی اور ذرا بہی عقل سے مدد نلی ای میرے
پیارے بہائیو ہر بشر کے لئے عقل ایک بی بہا اور بیعدیل نعمت ہے خدای تعالی
نے اسکو ہر شخص کا ایک بڑا ہادی مقرر کیا ہے اگر عقل نہوتی تو ہرگز کوی شخص نیکی اور بدی
مین فرق نہین کرسکتا اور کبہی کسیطرح کی ہدایت نپاسکتا نہ اپنے اس یکتا اور بیمثل خالق سے آگاہ
ہوتا اور نہ رسولون اور نبیون سے واقف ہوسکتا پس ہر شخص کو ضرور لازم ہے کہ ہر مشکل مین
اپنی عقل سے کام لے ہر دشوار امر مین جہانتک عقل سے ممکن ہو استمداد کرے اور اسکی ہدایت کے موافق
عمل ہو جس چیز کو وہ اچہا کہتی ہے اچہا جانے اور جسکو وہ برا کہتی ہے برا سمجہے جس شئی
کو وہ کہتی ہے کہ یہہ محال ہے تو یقین کرے کہ ہرگز یہہ شئی ہونیوالی نہین ہے مختصر یہہ
ہے کہ جہانتک عقل آدمی کی پہونچسکتی ہے اور کام کرسکتی ہے وہان تک عقل پر عمل
کرنا لازم ہے ای یارو اگر تمسے کوی کہے کہ ایک اونٹ ایک سوئی کے ناکہ مین سے نکلگیا

یا کہے کہ زمین ایک مرغی کے انڈے مین سما سکتی ہے تو تمہاری عقل کیا اس بات کو مانیگی اور کیا
تم اس امر کو سچ جانوگے ہرگز ہرگز نہین پس آپ لوگونسے مین کہتا ہون کہ پہر کیون اس عمدہ
اور نازک مسئلہ مین اپنی سمجھ سے کام نلیا اور کسلیئے محالات کے قائل ہوگئے ای منصف
عیسائیو ذرا انصاف سے کہو اور ہٹ دہرمی نکرو کہ آیا تثلیث فی التوحید اور توحید
فی التثلیث ممکنات سے ہے جو ایک ہے وہ ایک ہے اور جو تین ہین وہ تین ہین
تین خدا ایک خدا کیونکر ہوسکتے ہین اور ایک خدا تین خدا کسطرح ہوسکتا ہے ای میرے
بہائیو کیا یہہ امر بہی مثل اسکے کہ زمین مرغی کے انڈے مین سما جائے محال نہین ہے کیا یہہ بات
تمہاری عقل قبول کرسکتی ہے کیا یہہ قول قابل اسکے ہے کہ کوئی عقل والا آدمی اسکا
قائل ہوسکے نہین ہرگز نہین خدا کیواسطے ذرا غور فرماؤ اور کچہ تامل کرو آپ لوگون نے
دین کے مقدمہ مین کیون اسقدر بی اعتنائی اختیار کی ہے للہ اپنے اوپر رحم کرو
اور آبائی تقلید کو چہوڑدو اگر ذرا بہی عقل سے آپ حضرات کام لینگے اور خود تحقیق
فرمائینگے تو حق کا راستہ صاف آپ پر ظاہر ہو جائیگا اور دین کی سیدہی راہ
بالکل آپ پر کہل جائیگی ۔

اب مین آپ حضرات کی خاطر سے چند عمدہ اور اہم امور کو ایک مقدمہ اور دو
مقصد مین مختصر تفصیل سے بیان کرونگا اور چند باتین جنکے آبائی تقلید سے آپ لوگ
معتقد ہین نہایت مضبوط اور قطعی دلیلونسے باطل کرونگا بعون اللہ تعالی وقوتہ ۔
مگر آپ صاحبون سے امید ہے کہ مجہے اپنا ایک سچا خیر خواہ سمجہکر میرے کلام کو ملاحظہ
فرمائین اور اگر آپ کی عقل میرے اقوال کو قبول کرے اور آپ کی سمجہ مین میرا کلام آئے تو
اسپر عمل فرمائین ۔ مقدمہ انجیل مقدس کی تحقیق مین ۔ اسمین شک نہین ہے کہ توریت

اور زبور اور انجیل خدا کا کلام ہے اور انکی سچائی قران شریف اور حضرت خاتم المرسلین محمد
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثونسے ثابت ہے مگر بحث اسمین ہے کہ وہ تورات
اور زبور اور انجیل جنکو اللہ پاک نے نازل فرمایا ہے اس زمانہ مین موجود ہین یا نہین
اور یہہ مروجہ کتابین آیا منزل من اللہ ہین یا نہین پس یہہ بات ذرا سی فکر اور تلاش
سے ظاہر ہوجاتی ہے مین بالفعل اس مقام پر مروجہ تورات اور زبور کی نسبت کچھہ
نہین کہتا ہون مجھے فقط یہان تحقیق انجیل کی منظور ہے جاننا چاہیے کہ اس زمانہ مین
عیسائی مذہب والے جن کتابونکو انجیل کہتے ہین جنکا ترجمہ انگریزی اور عربی اور فارسی اور
اردو اور دکنی زبانونمین طبع ہوکر شایع ہوا ہے وہ پانچ کتابین ہین پہلی یوحنا کی کتاب
دوسری وہ کتاب جو متی نے لکھی ہے تیسرا وہ رسالہ جسے لوقا نے تحریر کیا ہے چوتھی
وہ کتاب جسے مرقس نے تصنیف کیا ہے پانچوین وہ کتاب جسمین بعض حواریون کے
اعمال کسی شخص نے درج کئے ہین یہہ پانچ کتابین ہین کہ عیسائی انہین انجیل کہتے ہین اور
خدا کا کلام جانتے ہین اور انکی مذہب اور اعتقاد کا انہین کتابونپر دار و مدار ہے لہذا
پس اگر ان کتابونکا انجیل منزل من اللہ نہونا ——— ثابت ہوی تو مذہب بھی انکا باطل و غلط
اب بندہ ان کتابونکا غیر معتبر ہونا اور منزل من اللہ نہونا روشن دلیلونسے منصفون اور
عاقلون کے روبرو بیان کریگا اور انسے مستدعی انصاف فرمائی کا ہوگا —
پہلی دلیل ان کتابونکی عبارتونکا طریقۂ بیان اور طرز تحریر اور سیاق و سباق ایسا
جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہہ بندیکا کلام ہے نہ خدا کا — جو عاقل ان کتابونکو
ملاحظہ فرمائیگا اسپر وجوہ مذکورہ سے بخوبی روشن ہوجائیگا کہ انمین سے ہر کتاب
کسی آدمی نے عیسیٰ علیہ السلام کے بعد بطور خود تصنیف کیا ہے پس بندہ کے قول کی

تصدیق ہر شخص پر ان کتابونکو خود دیکہنے اور غور کرنے سے ہو گی جس کو شک ہو وہ
ان کتابونکو اٹہا کر شروع سے آخر تک ملاحظہ فرماے —
دوسری دلیل ان کتابونمین اکثر حضرت عیسی علیہ السلام کا احوال ابتدا سے آخر تک
مثل تاریخی حالات کے بیان کیا گیا ہے جیسے کسی کو کسی کی حالات سے خبر دیتے ہین
اور معلوم ہے کہ انجیل مقدس کو خدا تعالی نے حضرت عیسی پر نازل فرمایا ہے پس عیسے
کی سوانح عمری خود عیسی سے بیان کرنا اور انکی خبرین انہین سے کہنا قطعًا فعل لغو اور
تحصیل الحاصل ہے اور وہ خدا کی ذات پر ہرگز جایز نہین ہے - ہان اگر عیسے کے بعد
کسی اور نبی پر ان کتابونکا نازل ہونا بیان کیا جاتا تو مضایقہ نہ تہا - مگر اب چونکہ حضرت
عیسے پر نازل ہونا انجیل کا اجماعی ہے - اور ان مروجہ کتابونمین عیسے کے سوانح عمری
اور تاریخی حالات بیان کی گئی ہے اسوجہ سے ممکن نہین ہے کہ کوی ذی عقل آدمی انکو
انجیل منزل من اللہ کہسکے اور ان کتابونکو عیسے پر نازل کی ہوی کتابین بتاسکے -
تیسرے دلیل چارون کتابون یعنے لوقا اور متی اور مرقس اور یوحنا کی انجیلونکے آخر
مین حضرت عیسے علیہ السلام کے دار پر چڑہائے جانے اور مرنے اور پہر زندہ ہونیکا
حال بطور گزشتہ اخبار کے بیان کیا گیا ہے کہ اسطرح عیسے گرفتار ہوے اور اسطرح سے
انپر اعدا نے ظلم کیا اور ایسا دار پر چڑہایا اور اسطرح سے عیسے نے جان دی اور یون دفن
ہوے وغیرہ وغیرہ اور یہہ ظاہر ہے کہ انجیل عیسے علیہ السلام پر جسوقت کہ وہ دنیا مین
موجود تہے نازل ہوی ہے پس یہہ کتابین اگر اصل انجیل ہوتین تو یہہ عیسی کے مرنے وغیرہ
کی خبرین بطور گزشتہ اخبار کے اسمین ہرگز نہوتین - عیسے علیہ السلام کی زندگی میں جو
انجیل نازل ہوی ہے اسمین عیسے کے مرنے اور اسکے بعد کی خبرین بطور اخبار ماضی کے

اس انجیل مین کہانسے آئین - اگر خدای پاک کو منظور ہوتا کہ عیسے کو انکے انجام کار سے
آگاہ کرے تو بطور پیشین گوئی کے بیان فرماتا کہ ای میرے پیارے عیسے تیرا انجام ایسا
ہوگا اور تجہے اسطرح دشمن دار پر کہینچیگے اور تو یون جان دیگا اور پہر تجہے مین اسطرح زندہ کرونگا
اور تو یون آسمان پر آئیگا جب ایسا کلام بطور بیان آیندہ کے کسی کتاب مین نہین ہے
بلکہ بطور گزشتہ خبر دنکے بیان کیا گیا ہے تو پہر یہہ ہرگز نہین ہوسکتا کہ کوی کہے کہ یہہ
عبارت اس انجیل کی ہے جو حضرت عیسے پر نازل ہوی ہے اور وہ پانچوین کتاب
جسکا نام اخبار الرسل ہے اسمین تو پورا حال عیسے علیہ السلام کے بعد کا ہے - یعنی جو
کام عیسے کے بعض اصحاب نے باعتقاد نصارے عیسے کے قتل ہونے اور پہر زندہ ہوکر
آسمان پر جانیکے بعد کئے ہین انکو کسی شخص نے اس کتاب مین لکہا ہے اور یہہ عقلمند لوگ
اسے ہی انجیل کہتے ہین - افسوس ہے ای یارو کیا تمنے کبہی ان کتابونکو چشم تامل سے
نہین دیکہا ہے جو ایسا اعتقاد رکہتے ہو - مجہے یقین ہے کہ اگر آپ لوگ ان کتابونکو غور
کی نظر سے اور انصاف کی آنکہون سے دیکہینگے تو پہر ہرگز نہ کہینگے کہ یہہ کتابین
وہ انجیلین ہین جنہین اللہ تعالی نے اپنے پیارے عیسے پر نازل فرمایا ہے اور وہ کلام
خدا ہین - چوتہی دلیل مرقس کی انجیل کے پہلے باب مین مرقوم ہے ۱۱ اور
آسمانونسے آواز آئی کہ تو میرا پیارا بیٹا ہے تجہسے مین راضی ہون -
یہہ عبارت کتاب مذکور کی دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ وہ انجیل منزل من اللہ
نہین ہے بلکہ مرقس کی تصنیف سے ہے اور کلام خدا کا اسپہ ہرگز اطلاق نہین
ہوسکتا اسلئے کہ قائل اس فقرے کا یعنی (آسمانونسے آواز آئی) وہی شخص ہے
جو ابتدا سے حالات بیان کرتا آتا ہے اور کتاب تصنیف کر رہا ہے - اور وہ ہرگز

خدا نہین ہوسکتا اسلئے کہ قول خدا کو بالکل مثل قول غیر کے بیان کیا ہے پس اگر حقیقت مین قائل بہی اس فقرے کا خدا ہوتا اور وہ کتاب خدا کی ہوتی تو اسطرح کہتا کہ (آسمان سے مینے ندا کی یا مینے اسطرح کہا یا آسمان سے خدا نے ندا کی یا خدا نے اسطرح کہا) یہہ ہرگز نہین ہوسکتا کہ خود ندا کرے اور کہے کہ آسمانسے آواز آئی یہہ تو وہی شخص کہے گا جو زمین پر ہو اور آواز دینے والیکا غیر ہو - اور یہہ امر بالکل ظاہر ہے اسلئے کہ جہان عیسیٰ تہے وہ مقام تو زمین پر تہا اور آواز آسمانونسے نکلی پس ناقل اور خبر دینے والا اسکا جو بیان کرتا ہے کہ آواز آئی تو یہہ (آئی) کا لفظ کہنا دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ یہہ خبر دینے والا بہی زمین ہی پر تہا اور آواز دینے والے کا غیر تہا - اور اسطرح سے لوقا اور متی کی انجیلوں مین بہی مرقوم ہے اور وہ قطعی دلیل ہے اسبات پر کہ یہہ کتابین بہی منزل من اللہ نہین ہین اور کلام خدا کا ہرگز ان پر اطلاق نہین ہوسکتا - اب رہی یہہ بات کہ وہ فقرہ یعنی (تو میرا پیارا بیٹا ہے تجہسے مین راضی ہون) آیا کلام خدا ہے یا نہین - اسپر بندہ کہتا ہے کہ اس فقرے کا بہی کلام خدا ہونا ثابت نہین ہوسکتا - دو وجہونسے اول یہہ کہ ناقل اسکے تین شخص ہین یعنی مرقس اور لوقا اور متی پس ظاہر ہے کہ تین آدمیونکے خبر دینے سے کسی امر کا یقین نہین ہوسکتا - دوسری یہہ کہ اگر اس فقرے کی تاویل نکیجائی تو مضمونسے اسکے ایک غیر ممکن امر ظاہر ہوتا ہے اسواسطے کہ خدا کے لئے بیٹا ہونا محال ہے اسکی ذات ان عیوب سے پاک ہے جسکی دلیل عنقریب بیان ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ پہر وہ کلام جس سے خدا کی ذات پر عیب وارد ہو کیونکر خدا کا کلام ہوسکتا ہے اور جس صورت مین کہ مان لیا جائی کہ یہہ فقرہ کلام خدا ہے تو اسکی تاویل کرنی ضرور ہوگی یعنی باپ اور بیٹے سے مراد مخلوق اور صاحب پرورش یافتہ لینا ضرور ہوگا اسواسطے کہ اگر

خدا یا پیغمبر کے کسی کلام سے ظاہر اکسی غیر ممکن امر کا ہونا لازم آتا ہو اور خدا کی ذات پر عیب وارد ہوتا ہو تو اسکلام کی تاویل واجب ورلازم ہے بہرحال اگر اس فقرہ کو کلام خدا ہی مان لیجائے تو بھی کوی فایدہ حضرات نصاری کو نہین ملتا۔ اور کسی صورت سے وہ پوری کتاب انجیل منزل من اللہ نہین ہوسکتی۔

**پانچوین دلیل** چارون کتابونکی عبارت مین بیشمار اختلاف ہے اور اکثر مضمون بھی مختلف ہے حالانکہ ان چارون کتابون مین حضرت عیسے علیہ السلام کا احوال ابتدا سے آخر تک لکھا ہے پس یہہ کتابین اگر منزل من اللہ ہوتین تو انمین ہرگز اسقدر اختلاف نہوتا اس سے ثابت ہوا کہ یہہ کتابین کلام خدا اور منزل من اللہ نہین ہین۔

**چھٹی دلیل** بعض احکام اور مسائل جو ان کتابونمین ہین وہ بالکل توراۃ کے خلاف ہین حالانکہ اور چاہئیے یہہ تہا کہ کوی مسئلہ اور کوی حکم توراۃ کے خلاف نہو دلیل اسپر خود قول عیسے علیہ السلام کا ہے جو انہین کتابونمین موجود ہے چنانچہ متی کی عربی انجیل کے اصحاح خامس مین مرقوم ہے (۱۷) لا تظنوا انی جیت لاحل الناموس والانبیاء ماجئت لاحل بل لاکمل (۱۸) فالحق اقول لکم حتی ان تزول السماء و الارض ان یوطۃ واحدۃ او خطۃ واحدۃ لا تزول من الناموس حتی یکون کلہ (۱۹) فمن احل احدی ھذہ الوصایا الصغار و علم الناس ھکذا یدعی فی ملکوت السموات صغیرا اسکا ترجمہ اردو انجیل مین اسطرح لکھا ہے یہہ خیال مت کرو کہ مین توراۃ یا نبیونکی کتابین منسوخ کرنے آیا مین منسوخ کرنے نہین بلکہ پوری کرنے آیا۔ کیونکہ مین تمسے سچ سچ کہتا ہون کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نجاے ایک نقطہ یا ایک شوشہ توراۃ کا ہرگز نہ مٹیگا جب تک سب کچھ پورا نہو لیس جو

کوئی ان حکمون میں سے سب سے چہوٹے کو سست کرے اور ویسے ہی آدمیونکو سکہلائے
آسمان کی بادشاہت مین سب سے چہوٹا کہلاویگا) پس اس عبارت سے ثابت ہوا کہ کوئی حکم توریت کا
حضرت عیسے علیہ السلام نے منسوخ نہین کیا ہے اور کل احکام اسکے واجب التعمیل ہین اور انجیل
تمام موافق تورات کے ہین - حال یہہ ہے کہ ان مروجہ کتابونکے دوسرے بعض مقامات
سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض احکام تورات کے منسوخ ہوے ہین چنانچہ **متی کی عربی** انجیل کے
اسحاح خامس مین مرقوم ہے (۳۱) ثم قیل ان من طلق امرأته فلیدفع لها کتاب
الطلاق (۳۲) وانا اقول لکم ان کل من طلق امرأته من غیر علة الزنا
فقد جعلها زانیة ومن تزوج مطلقة فقد زنی) ترجمہ اسکا اردو انجیل مین
اسطرح لکہا ہے (یہہ بہی کہا گیا کہ جو کوئی اپنی جورو کو چہوڑدے اسے طلاق نامہ لکہدے
پر مین تمہین کہتا ہون کہ جو کوئی اپنی جورو کو زنا کے سوائے کسی اور سبب سے چہوڑدیوے
اسے زنا کرواتا ہے اور جو کوئی اس عورت سے جو چہوڑی گئی ہے بیاہ کرے زنا کرتا ہے
اور اسی **عربی** انجیل مین مسطور ہے (فلماذا اوصی موسی ان تعطی کتاب الطلاق
وتترك قال لهم ان موسی من اجل قسوة قلوبكم اذن لكم ان تطلقوا
نسائكم ومن البدئ لم يكن هذا فاني اقول لكم ان كل من طلق امرأته
الا بسبب الزنا ونكح اخرى فقد زنى ومن تزوج مطلقة فقد زنى
اسکا ترجمہ اردو انجیل کے انیسوین باب مین اسطرح مرقوم ہے (۷) انہون نے اسے
کہا پہر موسی نے کیون حکم دیا کہ طلاق نامہ اسے دیکے چہوڑ دے (۸) اسنے انہنسے کہا
موسی نے تمہاری سخت دلی کے سبب تمکو اپنی جوروؤنکو چہوڑ دینے کی پروانگی دی پر
شروع سے ایسا نہ تہا (۹) اور مین تمسے کہتا ہون جو کوئی اپنی جورو کو سوا زنا کے اور

سبب

سبب چھوڑ دے اور دوسرے سے بیاہ کرے زنا کرتا ہے اور جو اس چھوڑی گئی عورت کو
بیاہے زنا کرتا ہے) اسیطرح **لوقا کی** انجیل مین بہی مرقوم ہے پس یہہ حکم حضرت موسیٰ
اور انکی توراۃ کے خلاف ہے اور انکی حکم کو منسوخ کرتا ہے ۔ سوائے اسکے اور چند احکام
بہی خلاف توراۃ کے ان مروجہ انجیلونمین موجود مین پس اس سے بہی ظاہر ہے کہ یہہ
کتابین کلام خدا نہین ہین ۔

**ساتوین دلیل** ان کتابونمین بعض مضمون ایسے واقع ہین جو مشتمل ہین محالات اور
غیر ممکن امور پر چنانچہ بعض مضمون ایسے ہین جنسے اللہ پاک پر عیب لازم آتا ہے او حقیقت
مین اسکی ذات سب عیبونسے پاک ہے جیسے اس پاک خدا کے لئے بیٹا ہونا یا اسکا بندہ کے
جسم مین حلول کرنا وغیرہ اور بعض مضامین ایسے ہین جو آپس مین متعارض اور متخالف ہین ۔
اب یہان چند مثالین ان امور کی لکھی جاتی ہین ۔ **یوحنا کی** انجیل کے دسوین باب مین
مرقوم ہے کہ عیسیٰ نے فرمایا (۳۰) مین اور باپ ایک ہین) اور اسی انجیل کے چودہوین
باب مین اسطرح لکھا ہے کہ (۱۰) کیا تو یقین نہین کرتا کہ مین باپ مین اور باپ مجھمین ہے
یہہ باتین جو مین تمہین کہتا ہون آپسے نہین کہتا لیکن باپ جو مجھمین رہتا ہے وہ یہہ کام
کرتا ہے) اس کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ عیسیٰ اور خدا دونون ایک ہین اور دوسرے
کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے عیسیٰ مین حلول کیا ہے اور یہہ عقلاً محال ہے سوائے
اسکے حیرت یہہ ہے کہ جب عیسیٰ اور خدا ایک ہین تو پھر باپ کیا اور بیٹا کیسا ۔
اور اسی باب مین اٹھائیسوین آیت کے آخر مین عیسیٰ کی زبانی مرقوم ہے وہ فرماتے ہین
کہ (مین اپنے باپ پاس جاتا ہون) یہہ کلام پہلے کلام کا معارض اور مخالف ہے
نہایت حیرت کی جاتی ہے کہ ابہی حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ مین اور باپ ایک ہین

اور مین باپ مین اور باپ مجھمین ہے اور پہر کہتے ہین کہ مین باپ کیپاس جاتا ہون - نہین معلوم اب کہان جاتے ہین جب خود باپ آپ مین ہو تو پہر آپ کو اور کہین جانیکی ضرورت کیا ہے یہہ عجب طرحکا کلام اس انجیل مین واقع ہوا ہے جو کسیطرح درست نہین ہو سکتا اگر کوی شخص جسے ذرا بہی عقل ہو وہ اس کلام کو دیکھے تو صاف کہیگا کہ یہہ کلام ہرگز خداے پاک یا عیسے علیہ السلام کا نہین ہے اور خدا اور رسول یقینًا ایسے امور سے بری ہین - آی بارو یہہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ آدمی جو مرکب گوشت اور خون اور ہڈیونسے ہو اور احتیاجات مین بہرا ہو خدا کی ذات مین سما جاے اور اللہ پاک جو جسم اور احتیاج سے بری ہو وہ آدمی کی ذاتمین حلول کرے اور کیونکر ممکن ہے کہ خدا اور ادمی ایک ہون - اور زیادہ حیرت کا مضمون اور بڑے تعجب کا کلام یہہ ہے کہ **یوحنا** کی انجیل کے چودہوین باب مین حضرت عیسے کی زبانی اسطرح لکہا ہے (۲۰) اس روز تم جانوگے کہ مین باپ مین اور تم مجھمین اور مین تم مین ہون ) اور اسی انجیل کے سترہوین باب مین مسطور ہے کہ (۲۱) تاکہ وے سب ایک ہووین جیساکہ تو ای باپ مجھمین اور مین تجھمین ہون تاکہ وے بہی ہم مین ایک ہون تاکہ دنیا ایمان لائے کہ تو نے مجھے بہیجا ہے ) -

سبحان اللہ عجب طرحکی عبارت اور عجیب مضمون ہے ۸ جسکو نقل کرتے ہوے شرم آتی ہے ای عیسائی بہائیو تم فقط تثلیث یعنی تین خدا کے قائل ہو مگر اس عبارت سے تو کئی سو بلکہ کئی ہزار خداؤنکا ہونا ظاہر ہوتا ہے پس آپکو ضرور ہے کہ آپ لوگ تثلیث سے دست بردار ہو کر کئی سو خداونکے قائل ہووین - اور آپ دعوے کرتے ہین کہ عیسے اور خدا ایک ہین یہان تو عیسے کے فرمانے سے ثابت ہوتا ہے کہ عیسے اور خدا اور وہ سب لوگ جنسے عیسے نے خطاب کیا ہے ایک ہین -

جیعذ ہاہے

عیف ہے ایسے اعتقاد پر ۔ ای یارو ذرا انصاف سے کہو کسطرح یہہ کلام خدا یا مسیح
علیہ السلام کا ہوگا جو مشتمل ہے محالات پر اور جس سے خداے پاک کی ذات پر عیب وارد
ہو رہے ہین نہین ہرگز یہہ کلام خدا کا یا عیسے علیہ السلام کا نہین ہے بلکہ آدمیونکا بنایا ہوا کلام

**اٹھوین دلیل** بعض ان کتابونکو خود مصنفین نے اپنی تصنیف سے ہونیکا اقرار
کیا ہے چنانچہ **لوقا** اپنی انجیل کے شروع مین کہتے ہین کہ (۱) ای بزرگ تیوفل اسلئے
کہ بہتون نے اختیار کیا کہ اس احوال کو جو حقیقت مین ہمارے درمیان گزرا بیان
کرین (۲) جیسا انہون نے جو شروع سے خود دیکھنے والے اور کلام کی خدمت کرنے
والے تھے ہمکو سونپا (۳) مینے بھی مناسب جانا کہ سبکو سرے سے اچھی طرح دریافت
کرکے تیرے لئے درستی سے لکھون ۔ اب کہان ہین وہ لوگ جنہین اللہ پاک نے
عقل اور سمجھ عطا کی ہے اور جو منصف مزاج ہین اس کلام کو ملاحظہ کرین اور ارشاد فرماوین
کہ یہہ اچھی طرح دریافت کرکے لکھنے والا کون ہے اور شروع سے خود دیکھنے والون
اور کلام کی خدمت کرنیوالون نے کسکو وہ خبرین سونپین کیا خدا کسی سے دریافت
کرکے لکھتا ہے اور کیا خدا سے کسی نے یہہ خبرین بیان کی ہین ۔ نہین ہرگز نہین
یہہ عبارت صاف کہہ رہی ہے کہ کسی آدمی نے یہہ کتاب لکھی ہے پھر اس کتاب کو
خدا کا کلام کہنا اور اسے انجیل منزل من اللہ جاننا کیا ۔ اور
لطف یہہ ہے کہ لوقا نے یہہ بھی نہین کہا کہ مین خدا کے کلام کو جمع کرتا ہون یا
انجیل جو خدا نے نازل فرمائی ہے اسے لکھتا ہون بلکہ کہتے مین کہ اس احوال کو جو حقیقت
مین ہمارے درمیان گزرا بیان کرتا ہون یہہ عبارت صاف کہہ رہی ہے کہ مصنف
کتاب یعنی لوقا نے محض تاریخی حالات اسکتاب مین لکھے ہین اور اس احوال کو جو انکے

گو نزلست ہے اس کتاب مین بیان کیا ہے پس کسیطرحکا تعلق اسکتاب کو کلام خدا اور انجیل منزل من اللہ سے نہین ہے فَاعْتَبِرُوا يَا اُولِي الْاَبْصَار

اور **یوحنا کی** انجیل کے آخر مین مرقوم ہے (۲۴) یہہ وہ شاگرد ہے جسنے ان کامونکی گواہی دی اور ان باتونکو لکہا اور ہمکو یقین ہے کہ اسکی گواہی سچ ہے (۲۵) اور بہی بہت کام ہین جو یسوع نے کیئے کہ اگر وے جدا جدا لکہے جاتے تو مین گمان کرتا ہون کہ کتابین جو لکہی جاتین دنیا مین نہ سما سکتین - اس عبارت سے ثابت اور ظاہر ہے کہ یوحنا کی کتاب مین بہی سب کلام آدمی کا ہے اور اسکو کسی شاگرد نے لکہا ہے اور کسی کلام کی کلام خدا سے نقل نہین کی بلکہ بطور خود احوال اور افعال عیسے علیہ السلام کے جمع کئے ہین اور مثل اخبار کے اس رسالہ کو تحریر کیا ہے نہ یہہ انجیل منزل من اللہ ہے نہ اسمین کلام خدا ہی پایا جاتا ہے

اور **اخبار الرسل** کے ابتدا مین ہے (۱) ای تیوفل جو کچہ کہ یسوع شروع سے کرتا اور سکہاتا رہا (۲) اس دن تک کہ وہ روح قدس سے اپنے رسولونکو جنہین اسنے چنا حکم دیکر اوپر اٹہایا گیا مین وہ سب پہلی کتاب مین بیان کر چکا -

الغرض ان عبارتون سے صاف ظاہر ہے اور کسیطرح کا شک نہین ہے - کہ یہہ کتابین ہرگز خدا کے پاس سے نازل کی ہوئی نہین ہین اور نہ انمین خدا کا کلام ہے بلکہ لوقا وغیرہ نے بطور تاریخی حالات کے ان کتابونکو لکہا ہے اور ان مین احوال عیسے کا درج کیا ہے اب اس سے زیادہ ثبوت کونسا ہوگا کہ خود مصنفین یعنی لوقا وغیرہ نے اقرار کیا ہے کہ یہہ کتابین ہمنے لکہی ہین اور انمین عیسے کے احوال اور افعال کو بیان کیا ہے

ای حضرت نہایت تعجب کا مقام ہے کہ لوقا وغیرہ تو کہتے ہین کہ یہہ کتابین ہماری تصنیف سے ہین اور آپ لوگ فرماتے ہین کہ یہی انجیلین منزل من اللہ ہین - ہزار افسوس

ایسی سمجھ پر اور حیف ہے ایسے اعتقاد پر ۔

**نوین دلیل** قران مجید اور فرقان حمید سے ثابت ہے کہ عیسے علیہ السلام نہ قتل کیئے گئے اور نہ دار پر چڑہائے گئے بلکہ آدمیون پر اسکا شبہ ہوا اور اللہ تعالی نے آپ کو آسمان پر اٹھا لیا چنانچہ سورہ نسا مین حق تعالی ارشاد فرماتا ہے ۔ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم (الی قولہ) وما قتلوہ یقیناہ بل رفعہ اللہ الیہ و کان اللہ عزیزا حکیما ۔ یعنی نہ اسکو قتل کیا اور نہ دار پر کہینچا بلکہ انپر اشتباہ ہوا اور اسے یقیناً قتل نہین کیا بلکہ خدا نے اسے اپنی طرف بلند کیا ہے اور خدا غالب اور حکمت والا ہے ۔ اور کلام الٰہی ہونا قران شریف کا ایسی قطعی دلیلو نسے ثابت ہے جو ہر شخص کو انکا ماننا واجب اور لازم ہے جنکا ذکر انشاء اللہ تعالی آیندہ کیا جائیگا پس جب قرآن شریف کا کلام خدا ہونا ثابت ہے تو ضرور ہوا کہ موافق خبر قران کے دار پر چڑہایا جانا اور قتل ہونا عیسے کا غلط ہو ۔ اور چارون مروجہ انجیلو نمین مرقوم ہے کہ عیسے علیہ السلام کو ظالمون نے دار پر چڑہا کر قتل کیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہہ کتابین کلام خدا نہین ہین اے منصف مزاج اور اے عاقل عیسائیو اب مین یقین کرتا ہون کہ آپ لوگ ان روشن دلیلونکو ملاحظہ فرما کر پہر ہرگز نکہینگے کہ یہہ کتابین خدا کی طرف سے نازل کی ہوی ہین یا انمین خدا کا کلام ہے یا تمام مطلب انمین کا سچا ہے ۔

**مقصد پہلا** خدا تعالی کے وحدانیت اور ان امور کے بیان مین ہے جو اس سے متعلق ہین اسمین کئی فصلین ہین **فصل پہلی** خدا تعالے کی وحدانیت کے بیان مین ہے **جاننا** چاہیئے کہ یہہ ایک بڑا عظیم مسئلہ ہے جسمین عیسائیون اور مسلمانونکے درمیان اختلاف ہے عیسائی لوگ تثلیث کے قائل ہین یعنی کہتے ہین کہ باپ اور

بیٹا اور روح القدس تینوں خدا ہین - اور مسلمانون کا اعتقاد یہہ ہے کہ خدا تعالیٰ
ایک یعنی یکتا اور یگانہ ہے کوئی اسکا مثل اور شریک نہین ہے ہر چند اس اعتقاد پر بہت
قطعی دلیلین اور مستحکم حجتین قایم ہین مگر بندہ اسمقام پر چند دلیلین بطور اختصار کے بیان
کرتا ہے جو لوگ عاقل اور حق جو ہین اور جنہین کچہ فہم حاصل ہے انکے یقین کے لئے
یہہ دلیلین کافی اور نیک راہ اختیار کرنیکے لئے یہہ حجتین وافی ہین —
**پہلی دلیل** عقل کی بداہت سے ہر ذی عقل پر یہہ بات صاف ظاہر ہے کہ انتظام
عالم وجود کا اور بند وبست تمام جہان کا بغیر خدا کی وحدانیت کے حاصل نہین ہوسکتا
دیکہو جب ایک گہر کے دو مالک ہون یا ایک شہر کے دو بادشاہ ہون تو اس گہر اور اس
شہر مین ہرگز انتظام نہین ہوسکتا ہے اور اس گہر اور اس شہر مین بالکل بربادی اور خرابی
ہوجاتی ہے ہرگز ممکن نہین کہ دو بادشاہ مقتدر ایک شہر کی حکومت کرسکین اور وہ شہر
آباد رہسکے پہر کیونکر ممکن ہے کہ احوال آسمان اور زمین کا اور خلقت اور ایجاد کے کارخانہ کا
باوجود اس عظمت کے بغیر خدا کی وحدت کے منتظم اور درست ہوسکے - بلکہ تہوڑے سے
تامل اور غور سے یہہ امر صاف معلوم ہوجاتا ہے کہ تمام عالم اس اعتبار سے جو اس کے اجزا
باہم ایک دوسرے سے ارتباط رکہتے ہین ایک شخص کے مقام پر ہے پس جسطرح سے عقل تجویز
نہین کرتی کہ دو نفس متعلق ایک بدن کے ہون اسیطرح عقل تجویز نہین کرتی کہ دو خدا
مدبر ایک عالم کے ہون —
**دوسری دلیل** خدا کے تعدد سے امر محال لازم آتا ہے اور یہہ باطل ہے پس تعدد
بہی باطل ہے یعنی مثلاً اگر خدا ہون اور ان مین سے ایک ارادہ کرے کہ مثلاً زمین کو مشرق سے
مغرب کی طرف گردش ہو دوسرا چاہے کہ اسی وقت مین اسی زمین کو مغرب سے مشرق

طرف گردش ہو یعنی یہہ خدا پہلے خدا کے خلاف کا ارادہ کرے پس اگر دونونکا ارادہ عمل
مین نہ آئے تو دونون عاجز ہوئے اور اگر ایک کے ارادیکے موافق زمین کو گردش ہو تو
وہی ایک خدا ہے اسلئے کہ وہ قادر ہے اور دوسرا عاجز اور ضرور ہے کہ خدا قادر ہو جو عاجز
ہے وہ خدا نہین ہے اگر کوی کہے کہ دونون خدا آپسمین صلح کئے ہوسے ہین اور
نفسانیت نہین رکھتے جب ایک خدا کا قصد زمین کو مثلاً مشرقسے مغرب کی طرف
گردش دینے کے لئے ہو تو دوسرا خدا اسکے خلاف حکم نہین کرتا اور جب اسکے خلاف
حکم نکرے تو پھر اسکا عجز کیونکر ثابت ہو ۔ **اسکا جواب** یہہ ہے کہ یہہ ہمنے
فرض کیا اگر ہم کہتے ہین کہ ہر گاہ ایک خدا چاہے کہ زمین کو مشرق سے مغرب کیطرف
گردش ہو تو آیا دوسری خدا مین اتنی قدرت ہے کہ اس پہلے خدا کے ارادیکو روک سکے
اور زمین کو مشرق سے مغرب کیطرف گردش نہونے دے ۔ ہم یہہ نہین کہتے کہ دوسرا
خدا اس گردش کو روکنا چاہے اور اس کے ارادیکا وقوع ہو بلکہ کہتے ہین کہ آیا دوسرے
سے اس گردش کا روکنا ممکن ہے اور اسقدر اسمین قدرت ہے کہ نہین پس اگر کہے کہ قدرت
تو وہ پہلا خدا نہین ہے اسلئے کہ اگر وہ خدا ہوتا تو اسکی کام کی روکنے کی کسی مین قدرت
نہوتی جب کسی کو اسکے کام کے روکنے کی قدرت ہے تو یہہ قدرت والا قادر ہوا
اور وہ پہلا عاجز اور اگر کہیے کہ دوسرے مین اس گردشکو جو پہلے خدا کے حکم سے ہوئی
روکنے کی قدرت نہین ہے تو یہہ دوسرا خدا نہین اسلئے کہ یہہ عاجز ہے اور عاجز
خدا نہین ہو سکتا ۔ پس اس قطعی دلیل سے یہہ بات ثابت ہوی کہ دو یا کئی خدا ہونا
عقلاً محال ہے ۔

**تیسری دلیل** اگر دو خدا ہوتے تو ضرور تہا کہ جسطرح ایک خدا نے اپنی دنیا صنی اور

حکمت ظاہر کی اور ہماری ہدایت کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بھیجے اور ہر ایک کو
مبعوث فرمایا اور کتابین نازل کین اور وہ سب پیغمبر بموجب حکم خدا کے اسکی خدائی
اور یکتائی کا اہل دنیا سے اقرار لیتے ہین اسیطرح دوسرا خدا بھی بخیل اور جاہل ہوتا
اور کوئی پیغمبر بھیجتا تا اسکی خدائی کو ثابت کرتا اور ان سب پیغمبرونکی تکذیب کرتا مگر
کوئی پیغمبر بغیر اس یکتا اور لاشریک کے کسی نے نہین بھیجا اور ان انبیا کی تکذیب نکی
تو معلوم ہوا کہ اس یکتا اور بے مثل خدا کے سوا کوئی اور خدا نہین ہے —

**چوتھی دلیل** جب تمام انبیا اور اوصیا جنکی سچائی دلیل خارج یعنی معجزات اور
خوارق عادات سے ثابت ہے دعوی کرین کہ خدا ایک ہی اور سب کے سب
اسکی وحدانیت پر اتفاق فرمائین تو پھر کسی عاقل کو خدا تعالی کی وحدانیت اور
یکتائی مین کسیطرح کا شک اور شبہہ نہین ہو سکتا ہے —

**پانچوین دلیل** اگر دو خدا ہون تو ضرور ہے کہ دونون قادر مطلق ہون اور
دونون قادر ہوسے تو واجب الوجود ہونا دونون کا محال ہے پس ایک واجب
ہوگا اور دوسرا ممکن اور جو واجب ہے وہی خدا ہے دوسرا خدا نہین —
تصریح اسکی یہہ ہے کہ پہلے جو مینے کہا کہ ضرور ہے کہ دونو قادر ہون یہہ اسلئے
کہ اگر قادر نہو تو عاجز ہوگا اور عاجز خدا نہین ہو سکتا — دوسرے جو مینے کہا کہ ضرور ہے
کہ کوئی ایک انمین واجب ہو اور دوسرا ممکن یہہ اسلئے کہ جب ہر ایک قادر ہے
تو ہر شئی کے پیدا اور فنا کرنیکے واسطے اور ہر کام کے لئے وہی ایک کافی ہے
دوسرے کی ضرورت نہین جب دوسرے کی ضرورت نہین تو پھر وہ واجب الوجود
نہین ہو سکتا — تیسرے جو مینے کہا کہ جو واجب الوجود ہے وہی خدا ہے ممکن الوجود

خدا نہین یہہ امر ظاہر ہے —

یہہ چند دلیلین عقلی قطعی ہین جنسے خداتعالی کی یکتائی اور وحدانیت ثابت اور تحقیق ہے اور جیسے یقین کیا جاتا ہے کہ شریک باری قطعاً محال ہے اور یہہ وہ دلیلین ہین جنکو تمام بنی آدم خواہ ہندو ہون یا نصاری یہودی ہون یا مجوس بشرطیکہ عقل رکھتے ہون ماننا ضرور ہے اور اونکا انکار بجز دیوانے یا بیہوش کے کوئی نہین کرسکتا —

اب مین خاص حضرات نصاری کے لئے خدا تعالی کی وحدانیت کی دلیلین بیان کرتا ہون تا انہین زیادہ توضیح حاصل ہو اور یہہ حضرات مثل موحدین مقدسین کے یعنی مسلمانون کے خدای پاک کی یکتائی اور وحدانیت کے معتقد اور قائل ہون اور اپنی تثلیث کے اعتقاد سے دست بردار ہون —

اے عیسائی بھائیون ذی رتبہ کتابون مین جنہین آپ لوگ انجیل مقدس اور خدا کے پاس سے نازل کی ہوئی جانتے ہین خداے پاک کی وحدانیت کی بقا ہونیپر بیان کی گئی ہے اور کتنے عبارتونسے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ خود حضرت عیسی علیہ السلام نے خدا کی وحدانیت اور یکتائی کا اقرار فرمایا ہے - بندہ یہان بعض عبارت کو نقل کرتا ہے متی کی عربی انجیل کے اصحاح تاسع عشر مین عیسی کی زبانے مرقوم ہے (۱۷)

فقال لہ لماذا تسالنی عن الصلاح واحد هو الصالح الله الخ

اسکا ترجمہ اردو انجیل کے انیسوین باب مین اسطرح لکھا ہے (اسنے اسے کہا تو کیون مجھے اچھا کہتا ہے اچھا تو کوئی نہین مگر ایک یعنی خدا) اس کلام سے جو عیسی کی زبانی مرقوم ہے کئی امور ثابت ہوتے ہین اول یہہ کہ عیسی نے اپنے کلام مین ایک ہونیکو صفت خدا کی قرار دی اور فرمایا ایک یعنی خدا اس سے وحدانیت مقصود کی

صاف ظاہر ہے دوسرے یہہ کہ اپنے کو خدا تعالی سے علیحدہ کر دیا اسلئے کہ جب سائل نے
حضرت عیسےٰ کو اچھا کہا تو عیسےٰ نے اسپر اعتراض کیا اور فرمایا کہ تو کیوں مجھے اچھا کہتا ہے اچھا
تو کوئی نہیں مگر ایک یعنی خدا اس سے ظاہر ہوا کہ عیسے نے اپنے اچھے ہونیکا انکار کیا اور
اچھے ہونیکو خاص خدا کی صفت قرار دی پس اس سے مثل آفتاب کے روشن ہوا کہ عیسے نے
اپنے کو خدا سے جدا اور علیحدہ گردانا ہے اور اپنی الوہیت سے انکار کیا ہے اب کہاں ہیں
وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ عیسے اور خدا ایک ہیں ذرا اس قول پر حضرت عیسے کے غور فرمائیں
اور اپنے فاسد اعتقاد سے متنبہ ہو کر توبہ کریں تیسرے یہہ کہ عیسے نے اپنے اچھے ہونیکا
بھی انکار کیا ہے پہر الوہیت عیسے کی کہاں رہی — اور اسی انجیل کے اصحاح
ثالث والعشرون میں مرقوم ہے (۹) ولا تدعوا لکم ابا علی الارض فان ابا کم
واحد ھو الذی فی السموات اسکا ترجمہ متی کی اردو انجیل کے تیئسوین باب میں
اسطرح لکہا ہے (۹) اور زمین پر کسو کو اپنا باپ مت کہو کیونکہ تمہارا باپ ایک ہے
باپ ہے جو آسمان پر ہے اس عبارت سے خدا تعالی کی وحدانیت کے سوا ایک
اور بات ہمارے مطلب کی ثابت ہوئی یعنی باپ معنی میں پروردگار یا خالق کے
اسلئے کہ خدا تعالی کو عیسے علیہ السلام نے سب آدمیونکا باپ کہا ہے اور ظاہر ہے
کہ خدا پاک کسی شخص کے نزدیک بہی تمام آدمیونکا باپ نہیں ہے پس ضرور ہوا
کہ باپ سے مراد یہاں اور جہاں کہیں عیسے علیہ السلام نے خدا تعالی کو اپنا باپ
کہا ہے پروردگار یا خالق ہو — نہیں معلوم کس دلیل سے حضرات نصاری خدا کو
عیسے علیہ السلام کا معاذ اللہ باپ کہتے ہیں اگر اس دلیل سے کہیں کہ حضرت عیسے نے
خود خدا کو اپنا باپ فرمایا ہے تو لازم ہے کہ یہہ حضرات خدا کو تمام آدمیونکا بہی باپ کہیں

اسلیے کہ عیسیٰ نے خدا کو تمام آدمیونکا باپ کہا ہے اور اگر یہان باپ کے معنی پروردگار
یا خالق ہین تو وہان بہی وہی معنی ہین
اور انشاءاللہ تعالی تحقیق اس امر کی آیندہ اسکے مقام پر تفصیل سے کیجائیگی
اور لوقا کی انجیل کے اصحاح ثامن عشر مین مرقوم ہے (۱۹) فقال لہ یسوع
لماذا تقول لی صالحا ولیس صالحا الا الله وحده ) اسکا ترجمہ اردو انجیل کے
اٹہاروین باب مین اسطرح لکہا ہے (۱۹) یسوع نے اسکو کہا تو کیون مجکو اچہا کہتا ہے
کوئی اچہا نہین مگر ایک یعنی خدا ) اس عبارت سے ہی تین امور ثابت ہوتے ہین
پہلے وحدانیت خدا کی دوسرے علیحدگی عیسے کی خدا سے تیسرے نفی الوہیت
عیسے کی - چنانچہ سابق مین تفصیل سے اسکا بیان ہوا ہے —
اور مرقس کی انجیل کے دسوین باب مین بہی اسطرح لکہا ہے اور اسکی اصحاح ثانی عشر
مین سطور ہے (۲۹) فاجاب یسوع ان اول کل الوصایا اسمع یا اسرائیل
الرب الٰهنا الٰه واحد ترجمہ اسکا مرقس کی اردو انجیل کے بارہوین باب مین اسطرح مرقوم ہے
(یسوع نے اسے جواب مین کہا کہ سب کلمونمین اول یہہ ہے کہ ای اسرائیل سن وہ
خداوند جو ہمارا خدا ہے ایک ہی خداوند ہے ) اور اسی باب مین ۳۲ آیت اسطرح مرقوم
ہے (تب اس فقیہ نے اسے کہا کیا خوب ای استاد تو نے سچ کہا کیونکہ خدا ایک ہے
اسکے سوا اور کوئی نہین ) ای عیسائیو حضرت عیسے نے تو سب وصیتون مین سے پہلی
وصیت اور حکمونمین پہلا حکم یہہ بیان کیا کہ خداوند عالم یکتا ہے اور اسکا کوئی ہمسر
نہین مگر آپ لوگون نے اس پہلی وصیت اور سب سے بڑی حکم کی مخالفت کی اور
برخلاف قول عیسے کے قائل ہوے کہ خدا تین ہین پہر کیونکر کوئی سمجہ سکیگا کہ آپ

عیسے علیہ السلام کے مطیع ہین اور انکی متابعت فرماتے ہین ۔
اور یوحنا کی انجیل کے اصحاح سابع عشر مین مذکور ہے (۳) و ھذہ ھی
حیاۃ الابد ان یعرفوک انت الالہ الحق وحدک والذی ارسلت
یسوع المسیح اسکا ترجمہ اردو انجیل کے سترہوین باب مین اسطرح لکہا ہے ۔
اور ہمیشہ کی زندگی یہہ ہے کہ وے تجہکو اکیلا سچا خدا اور یسوع کو جسے تونے بہیجا ہے
جانین ۔ ان عبارتونسے جو انجیلون سے نقل ہوی ہین خدا تعالی کی یکتائی اور وحدانیت
اور تثلیث کی نفی صاف طور سے ظاہر ہو رہی ہے اور ذرا بہی شک اور تامل کا مقام
نہین ہے ای منصف عیسائیو آپ لوگونکا انصاف کہان گیا ہے اور ای عاقلو تمہاری عقل
کدہر چہپ رہی ہے کیون یہان انصاف نہین فرماتے اور کسلئے اسمقام پر سمجہ سے کام نہین
لیتے کیا اسقدر صاف مضمونکو بہی نہین سمجہتے کیا کبہی آپ لوگون نے بصیرت کی نظر وسے
ان کتابونکو نہین دیکہا ہے اور کبہی انصاف کی آنکہونسے یہہ عبارتین ملاحظہ نہین کی ہین
ای یارو یہہ تو آپہی کی کتابین ہین اور انہین کتابون پر آپکا اعتقاد ہے پہر اس محکم کلام
کے صاف مطلب کو کیون نہین سمجہتے ہو اور اس پاک امر یعنی توحید کا اعتقاد نہین رکہتے
اور کیون متشابہات پر عمل کرتے ہو اور کسلئے محالات کو ممکن جانتے ہو ای بہائیو یہہ
بہی کوی انصاف ہے کہ عیسے علیہ السلام تو صاف الفاظ مین فرمائین کہ خدا ایک ہے
اور آپ لوگ فرماتے ہین کہ خدا تین ہین عیسے تو اپنے کو خدا تعالی سے علیحدہ کرتے ہین
اور آپ لوگ فرماتے ہین کہ خدا اور عیسے ایک ہین اور عیسے علیہ السلام تو اپنے نیک ہونے
سے بہی انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ تم کیون مجہے اچہا کہتے ہو اچہا کوی نہین مگر ایک
یعنی خدا ۔ اور آپ لوگ کہتے ہین کہ عیسے بہی خدا ہین ۔ آیا یہہ حضرت عیسے علیہ السلام

بہ جہلا ناہے

جہٹلانا ہے یا نہین آیا یہہ عیسے مسیح کی مخالفت ہے یا نہین بیشک یہہ حضرت عیسیٰ کی تکذیب اور انکی مخالفت ہے - افسوس کیجاے ہے کہ آپ لوگ ایک اعلیٰ اور اعظم اعتقاد مین عیسے علیہ السلام کی مخالفت کرتے ہین اور پہر اپنے کو عیسے مسیح کا مطیع جانتے ہین - ع - برعکس نہند نام زنگی کافور - ای یارو واسطے خدا کے سچ کہو اور انصاف سے فرماؤ کہ حضرت عیسیٰ کے معتقد اور انکی موافقت کرنیوالے آیا مسلمان ہین یا نصاری - جسطرح عیسے نے ارشاد فرمایا کہ خدا ایک ہے مسلمان بہی کہتے ہین کہ خدا ایک ہے مگر خلاف مین اسکے آپ لوگ کہتے ہین کہ خدا تین ہین ای پیارے بہائیو اپنے حال پر رحم کرو اور دین کے امر مین غور اور تامل فرماؤ اور عقل کے موافق اور عیسے علیہ السلام کی ہدایت کے مطابق خدا کو وحدہ لاشریک لہ جانو تثلیث کے اعتقاد کو چہوڑ دو تاکہ خدا اور عیسے آپ صاحبونسے راضی ہون اور آپکو نجات اخروی ملے —

اسمقام پر ایک اور بات کہنی ضرور ہے کہ جب علماے نصارے نے دیکہا کہ توحید کی دلیلین قطعیہ ہین اور نہایت مضبوط اور مستحکم ہین اور جسکے منکرین داخل گروہ کفار ہوتے ہین اور تثلیث بالکل عقل سلیم کے خلاف اور محالات سے ہے تو ایک اور بات نکالی اور کہنے لگے کہ ہم بہی موحدین سے خارج نہین ہین اور توحید فی التثلیث اور تثلیث فی التوحید کے قائل ہین یعنی ایک خدا تین مین ہے اور تین خدا ایک مین ہین چنانچہ پادری فنڈر صاحب ایک جوابیہ مکتوب مین جو سلطان العلما جناب سید محمد صاحب اعلی اللہ مقامہ کی خدمت مین لکہا ہے تحریر کرتے ہین در آنچہ بزبان خامہ محبت طراز رفتہ بود کہ شما بسبب قول تثلیث از حرم توحید خارج و بدایرہ تثلیث داخل گردیدہ اید - موجب ہزار گونہ تامل گردید کہ چرا چنین گفتہ اند و مارا از حرم توحید چون خارج

دانستہ ۔ زیراکہ بزمرہ ما مسیحیان ہرکہ موحد نیست از دین مسیحی بہرۂ اش نیست چنانچہ
رسالہ مفتاح الاسرار حاوی ہمین مطلب است و این اجمال را تفصیلی در آن مذکور شدہ و اینکہ
توحید در تثلیث و تثلیث در عین توحید معتقد ماست سریست بس مخفی و دقیقہ ایست نہایت باریک
کہ ادراک آن بدون تائیدات سماوی و توفیقات الٰہی جل [illegible] تمام [illegible] دشوار الاحر
یہہ خط ۱۴ جنوری ۱۸۴۴ع مطابق ۱۱ ذالحجہ ۱۲۵۹ ہجری کو [illegible]
اسکے جواب مین جناب سلطان العلماء نے جو نامہ تحریر فرمایا ہے بعض عبارت اسکی افادۃً
نقل کرتا ہون و آنچہ در آخر رقیمہ سابقہ خود را از موحدین شمردہ و تثلیث را منافی توحید
نہ انگاشتہ فہم آنرا از اسرار الٰہی و موقوف بر تائید سماوی قرار دادہ اند پس مشابہ بود با دعاوی
ارباب وحدت وجود کہ مستند بکشف و شہود میدانند میباشد و طور ورای طور العقول
و ہر یکی از اہل ملل ادعای چنین میتواند کرد چنانچہ اکثری از ہنود ہم مدعی شہود میشوند و بیشتر
پادری یوسف ولف صاحب ہمدست بدامن کشف و الہام در بارہ تعیین
مدت نزول عیسیٰ علی نبینا و علیہ السلام تا چہاردہ سال زدہ بودند غالباً سامی مرتبت
ہم معتقد حقیقت الہامش باشند بالجملہ کشف نیز شیطانی و رحمانی میباشد چنانچہ مدعیانش
نیز بآن معترف ۔ فلابد حینئذ من دلیل خارجی قطعی فارق بین الکشف
الحق و الباطل الکاسد ممیز بین الصحیح منہ و الفاسد و مع [illegible]
الفساد و چگونہ امر محال از اسرار الٰہی محسوب میتواند شد مع ان اللہ سبحانہ جعل
العقل دلیلاً لا یحاد بہا ند و حقاً لا یحاد الا ہو [illegible] مستحیل
قطعی داند ممکن نیست کہ در وحی الٰہی آید یا در سلک اسرار سبحانہ منسلک [illegible] گردد الخ
آخر مین یہہ بیت ترقیم فرمائی ہے ۔ اندکی از غم خود گفتم و ما [illegible] سکمال آنکہ [illegible]

یہہ دونون خط ابتدا مین رسالہ **کشف الاستار فی جواب مفتاح الاسرار** کے جسپر جناب
مولوی سید محمد ہادی صاحب مرحوم نے جو بھتیجے جناب سلطان العلما کے تہے تصنیف کیا تہا
چہپے ہوے ہین۔ غرض یہہ اعتقاد بہی علمای نصاریٰ کا محالات قطعیہ سے ہے اور ہرگز
ممکن نہین کہ ایک خدا تین مین ہوا و تین خدا ایک مین ہون اور اگر کوی انسے اسکی دلیل صحیح
اور اسکا ثبوت دریافت کرے تو کہتے ہین کہ یہہ وہ امر ہے جسکی دلیل نہین اور یہہ وہ بات
ہے جو انسان کی عقل مین نہین آسکتی ہے بلکہ الہام اور کشف سے معلوم ہوتی ہے سبحان اللہ
کیا اچہا اعتقاد ہے اور کیا عمدہ اسکی توجیہ ہے کہ جس سے حقیقت کی بنیاد ہی دنیا سے مٹجاتی
ہے اور کل مذاہب باطلہ کی صحت ثابت ہو جاتی ہے اسلئے کہ جتنے کفار اور مشرکین اور سوا انکے
انکے جتنے باطل مذہب والے ہین اپنے باطل اعتقاد پر کہہ سکتے ہین کہ یہہ وہ باریک امر اور
نازک مسئلہ ہے جو عقل مین نہین آسکتا بلکہ کشف والہام سے اور خدا کے تائید سے ثابت
ہوسکتا ہے نہین معلوم اسکا جواب اگر جناب پادری فنڈر صاحب زندہ ہوتے
تو کیا عنایت فرماتے اور اب انکے مرید کیا جواب دینگے اور سوا اسکے صاف
ظاہر ہے کہ یہہ مسئلہ یعنی مسئلہ تثلیث یا تثلیث فی التوحید والتوحید فی التثلیث ایسا
نہین ہے جس تک عقل نہ پہونچسکے بلکہ قطعاً اسے عقل محال جانتی ہے۔ اور عقل کا
کسی مسئلہ تک نہ پہونچنا اور بات ہے اور اسکا کسی امر کو محال جاننا اور بات ہے جب عقل کے
نزدیک کوی امر قطعی محال ہو تو اسکے وجود کا کوی کیونکر دعوی کر سکتا ہے اور کیونکر کوی
اسکے ہونیکا اعتقاد کر سکتا ہے۔ مین آپ لوگونکے روبرو چند مثالین محالات
عقلی کی بیان کرتا ہون دیکہئے اور کہئے کہ ایسے امور کیا واقع ہوسکتے ہین۔
مثلاً یہہ کرۂ زمین کا ایک کبوتر کے انڈے مین سما سکتا ہے یا اجتماع ضدین یا مثلاً تین دو

یا ایک مادہ مین اجتماع نقیضین یا ارتفاع نقیضین ہو سکتا ہے جیسے ایک شی ابیض ہو یعنی سفید ہو
اور وہی شی لا ابیض بھی ہو - یا ابیض بھی نہو لا ابیض بھی نہو - یا ہو سکتا ہے کہ ایک عدد نہ
طاق ہو نہ جفت ہو - یا کوئی چیز اپنے پر آپ مقدم ہو سکتی ہے ہرگز نہین یہہ سب امور
محالات عقلیہ سے ہین وجود انکا ہرگز ممکن نہین ہے پس اسطرح تین خدا ایک نہین ہو سکتے اور ایک
خدا تین نہین ہو سکتا یہہ بھی قطعاً محال ہے - پھر کیون آپ لوگ ایسے امر محال کے امکان کا اعتقاد
رکھتے ہین اور دانستہ حق کو چھوڑ کے باطل کو اختیار کرتے ہین ای یارو ذرا عقل کو نزدیک لاؤ
اور فہم سے کام لو دیکھو ایسا نہو کہ جب یہہ چار دن زندگی کے گزر جائین تو پھر مرنیکے بعد پچھتانا
اور افسوس کرنا پڑے اسوقت کا افسوس کوئی کام نہ آئیگا اور اسدم کے پچھتانے سے کچھ حاصل نہوگا
ای بھائیو اس زندگانی کو غنیمت جانو اور جوکچھ کرنا ہے اپنی زندگانی مین کرلو آبائی تقلید اور
تعصب کو چھوڑکر خود تحقیق کرو دیکھو سیدھا راستہ دین کا کسطرح آپ لوگون پر کھلا ہوا ہے
اور حق و باطل کیونکر واضح اور روشن ہے اور باوجود اسکے کہ حق کی راہ بالکل روشن ہے اور
تثلیث قطعاً باطل ہے جو لوگ حق کو نہین اختیار کرتے اور تثلیث کے اعتقاد کو ترک نہین
کرتے ہین اسکی وجہ فقط آبائی تقلید ہی اور مذہبی تعصب ہے اور جتنی قومین ضلالت مین پڑی ہین
سب اسی سبب سے ہے اور جبتک تعصب کے پردے کسیکی چشم دل پر پڑے ہون اور آبائی
تقلید دل مین بسی ہو وہ ہرگز حق کی تحقیق نکر سکیگا اور سیدہی راہ نپا سکیگا -

**فصل دوسری** حضرت عیسی علیہ السلام کی الوہیت کے ابطال مین ہے - جاننا چاہیے
کہ عیسائی لوگ حضرت عیسے کی نسبت دو امر دنکا دعوی کرتے ہین - اول یہہ کہ آپ ابن خدا
ہین - دوسرے یہہ کہ خود خدا ہین - لہذا یہہ فقیر اس فصل مین تو عیسے کی الوہیت کے
بطلان کو ظاہر کریگا - اور آیندہ فصل مین انکے ابن خدا ہونیکی تردید کیجائیگی انشاء اللہ تعالے

عیسے علیہ السلام کی الوہیت کئی وجوہ سے باطل ہے اور یہہ وجوہ بالکل ظاہر اور قطعیہ ہین بندہ ان مین سے چند وجوہ پر اکتفا کرتا ہے اوّل یہہ کہ حضرات نصاری ثبوت مین دعوی الوہیت عیسے علیہ السلام کے وہ چند کلمات پیش کرتے ہین جو ان مشہورہ اور مروجہ کتابون مین جنہین حضرات نصاری انجیل منزل من اللہ جانتے ہین درج ہین اور یہہ دلیل انکی کئی طرح سے منقوض ہے اوّل یہہ کہ ان مشہورہ کتابون مین بہی کسی مقام پر کسی عبارت سے صراحۃً عیسے علیہ السلام کی الوہیت ثابت نہین ہوتی اور نہ کسی مقام پر ان انجیلون مین سے عیسی علیہ السلام نے اپنی الوہیت کا دعوی فرمایا ہے ۔ اور جن عبارتون سے عیسائی لوگ حضرت مسیح علیہ السلام کی الوہیت اپنی دانست مین ثابت کرنا چاہتے ہین حقیقت مین ان عبارتون کو ان حضرات نے سمجہا ہی نہین اور اپنی کم فہمی اور ہٹ دہرمی سے ان کلمات کو عیسے کی الوہیت پر حمل کرتے ہین حقیقت مین یہہ انکی عقل اور فہم کا قصور ہے چنانچہ جتنی عبارتین پادری فنڈر صاحب اپنی کتاب مفتاح الاسرار مین بہ ثبوت الوہیت عیسے مسیح ان مروجہ انجیلون سے نقل کی ہین ان سبکا جواب کتاب ۔ کشف الاستار مین بخوبی دیا گیا ہے یہہ کتاب بفضلہ تعالے چہپ چکی ہے جو شخص چاہے ملاحظہ کرے اور لطف یہہ ہے کہ یہہ کتاب مستطاب جو رد مین مذہب نصاری کے ہے اسکو طبع ہوکر پچاس برس گذر گئے مگر کسی سے ابتک اسکا جواب نہو سکا اور اسیطرح بہت سے کتابین اہل اسلام کی ہین جن مین عمدہ دلایل و قطعی حجتون سے عیسائیونکے اعتقادات کا ابطال کیا گیا ہے اور جواب انکا مفقود ہے یہہ بہی ایک بڑی دلیل ہے بطلان پر اس مذہب کے دوسرے یہہ کہ ہمنے فرض کیا کہ ان مروّجہ کتابون سے جنہین حضرات نصاری اناجیل کہتے ہین عیسی کی الوہیت مترشح ہوتی ہے یا صراحۃً انمین بیان کی گئی ہے مگر اوّلاً ہمکو ان کتابونکے

اعتبار مین کلام ہے پس ضرور ہے کہ یہہ حضرات پہلے ان کتابونکا اعتبار اور کلام خدا
ہونا بلا تحریف اور تبدیل کے دلیل قطعی سے ثابت کرین اور جو دلیلین یقینیہ اور براہین
قطعیہ ہمنے ان کتابون کے عدم اعتبار مین بیان کی ہین انکو معقول اور مستحکم وجہون سے
باطل کرین - اور یہہ امر ہرگز ممکن نہین ہے پس جبکہ ان مروجہ انجیلونکا اعتبار ثابت نہین ہوسکتا
بلکہ عدم اعتبار اور بطلان ثابت ہے تو پہر جتنے دعوے انسے مترشح اور ماخوذ ہون وہ سب
باطل اور غیر معتبر ہین تیسرے یہہ کہ وہ عبارتین اور کلمات جنسے بزعم حضرات نصارے
عیسے کی الوہیت ثابت ہوتی ہے دوسری ایسی عبارتون اور کلماتسے معارض اور مخالف ہین
جو وہ بہی انہین مروجہ انجیلون مین موجود ہین اور انسے عیسے علیہ السلام کی الوہیت کا
بطلان بصراحت معلوم ہوتا ہے اور وہ کلمات محکمات ہین پس اگر ان عبارتونکو بہی
جنسے عیسے علیہ السلام کی الوہیت حضرات نصاری سمجہتے ہین کلام خدا فرض کرین تو
یقیناً انکی تاویل واجب ہوگی اسلئے کہ وہ کلمات متشابہات ہین اور کلمات محکمات کے
مخالف اور معارض ہین علی الخصوص اسصورت مین کہ دلائل عقلیہ قطعیہ مطابق اور معاون
ان کلمات محکمات کے ہون اور اعتقاد الوہیت خلاف عقل ہو چنانچہ عنقریب اسکا
بیان ہوگا انشاء اللہ تعالے - چوتہے یہہ کہ الوہیت عیسے علیہ السلام کی عقلا
محال ہے پس اگر بفرض محال بتجویز محال کسی مقام پر کلام خدا یا کلام پیغمبر مین ہو تو
بہ بداہت عقل وہ کلام ماول اور محمول برخلاف ظاہر ہوگا اور تاویل اسکی واجب اور
لازم ہوگی نہ یہہ کہ اس امر محال کو ممکن جانین اور عقل سے بالکلیہ ہاتہہ اٹہا کر نقل کو
عقل پر مقدم کرین بلکہ اگر کوئی شخص خدائی کا دعوی کرے اور امر محال کے وقوع اور
تجویز کا قائل ہو تو بہی کلام اسکا اسکے دعوی کی تکذیب پر دلیل ہوگا جیسا کہ فرعون نے

دعوی خدائی کا کیا اور چونکہ عوارض بشریت اس سے واضح اور لائح ہے اسلیئے یہی
دعوے اسکا اسکی تکذیب کے لیئے کافی اور وافی ہے نہ یہہ کہ کسی کے ایسے واہی دعوے
سے متمسک ہو کر عقل سے ہاتھہ اٹھائین اور اسکے کہنے سے محال کو ممکن جانین –
اور یہہ بات جو بندۂ فقیر نے عرض کی سب پر ظاہر اور مثل آفتاب کے روشن ہے علاوہ اسکے
اس قول کی شہادت پر توریت کے سفر خامس جسے سفر استثنا کہتے ہین تیروین فصل مین
بزبان عربی یہہ عبارت مسطور ہے فان قام فیما منیکم مدعی نبوۃ او حلم فاعطاکم
آیۃ او برهانا فلو اتت الایۃ والبرهان من قال لک تعالی بنا الی معبودات
آخر لم تعرفها فنعبدها فلا تقبل من ذلک مدعی النبوۃ والحلم فان اللہ
ربکم ممتحنکم هل انتم محبوہ مخلصین من قلوبکم ونفوسکم بل یتبع طاعۃ اللہ
ربکم یجب ان تسیروا وایاہ فارهبوا ووصایاہ فاحفظوا وقوله فاقبلوا
وایاہ فاعبدوا وطاعته فالزموا وذلک المدعی للنبوۃ والحلم فلیقتل
لما یقول المحال علی اللہ ربکم انتهی۔ خلاصہ اس عبارت کا یہہ ہے کہ اگر تم مین
کوئی شخص پیغمبری کا دعوی کرے اور بعض نشانیان ظاہر کرے اور تمکو دوسرے
معبودونکی طرف دعوت کرے تو تم ایسے شخص کے قول کو قبول نکرو – تحقیق کہ
خدا تعالی تمہارا امتحان کرتا ہے کہ تمنے اسے اپنے دلسے دوست رکھا ہے اور
دوستی اسکی خالص کی ہے یا نہین بلکہ چاہیئے کہ تم ہمیشہ فرمانبرداری اپنے خدا کی کرو اور اسکے
سے ڈرو اور اسکے احکام کی حفاظت کرو اور اسکے سوا کسیکی پرستش نکرو اور لائم ہے کہ وہ مدعی
نبوت قتل کیا جاے اسلیئے کہ امر محال کا خدا پر ادعا کرتا ہے انتہی اے یارو ہمکو تو یقین کامل ہے
حضرت عیسی علیہ السلام نے ہرگز دعوی خدائیکا نہین کیا اور کبھی محالات کے قائل نہین ہوے مگر اگر کسیکے

آپ لوگونسے کہ حضرت کی طرف ایسے امر کی نسبت دیتے ہین اور آپ کو محالات کا قائل ٹہراتے ہین نعوذ باللہ تعالیٰ من ھٰذا الاعتقاد۔

دوسرے وجہ یہہ ہے کہ خود دعوے عیسائیونکے آپسمین متعارض اور متخالف ہین اور ہر دعوے دوسرے دعویکو باطل کرتا ہے تفصیل اسکی یہہ ہے کہ جب یہہ لوگ کہین کہ عیسے خدا کے بیٹے ہین تو پہر انہین خدا نہین کہسکتے اسلئے کہ بیٹا قطعاً باپ سے زماناً اور رتبۃً موخر ہوتا ہے اور جو کسی سے موخر ہو وہ خدا نہین۔ اور بیٹا اسے کہتے ہین جو کسی سے پیدا ہوا اور جو پیدا ہوا وہ حادث ہے اور جو حادث ہو وہ خدا نہین اور باپ اور بیٹے مین تغایر ضرور ہے یعنی ضرور ہے کہ باپ اور ہو اور بیٹا اور ہو۔ ورنہ ایک شخص کہ وہ خود اپنا باپ اور اپنا بیٹا ہو محال ہے اور جب دو ہوے یعنی باپ ایک اور بیٹا ایک تو ضرور ہے کہ جب ان مین سے ایک خدا ہو تو دوسرا خدا نہو اسلئے کہ دو خدا ہونا محال ہے۔ اور بیٹا خدا نہین ہوسکتا اسلئے کہ باپ بیٹے سے افضل ہے۔ اور جب یہہ لوگ کہین کہ عیسے خدا ہین تو آپ کا ابن خدا ہونا باطل ہوگیا اسلئے کہ خدا کسیکا بیٹا نہین ہوسکتا۔ پس یہہ دونون اعتقاد آپسمین متعارض اور متخالف ہین اور ہر اعتقاد دوسرے اعتقادکو باطل کرتا ہے۔

تیسرے وجہ یہہ ہے کہ ظاہر ہے کہ عیسے علیہ السلام حضرت مریم کے بطن سے پیدا ہوے انکی دودہ سے پرورش پائی بچپنے سے جوان ہوئے یہود کے ہاتہون گرفتار ہوے عیسائیونکے دانست مین دار پر کہینچے گئے قتل ہوے پہر زندہ ہوے آسمانپر گئے یہہ حوادث اور تغیرات آیا ممکن ہے کہ خدا مین ہون خدا بہی کسی سے پیدا ہوتا ہے خدا بہی کبہی بچہ کبہی جوان ہوتا ہے خدا کو بہی کوی گرفتار کر سکتا ہے یا دار پر کہینچسکتا ہے

یا قتل کر سکتا ہے اور جب خدا قتل کیا گیا تو پھر سے زندہ کسنے کیا - کیا ایسا اعتقاد کوی عاقل
آدمی کر سکیگا کیا ایسی بات کوی سمجھ والا انسان کہہ سکیگا - ای یارو یہہ بدیہی بات ہے اسمین
فکر کی ضرورت نہین ہے یہہ ظاہر امر ہے اسمین غور اور تامل کرنیکی حاجت نہین پھر کیا ہوا آپ
لوگونکو کہ ایسی بات کو نہین سمجھتے اور محالات کے قائل ہو کر عیسے کو جو تمام تغیرات اور حوادث
سے موصوف تھے خدا کہتے ہو اور ممکن کو واجب جانتے ہو اور معلوم ہے کہ عیسے علیہ السلام
کو جسم تھا کہاتے پیتے تھے سوتے تھے جتنے عوارض اور لوازم بشری ہین سب عیسی مین
موجود تھے ہر چیز کے محتاج تھے پھر کیونکر وہ خدا ہو سکتے ہین اسلئے کہ خدای پاک کے
جسم نہین غنی مطلق ہے کسی شئے کا محتاج نہین ہے اور تمام عیوب سے ذات اسکی پاک ہے
اور حیرت یہہ ہے کہ کل ان امور کے علمای نصاری بہی قائل ہین چنانچہ پادری فنڈر صاحب نے
رسالہ مفتاح الاسرار مین ان امور کی تصریح کی ہے پھر کیونکر وہ آدمی جو ہر چیز کا محتاج ہو گوشت
اور ہڈی وغیرہ سے مرکب ہے خدا ہو سکتا ہے اور کیونکر عاقل ایسی بات کہہ سکتا ہے
**چوتھی** وجہ یہہ ہے کہ ان مروجہ کتابون مین جنہین حضرات نصاری غیر محرف انجیل جانتے
ہین متعدد مقامون پر حضرت عیسی علیہ السلام کی زبانی ایسے کلمات مرقوم ہین جنسے
عیسے کی عبودیت مثل آفتاب کے ظاہر ہوتی ہے اور الوہیت آپکی باطل - احقر انمین سے
چند اقوال یہان نقل کرتا ہے اول یہہ کہ متی کی انجیل کے اصحاح سادس والعشرون [۲۶]
مین عیسے کا احوال اسطرح مرقوم ہے (۳۹) وبعد قلیلا وخر علی وجہہ
وصلی قایلا یا ابتاہ ان کان یستطیع فلتعبر عنی هذا الکاس الخ
ترجمہ اسکا اردو انجیل کے چہبیسوین [۲۶] باب مین اسطرح لکہا ہے (۳۹) اور کچہ آگے بڑہکر منہ کے
بہل گرا اور دعا مانگی کہ ای باپ اگر ہو سکے تو یہہ پیالہ مجہسے گزر جائے یعنی مین قتل ہونے نہ پاؤن

اور پہر اسی اصحاح مین مرقوم ہے (۴۲) وایضاً ثانیة مضی وصلّی وقال یا ابتاہ ان لم یکن لیستطاع الخ اسکا ترجمہ اردو انجیل مین اسطرح لکہا ہے (پہر اسنے دوبارہ جاکے دعا مانگی کہ ای میرے باپ اگر میرے پئیے بغیر یہہ پیالہ مجہسے نہین گزر سکتا تو تیری مرضی) اپنی پوشیدہ نرہی کہ یہہ منہ کے بہل گر کے دعا مانگنا عیسے علیہ السلام کا اسوقت تہا جسوقت کہ یہود آپ کو گرفتار کرنیکی تدبیرمین تہے پس مین حضرات نصاری سے پوچہتا ہون کہ اگر عیسے مسیح خود خدا تہے تو یہہ منہ کے بہل کسکے واسطے گرے اور کس سے دعا مانگی اور کسلئے اپنی دفع بلیا کے لئیے یہہ عاجزی کی ای یارو خدا بہی کسیکو سجدہ کرتا ہے خدا بہی کسی سے دعا مانگتا ہے خدا کو بہی ضرورت ایسی عاجزیونکے ہوتی ہے ہرگز نہین یہہ سب امور خدا پر محال ہین مگر معلوم نہین آپ حضرات کی عقل کہان ہے ای یارو آیا کسی بچہ کو بہی اسمقام پر عیسے کی عبدیت مین شک ہوگا اور آیا کوئی نادان آدمی بہی یہہ حالت دیکہکر عیسے کی الوہیت کا دعوی کریگا ذرا انصاف سے کہو اور پہر اپنے اعتقاد پر بہی غور کرو اور سمجہو کہ کیا کہرتے ہو۔ اور مثل اسکے اور انجیلونمین بہی لکہا ہے چنانچہ لوقا کی انجیل کے اصحاح ششم مین مرقوم ہے (۱۲) وکان فی تلک الایام خرج الی الجبل لیصلی وکان فی طول اللیل فی صلوٰۃ اللہ یعنی ان ایام مین عیسے (نماز پڑہنے یا دعا کرنے کے لئے پہاڑکیطرف نکل گئے اور تمام شب نماز یا دعا مین مصروف رہے) اور لوقا کی اردو انجیل کے بائیسوین باب مین اسطرح لکہا ہے (۴۱) اور اسنے انسے تیر کے ٹپے ایک پر بڑہکے گہٹنے ٹیک کر دعا مانگی (۴۲) کہ ای باپ اگر تو چاہے تو یہہ پیالہ مجہسے دور کرے لیکن میرے مرضی کے موافق نہو بلکہ تیری۔ (۴۴) اور وہ جانکنی مین پہنسکے اور بہت گڑگڑا کے دعا مانگتا تہا الخ اسیطرح مرقس کی انجیل کے

اصحاح رابع عشر ۱۴ میں (۳۵ اور ۳۶ آیت مرقوم ہے جس میں حالت مذکورہ عیسیٰ کے درج ہے پس حال
انجیلوں کے یہہ عبارتیں اور حضرت عیسیٰ کی یہہ حالتیں دیکھ کر کوئی عاقل نہیں کہہ سکتا کہ عیسیٰ خدا ہیں
مگر نادانی اور ہٹ دھرمی کا علاج مشکل ہے

دوسرے یہہ کہ متی کی انجیل کے اصحاح سابع والعشرون میں مرقوم ہے ونحو الساعة التاسعة
صرخ یسوع بصوت عظیم قائلاً ایلی ایلی لما شبقتنی الذی تفسیرہ الٰہی الٰہی
لماذا ترکتنی اسکا ترجمہ اردو انجیل کے ستائیسویں باب میں اسطرح لکھا ہے (۴۶) تیسرے پہر کے قریب
یسوع نے بڑی شور سے چلا کے کہا ایلی ایلی لما سبقتانی یعنی ای میرے خدا ای میرے خدا کیوں تو نے
مجھے چھوڑا اور مثل اسکے مرقس کی انجیل کے پندرہویں باب میں مرقوم ہے۔ بہر حال اس کلام سے دو وجہ عیسیٰ علیہ السلام
کی عبدیت قطعاً ثابت ہے اور الوہیت آپ کی صاف طور سے باطل اوّل یہہ کہ عیسیٰ علیہ السلام
اس بیکسی کی حالت میں خدا کو پکار رہے ہیں اور اس سے فریاد کر رہے ہیں اور یہہ فریاد کرنا آپکا
آپ کی مجبوری پر دلالت کرتا ہے جو عبدیت کا مقتضے ہے۔ دوسرے یہہ کہ جس لفظ سے آپ خدا
کو پکار رہے ہیں وہ لفظ خود دال ہے اس امر پر کہ عیسیٰ خدا کے بندے ہیں یعنی عیسیٰ نے جو کہا
ایلی ایلی جسکا ترجمہ الٰہی الٰہی مترجمین نے لکھا ہے اور اِلٰہ معبود کو کہتے ہیں پس ان لفظوں سے صاف
ظاہر ہوا کہ عیسیٰ نے اپنی عبدیت کا اور خدا کی معبودیت کا اعتراف اور اقرار فرمایا ہے پس
صحیح تر اور صاف تر کونسا لفظ ہوگا جس سے عیسیٰ کی الوہیت باطل ہو اور انکی عبدیت ثابت ہو
ابھی یارو اس کلام سے تو صاف عیسیٰ کی عبدیت کا ثبوت اور الوہیت کا بطلان ظاہر ہو رہا ہے
اور ایک ذرہ کے برابر بھی شبہہ اور تردد کی جگہ باقی نہیں رہی ہے پھر آپ لوگ کیوں نہیں سمجھتے اور
کیوں عیسیٰ کو خدا کہے جاتے ہو عیسیٰ تو اپنی مظلومیت کے عالم میں اپنے پروردگار سے فریاد کر کے صریح
الفاظ سے اپنی مجبوریت اور عبدیت ظاہر اور ثابت کر رہے ہیں اور آپ لوگ خود عیسیٰ کو خدا

ٹہرا رہے ہین اور انکی مقتدیت مطلقہ کا دعوی کر رہے ہین کچہہ عجب حیرت کا ماجرا ہے کہ زبان سے تو اپنے
کو عیسے کا تابع اور فرمان بردار کہین اور اعمال و اعتقاد مین انکے ارشاد کے خلاف کرین خلاف
کیا بلکہ معاذ اللہ انکی تکذیب فرمائین۔ افسوس ہے ایسی عقل پر اور حیف ہے ایسے اعتقاد پر۔
نمبر تین یہہ ہے کہ مرقس کی انجیل کے اصحاح ثالث عشر مین مرقوم ہے (۳۲) فاما ذلک
الیوم او تلک الساعۃ لا یعرفہا احد ولا الملائکۃ الذین فی السماء ولا الابن
الا الاب۔ اسمقام پر اردو انجیل کے تیرہوین باب مین اسطرح لکہا ہے کہ عیسیٰ نے فرمایا۔
مگر اس دن اور اس گہڑی کی بابت سوا باپکے نہ تو فرشتے جو آسمان پر ہین اور نہ بیٹا کوی نہین
جانتا ہے) مثل اسکے متی کی انجیل کے چوبیسوین باب مین بہی مرقوم ہے۔ غرض اس کلام سے
بہی عیسے کی الوہیت کا بطلان ظاہر ہے اسلئے کہ عیسے علیہ السلام نے روز قیامت کے
تعین مین اپنی بے علمی کا اقرار فرمایا ہے اور اسکے علم کو خداوند عالم پر منحصر کر دیا ہے۔ اور یہہ معلوم ہے
کہ کسی چیز کا جہل خدا پر روا نہین اور جو جاہل ہو وہ خدا نہین ہے پس کیونکر حضرت عیسے خدا ہو سکتے
ہین اور سوا اسکے یہہ عیسائی لوگ اعتقاد رکہتے ہین کہ عیسے اور خدا دونون ایک ہین
یا عیسے مین خدا نے حلول کیا ہے یہہ قول بہی اس کلام سے عیسے علیہ السلام کے باطل ہو گیا
اسلئے کہ عیسے نے اس کلام مین خدا کو اپنے سے علیحدہ فرما دیا ہے اور کہہ دیا ہے کہ خدا کو روز
قیامت کا علم ہے مجہے علم نہین ہے پس اس قول سے صاف ظاہر ہے کہ خداوند عالم اور ہے
اور عیسے اور ہین نہ خدا اور عیسے متحد ہین نہ خدا نے عیسے مین حلول کیا ہے۔
چوتہے یہہ کہ متی کی انجیل کے اصحاح عاشر مین اسطرح مرقوم ہے (۴۰) من قبلکم
قبلنی و من یقبلنی فہو یقبل الذی ارسلنی) ترجمہ اسکا اردو انجیل کے دسوین
باب مین اسطرح لکہا ہے (۴۰) جو تمہین قبول کرتا ہے مجہے قبول کرتا ہے اور جو مجہے قبول کرتا ہے

اسے جسنے مجھے بہیجا قبول کرتا ہے) اس کلام سے بہی الوہیت عیسی کی اور اتحاد آپ کا خدا سے یہہ دونون امر باطل ہین اسلیئے کہ ظاہر ہے کہ عیسے نے اپنے کو غیر خدا ٹہرایا اور خدا کو بہیجنے والا اور اپنے کو بہیجا گیا قرار دیا اور اسیکو مرسل اور رسول کہتے ہین اور یہی عقیدہ مسلمانونکا ہے کہ حضرت عیسے علیہ السلام بنی مرسل تہے جسکا خود حضرت نے اعتراف فرمایا ہے ۔

پانچوین یہہ کہ متی کی اردو انجیل کے بارہوین باب مین یہہ عبارت مرقوم ہے (۱۷) تاکہ وہ جو اشعیا نبی کی معرفت کہا گیا پوری ہو (۱۸) کہ دیکھو میرا خادم جسے مینے چنا اور میرا پیارا جس سے میرا دل خوش ہے مین اپنا روح اسپر ڈالونگا اور وہ غیر قومونکو شرع کی بیان کریگا) یہہ عبارت اسی انجیل کی شہادت سے عیسے کی بشارتمین واقع ہوی ہے اور اس سے ظاہر ہے کہ خدا نے اس بشارت مین عیسے کو اپنا خادم اور اپنا پیارا فرمایا ہے اور یہہ واضح دلیل ہے خدا اور عیسے کی مغایرت اور عیسے کی الوہیت کے بطلان پر ۔

چھٹے یہہ کہ یوحنا کی انجیل کے اصحاح حادی عشر مین مرقوم ہے (۴۱) فرفعوا الحجر و رفع یسوع عینیہ الی فوق وقال یا ابتاہ اشکرک لانک سمعت لی) ترجمہ اسکا اردو انجیل کے گیارہوین باب مین اسطرح لکہا ہے) تب انہون نے سنگ وہانسے جہان وہ مردہ گرا تہا اٹہایا یسوع نے آنکہین اوپر کرکے کہا کہ اے باپ مین تیرا شکر کرتا ہون کہ تو نے میری سنی ہے) اس کلام سے بہی عیسے کی الوہیت کا بطلان ظاہر ہے اسلئے اگر وہ خدا تہے تو خدا کا شکر کیون بجا لاتے یہہ شکر کرنا دلیل ہے اسپر کہ وہ خدا نہ تہے ۔

ساتوین یہہ کہ یوحنا کی انجیل کے اصحاح رابع عشر مین اٹہائیسوین آیت کے آخر مین ہے لان الاب اعظم منی یعنی اسلیئے کہ تحقیق کہ باپ مجہسے بڑے مرتبہ والا اور بزرگ ہے اس سے صاف روشن ہے کہ عیسے خدا نہین ہین اسلیئے کہ جو کسی سے مرتبہ مین کم ہو وہ ہرگز خدا

نہین ہوسکتا اور خود حضرت عیسے کے اقرار سے یہان ظاہر ہے کہ عیسے باپ سے مرتبہ مین
کم ہین پہر وہ کیونکر خدا ہوسکتے ہین —

اٹھوین یہہ کہ یوحنا کی انجیل کے اصحاح عشرون مین سترہوین آیت کے آخر مین مندرج ہے
(انی صاعد الی ابی وابیکم والٰہی والٰہکم) ترجمہ اسکا اردو مین اسطرح لکہا ہے
مین اوپر اپنے باپ اور تمہارے باپ پاس اور اپنے خدا اور تمہارے خدا پاس جاتا ہون
اب منصفین سے امید ہے کہ تعصب کو چہوڑکے بچشم انصاف ملاحظہ فرمائین کہ اسکلام
سے کسطرح حضرت عیسے نے بطلان اپنے ابن خدا ہونیکا اور بطلان اپنی الوہیت کا ظاہر کر دیا ہے
کہ کسی وجہ سے شک اور شبہ کا مقام نہین رہا - دیکہئے کہ آپنے اسخیال سے کہ لفظ (اب) کے
اطلاق سے کہین خدا کو آپ کا حقیقۃً باپ نسمجہین لفظ (ابیکم) فرمایا تا لوگ سمجہ جائین کہ جب لفظ
(اب) خدا کیطرف منسوب ہو تو اس سے مراد خالق یا پروردگار ہے - اور پہر آپنے لفظ
(الٰہی والٰہکم) ارشاد فرماکر بالکل شبہہ کو دور کردیا اور اپنی عبدیت ظاہر کردی اور اپنی الوہیت
کو باطل فرما دیا پس باوجود ان ارشادات اور واضح کلمات کے جو عیسے علیہ السلام کی عبدیت پر
اور انکی الوہیت کے بطلان پر دلالت کرتے ہین پہر بہی حضرات نصاری حضرت عیسی کو خدا یا
ابن خدا کہے جائین تو اسوقت بجز خاموشی کے چارہ نہین وما علینا الا البلاغ المبین —

نوین یہہ کہ جتنے اقوال حضرت عیسے کے پہلی فصل مین خدا کی وحدانیت کے ثبوت مین ہم نقل
کر چکے ہین انمین سے ہر قول عیسے کی الوہیت کے بطلان پر ایک قطعی دلیل ہے ناظرین سے
امید ہے کہ جب اسمقام پر آئین تو چند ورق الٹ کر ان کلمات اور دلائل کو ملاحظہ
فرمائین اور انصاف سے نگذرین — بہرحال یہہ اقوال اور کلمات محکمات جو ان مروجہ انجیلوں سے
نقل کئے گئے ہین انمین سے ہر قول اور ہر کلام خدا یتعالی کی وحدانیت کو اور عیسے علیہ السلام

کی الوہیت کے بطلان کو مثل آفتاب عالمتاب کے ظاہر اور روشن کر رہا ہے - مجھے بڑی امید ہے
کہ اب عیسائی بہائی جنہیں اللہ پاک نے رائے مستقیم اور عقل سلیم عطا فرمائی ہے ان قطعی دلیلوں کو
ملاحظ فرما کر ضرور اپنی ہٹ سے باز آئینگے اور تقلیدی تعصب کو چھوڑ دینگے اور انصاف
کر کے تثلیث کے اعتقاد سے اجتناب کرینگے اور حضرت عیسے مسیح علیہ السلام کو ایک
پیارا بندہ خدا کا اور نبی مرسل جانینگے اور توحید کی پاک اور روشن سنت کو اختیار فرمائینگے
**تیسرے فصل** عیسے علیہ السلام کے ابن خدا ہونیکے بطلان مین ہے جاننا چاہئے کہ
گروہ نصارے کو بعض وجوہ سے شبہ ہوا ہے جو یہہ لوگ عیسے کو پسر خدا جانتے ہین
حقیقت مین یہہ وجوہ بالکل مہمل اور واہی ہین اور یہہ شبہات ہرگز قابل عقلا کے نہیں
ہین - بندہ حقیر واسطے تحقیق حق کے ان تمام شبہات کو بیان کر کے ہر ایک کی تردید بحجہ
قاطعہ کریگا اور ہر شبہ کو بدلیل ساطع باطل کریگا انشاء اللہ تعالے -
**پہلا شبہہ** یہہ کہ عیسے علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہین یعنی کوی انسان
آپ کا باپ نہ تہا اور کوی شخص بیدر پیدا نہین ہو سکتا پس معلوم ہوا کہ عیسے پسر خدا ہین
**جواب اسکا** یہہ ہے کہ یہہ امر قطعی ثبوت کو پہونچا ہے کہ خدای پاک قادر مطلق ہے
یعنے جو چاہتا ہے کرتا ہے اور نصارے بہی اس امر کے معتقد ہین بلکہ کوی شخص افراد
انسانی سے اسکا انکار نہین کر سکتا پس عیسے علیہ السلام کا بیدر کے پیدا ہونا یہہ
بہی ایک نشانی خلاق عالم کی قدرت کاملہ کی ہے جو خالق کہ تمام اشیا کو عدم سے
وجود مین لایا ہے اور بے مادے کے زمین اور آسمان اور چاند سورج اور ستارے وغیرہ
انسے پیدا کئے ہین اسکے نزدیک ایک آدمی کو بیدر کے پیدا کرنا کونسا امر دشوار ہے
ای یارو عیسے کے لئے تو ماں بہی تہین مگر حضرت آدم اور حوا کی خلقت کو دیکہو نہ انکا

باپ ہے نہ ماں اس قادر مطلق نے بی پدر و مادر کے انہیں پیدا کیا ہے پس جسطرح کہ
اسنے آدم اور حوا کو بے ماں اور باپکے محض اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کیا اسیطرح عیسے
مسیح کو فقط بی باپ کے پیدا کیا تا معلوم ہو کہ اسکو ہر طرحکی قدرت ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے
کوی امر اسکے نزدیک مشکل نہیں ہے ۔ اور یہہ شبہہ وہ ہے جیسے نصارائے نجران نے
جناب رسالتماب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ کے روبرو بیان کیا تہا اور حضرت نے وہی
جواب دیا جو بندہ نے بیان عرض کیا اور یہہ آیت تلاوت فرمائی ۔ جزو (۳) سورہ آل
عمران) ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن
فیکون یعنے بتحقیق کہ مثال عیسی کی نزدیک خدا کے مثل آدم کے ہے کہ خدا نے اسے
مٹی سے پیدا کیا پہر اسے فرمایا کہ ہو جا پس وہ ہوگیا ۔
دوسرا شبہہ یہہ ہے کہ حضرت عیسے علیہ السلام کیطرف حق تعالی نے اپنی روحکی نسبت
دی ہے چنانچہ قرآنمیں مریم علیہا السلام کے حاملہ ہونیکے بیانمیں اللہ جل شانہ ارشاد
فرماتا ہے (جزو ۲۸) سورہ تحریم ) و مریم بنت عمران التی احصنت فرجہا
فنفخنا فیہ من روحنا یعنے مریم بیٹی عمران کی وہ ہے جسنے اپنی شرمگاہ کی حفاظت
کی پس ہمنے اپنی روح میں سے اسمین پہونکدیا ۔
جواب اسکا یہہ ہے کہ یہہ شبہہ بہی مثل پہلے شبہ کے باطل ہے اسلئے کہ مراد روح خدا سے
روح مخلوق خدا و برگزیدہ خدا ہے ورنہ لازم آئیگا کہ خدا مرکب روح و جسم سے ہو یا وہ
روح کسی کا جزو ہو اور یہہ دونوں امر محال ہیں اگر کوی کہے کہ سب روحیں مخلوق
خدا ہیں پہر عیسے کے بدیں تخصیص کی کیا ضرورت تہی ۔
اسکا جواب یہہ ہے کیونکہ خلقت مسیح کی بلا واسطہ پدر کے واقع ہوی ہے اسلئے خدا نے اسکی

انکی طرف اپنی روح کی نسبت دی اور فرمایا (من روحنا) اور معلوم ہے کہ اضافت مین ادنی علاقہ اور ملابست کافی ہے اور حال یہہ ہے کہ خالق اور مخلوق مین عمدہ علاقہ اور قوی ملابست موجود ہے پس جہان خداوند عالم نے روحکو اپنی طرف مضاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ہمنے اپنی روح مین سے پہونک دیا ہے یا وہ ہماری روحسے ہے تو مراد اس سے روح برگزیدہ و مخلوق خداوند عالم ہے - بعض کہتے ہین کہ جسطرح حضرت عیسے کی خلقت کے بارے مین اللہ تعالے نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہمنے روحسے اپنی پہونک دیا ہے اسطرح کسی اور نبی کی نسبت مین نہین فرمایا - چنانچہ پادری فنڈر صاحب اپنی فرط عقلمندی سے کتاب مفتاح الاسرار مین یہی دعوی کرتے ہین اور عبارت انکی یہہ ہے کہ ( در این آیات خود قران معترف است کہ عیسے مسیح - نہ اینکہ مانند سایر مردم تولد یافتہ بلکہ بقدرت الہی بیوساطت پدر از بطن مطہر مریم باین نوع کہ خدا روح خود را در وی دمید بوجود آمد وہم اقرار مینماید کہ کلمہ و روح الہی ہست لیس آیا در قران دربارہ کدام پیغمبر چنین ذکر گرشتہ ) انتہی بلفظہ -

**جواب** اسکا یہہ ہے کہ یہہ شبہ بسبب عدم وقفیت کے واقع ہوا ہے اسلئے کہ اولاً کیفیت ولادت مین حضرت عیسے علیہ السلام کی تو ہم خود مقر ہین کہ ولادت انکی مثل اور آدمیونکی نہین ہوی بلکہ خدا تعالی نے محض اپنی حکمت کاملہ سے بے پدر کے انکو پیدا کیا اور انکی ولادت مین اپنی قدرت عجیبہ ظاہر فرمائی جسطرح سے کہ آدم اور حوا علیہما السلام کی خلقت مین زیادہ اس سے قدرت ظاہر فرمائی ہے گو بے وساطت پدر کے پیدا ہونے سے اس امر پر استدلال کرنا کہ وہ پسر خدا ہین عجیب عقلمندی اور طرفہ دانش ہے اور طرہ اسپر وہ جو پادری صاحب فرماتی ہین

ہود قرآن درباره کدام پیغمبر چنین ذکر گشته) اس سے نہایت تعجب پادری صاحب کے
علم اور فہم پر ہوتا ہے اسلئے کہ یا تو پادری صاحب نے کبھی پورا قرآن ملاحظہ نہین فرمایا
اور بے تحقیق انکار کرتے ہین یا دیدہ و دانستہ تجاہل فرماتے ہین۔ ورنہ قرآن شریف
مین حضرت آدم علیہ السلام کے خلقت کے بارے مین بہی کئی مقام پر اسطرح مذکور ہے چنانچہ
جزء (۱۴) سورہ حجر مین اللہ تعالے ارشاد فرماتا ہے اذ قال ربک للملائکۃ انی
خالق بشرا من صلصال من حمأ مسنون فاذا سویتہ و نفخت فیہ
من روحی فقعوا لہ ساجدین۔) حاصل ترجمہ یہہ ہے کہ جسوقت کہ
تیرے پروردگار نے ملائکہ سے کہا کہ مین ایک انسان پیدا کرنیوالا ہون گل خشکیدہ
سے پس جسوقت اسے برابر کرون اور اسمین اپنی روح مین سے پہونکدون تو تم سب
اسے سجدہ کرنیکے لئے گر جاؤ۔ اور جزء (۲۳) سورہ ص مین فرماتا ہے اذ قال
ربک للملائکۃ انی خالق بشرا من طین فاذا سویتہ و نفخت فیہ
من روحی فقعوا لہ ساجدین۔ اور حیرت یہہ ہے کہ جب پادری صاحب کے
جواب مین جناب مولوی سید محمد ہادی صاحب نے کتاب کشف الاستار لکہی اور یہہ
دونون آیتین پیش فرمائین تو پہر پادری صاحب نے کچہ جواب ندیا اور دم بخود ہوگئے
لازم تو یہہ تہا کہ متنبہ ہوکر اپنے اعتقاد سے دست بردار ہوتے۔ اب تو انکا انتقال
ہوگیا ہے مگر جو حضرات موجود ہین انکی خدمتمین عرض ہے کہ پادری صاحب کے دعوکو
اور اسکی رد کو بچشم حق بین ملاحظہ فرماکر انصاف کرین اور راہ حق اختیار فرمائین۔
اور زیادہ حیرت کی بات یہہ ہے کہ جناب پادری فنڈر صاحب نے رسالہ مفتاح الاسرار
مین اپنے دعویکے یعنے عیسے کے ابن خدا بلکہ خدا ہونیکے اثبات مین ایک دوسرے آیت

بہی پیش فرمائی ہے اور ابتدا اور انتہا کو اسکی چہوڑکر اسے نقل کیا ہے اور حال یہہ ہے
کہ خود وہ آیت انکے عقیدے کو باطل اور انکے دعوے کو رد کرتی ہے چنانچہ بندہ وہ آیت شریفہ
یہان نقل کرتا ہے (جزو (۶) سورہ نسأ) یا اہل الکتاب لا تغلوا فی دینکم
ولا تقولوا علی اللہ الا الحق انما المسیح عیسی بن مریم رسول اللہ و
کلمتہ القاہا الی مریم وروح منہ فامنوا باللہ ورسلہ ولا تقولوا
ثلثہ انتہوا خیرا لکم انما اللہ الہ واحد سبحانہ ان یکون لہ ولد
الآیہ یعنے ای صاحبان کتاب اپنے دینمین غلو نکرو اور نکہو خدا پہ مگر حق بجز اسکے نہین
ہے کہ مسیح عیسے پسر مریم رسول خدا ہے اور اسکا کلمہ ہے یعنے بسبب امر الہی اور کلمہ کن کے
وجود مین آیا ہے کہ اسکو القا کیا خدا نے مریم کیطرف اور روح ہے اُس سے یعنے وہ روح
جو اسکی برگزیدہ ہے پس ایمان لاؤ ساتہہ خدا اور انبیا کے اور نکہو کہ تین خدا ہین —
باز رہو اس قول سے اور قصد کرو نیکی کا اپنے لیئے بجز اسکے نہین کہ خدا معبود یکتا ہے
اور پاک اور منزہ ہے اس امر سے کہ اسکے لیئے کوی فرزند ہو ۔ افسوس ہے علمای نصاری
سے کہ انکے فہم و فراست کی یہانتک نوبت پہونچی ہے کہ اس آیہ شریفہ کو کہ وہ
خاص مذہب نصاری کے ابطال مین نازل ہوا ہے اپنے دعوے کے اثبات مین پیش کرتے ہین
جاننا چاہیئے کہ صحف سابقہ مین بہی جنکی صحت کا حضرات نصاری اعتقاد رکہتے
ہین اور اعتراف کرتے ہین اسناد ایسی روح کا دوسرے پیغمبرونکیطرف بہی ہوا ہے
چنانچہ کتاب دانیال کی چوتہی فصل مین حضرت دانیال علیہ السلام کے حق
مین مذکور ہے وروح اللہ القدوس فیک وکل سر لا یعسر علیک
یعنے پاکیزہ روح خدا کی تجہہ مین ہے اور کوی بہید تجہہ پر پوشیدہ اور دشوار نہین ہے

اور اسی کتاب کی پانچوین فصل مین حضرت دانیال علیہ السلام کے حق مین مسطور ہے
سمعت عنك ان روح القدوس فيك و يقظة و فهما و حكمة
مضعفة وجدت فيك انتهى یعنے مین نے تجھسے سنا تحقیق کہ پاکیزہ روح خدا کی تجھمین ہے اور فہم
و دانش اور حکمت دوچند تجھمین پائی گئی - اور توریت کے پہلے سفر اکتالیسوین فصل مین
حضرت یوسف علیہ السلام کے بارہ مین جسوقت کہ بادشاہ مصر نے حضرتکو خواب کی تعبیر کے لئے طلب کیا تہا
مرقوم ہے ثم قال فرعون لقواده هل نجد مثل هذا رجلا فيه روح الله علما
انتهى یعنے بادشاہ مصر نے کہا کہ آیا ہمکو ایسا مرد ملسکتا ہے کہ اسمین روح خدا کی علم و دانش سے
اور زبور کی پچاسوین فصل مین حضرت داود علیہ السلام اپنی مناجات مین فرماتے ہین -
لا تطرحني من بين يديك و لا تنزع عني روح قدسك انتهى یعنے میرے
مرتبہ کو اپنے آگے سے نہ گرا دے اور مجھسے اپنی پاکیزہ روحکو نہ نکالدے - اب منصفین انصاف
کی نظر سے ان عبارتونکو ملاحظہ فرماوین کہ کسطرح روح خدا کی نسبت ان پیغمبرون یعنے
حضرت دانیال اور حضرت یوسف اور حضرت داود علیہم السلام کیطرف پہلی کتابون مین
ہوی ہے ای یارو ذرا اپنے سر کو گریبان مین ڈالو اور دیکھو کہ موافق استدلال آپ لوگونکے
کیا لازم نہین آتا کہ حضرت آدم کو اور ان دوسرے پیغمبرونکو بھی معاذ اللہ خدا یا پسر خدا
کہین جب ان پیغمبرونکو خدا یا پسر خدا نہین کہتے ہو تو چاہئے کہ حضرت عیسے کو بھی خدا
یا پسر خدا نکہو - اور زیادہ لطف کی بات یہہ ہے کہ تتبع سے صحف سابقہ کے معلوم
ہوتا ہے کہ روح خدا کا استعمال خاص انبیا کے طرف ہی نہین ہے بلکہ احاد الناس کی
نسبت بھی ایسا استعمال ہوا ہے چنانچہ صاحب کشف الاستار فی جواب مفتاح الاسرار نے
وہ عبارتین صحف سابقہ سے نقل کی ہین بخیال طول بندہ نے یہان انکو نقل نہین کیا

مگر اب بندہ ان متداول انجیلون سے چند وہ عبارتین نقل کرتا ہے جنمین روح خدا کی نسبت پیغمبر اور غیر پیغمبر کیطرف ہوی ہے —

متی کی انجیل کے اصحاح عاشر مین مسطور ہے لان لستم انتم المتکلمین لکن روح ابیکم الذی یتکلم فیکم یعنے سلئے کہ بتحقیق کہ تم بات کرنیوالے نہین ہو بلکہ تم مین روح تمہارے باپکی ہے جو باتین کرتی ہے —

اور لوقا — کی انجیل کے پہلے باب مین حضرت یحیی علیہ السلام کے حالتمین مرقوم ہے

(۱۵) کیونکہ وہ خداوند کے حضور بزرگ ہوگا اور نہ شراب اور نہ کوی نشہ پیئے گا اور اپنی مانکے پیٹ ہی سے روح قدس سے بھر جائیگا اور پھر اسی باب مین مذکور ہے —

(۶۷) اور اسکا باپ ذکریا روح قدس سے بھر گیا اور نبوت کی راہ سے کہنے لگا —

ای عیسائی صاحبو اگر آپ لوگ روح برگزیدہ خدا سے پیدا ہونیکے سبب عیسے کو بیٹا خدا یا خدا کہتے ہین تو آدم بھی اسیطرح پیدا ہوئے ہین بلکہ عیسے کے مان بھی تھین اور آدم کے لئے نہ مان تھی نہ باپ تھا اور جسطرح قران مجید مین عیسے کے بارےمین فنفخنا فیہ من روحنا وارد ہوا ہے اسیطرح آدم کے بارےمین (نفخت فیہ من روحی) وارد ہوا ہے اور اگر بسبب روح القدس سے بھر جانیکے اور روح خدا ہونیکے عیسے کو خدا یا پسر خدا کہتے ہین تو حضرت دانیال اور یوسف اور داود اور یحیی اور ذکریا علیہم السلام مین بلکہ عوام الناس مین بھی روح خدا اور روح القدس کا ہونا کتب سابقہ یعنے توریت اور زبور اور انجیل مین بیان کیا گیا ہے پس ضرور ہوگا کہ ان سب انبیا اور غیر انبیا کو بھی خدا یا پسر خدا کہین معاذ اللہ من ھذا الاعتقاد — ای یارو ذرا خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ اور انکھین کھولکر ان کلمات کو ملاحظہ کرو اور عقل اور فہم

کام لو اور ایسے اعتقادات سے جنکی برائی ہر ذی فہم پر ظاہر ہے باز آؤ ــــ
تیسرا شبہہ یہہ ہے کہ ان مروجہ انجیلون مین بعض مقام پر عیسے علیہ السلام کیطرف ابن خدا
ہونیکی نسبت دیگئی ہے اور بعض مقام پر عیسے نے خدا کو اپنا باپ کہا ہے
اسکے دو جواب ہین اوّل یہہ کہ یہہ مروجہ انجیلین قابل اعتبار کے نہین ہین تا کسی امر کا
ایسے استدلال کیا جاے چنانچہ بحث اسکی سابقین گزر چکی ہے ناظرین ملاحظ فرمائین -
دوسرا جواب یہہ ہے کہ جس مقام پر خدا کیطرف باپ ہونیکی نسبت اور عیسے
کیطرف ابن خدا ہونیکی نسبت دی گئی ہے مراد اس سے حقیقت مین باپ او بیٹا ہرگز
نہین ہے بلکہ مراد (اب) سے خالق یا پروردگار ہے اور مراد (ابن) سے
مخلوق یا پیارا بندہ ہے اسلئے کہ انہین مروجہ انجیلو نمین بہت سے مقامات پر -
عوام الناس کی نسبت ایسا کہا گیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ خدا کے بیٹے ہین اور
خدا انکا باپ ہے - پس جس صورت مین حضرات نصاری محض ان کتابون مین مرقوم ہونے سے
عیسے کو خدا کا بیٹا کہتے ہین تو لازم ہے کہ ان سب لوگونکو کہین کہ یہہ خدا کے بیٹے ہین
اور اگر یہان مراد باپ سے پروردگار یا خالق اور مراد بیٹو نسے پیارے بندے یا مخلوق
یا اور کچھ لیتے ہین تو ضرور ہے کہ عیسے کے بارے مین بہی ایسا ہی سمجھین اور مجھے
یقین ہے کہ عیسائی لوگ عوام کے نسبت ایسا نکہین گے کہ یہہ سب خدا کے بیٹے
ہین تو پہر حضرت عیسے کو خدا کا بیٹا کہنی کی کیا وجہ ہے -
اب بندہ ان چند مقامونکی عبارتین یہان نقل کرتا ہے جنمین عوام الناس کیطرف
خدا کے بیٹے ہونیکی نسبت دیگئی ہے اور خدا ے پاک کو انکا باپ کہا گیا ہے ــــ
متی کی انجیل کے صحاح خمس مین مسطور ہے (۹) طوبی لصانعی السلام فانھم

ابناء اللہ یدعون ترجمہ اسکا اردو انجیل مین اسطرح لکہا ہے ) مبارک وے جو صلح کرنیوالے
ہین کیونکہ وے خدا کے فرزند کہلاوینگے — اور اسی اصحاح مین مسطور ہے (۱۶) ہکذا
فلیضی نورکم قدام الناس لیروا اعمالکم الصالحۃ ویمجدوا اباکم الذی
فی السموات ) اس مطلب کو اردو انجیل مین اسطرح لکہا ہے (۱۶) اسیطرح تمہاری
روشنی آدمیونکے سامنے چمکے تاکہ وے تمہارے اچہے کامونکو دیکہین اور تمہارے باپ
کی جو آسمان پر ہے تعریف کرین ) اور اسی اصحاح مین مرقوم ہے (۴۵) لکیما
تکونوا بنی ابیکم الذی فی السموات الخ اردو انجیل مین اس مقام پر اسطرح
لکہا ہے (۴۵) تاکہ تم اپنے باپکے جو آسمان پر ہے فرزند ہو کیونکہ وہ اپنے سورجکو بدون
اور نیکون پر اگاتا ہے یعنی چمکاتا ہے اور راستون اور ناراستون پر مینہ برساتا ہے (۴۸)
پس تم کامل ہو جیسا تمہارا باپ جو آسمان پر ہے کامل ہے انتہی۔ اور اسی انجیل کے اصحاح سادس مین مرقوم ہے
(۱) انظروا ان لا تصنعوا برکم قدام الناس لکی ینظروکم و الا فلیس لکم اجر عند ابیکم
فی السموات اسمطلب کو اردو انجیل کے چہٹے باب مین اسطرح لکہا ہے (۱) خبردار تم اپنے نیک کام لوگونکے
سامنے دکہانیکے لئے نکرو نہین تو تمہارے باپ سے جو آسمان پر ہے اجر نپاؤگے ۔ اور اسی اصحاح مین
متفرق آیتونمین مذکور ہے جو آیتین ہندسونسے معلوم ہو جائینگی (۴) لکی تکون صدقتک
فی الخفاء و ابوک الذی یری فی الخفاء یجازیک (۶) و انت اذا صلیت
فادخل الی مخدعک واغلق بابک وصل لابیک سرا وابوک الذی یری فی
السر یعطیک (۸) فلا تتشبہوا بہم لان اباکم عالم بما تحتاجون الیہ قبل ان تسالوہ
(۹) فہکذا تصلون انتم ابونا الذی فی السموات لیتقدس اسمک (۱۴) فان
ان غفرتم للناس خطایاہم فیغفر لکم ایضا ابوکم السماوی خطایاکم

(١٨) لئلا تظهر للناس صائما لكن لابيك الذي في السر وابوك الذي ينظر في السر يجازيك (٢٦) انظروا الى طيور السماء انها لا تزرع ولا تحصد ولا تخزن في الاهراء وابوكم السماوي يقوتها اليس انتم بالحري افضل منها (٣٢) فان هذا كله يطلبه الامم ان ابوكم يعلم انكم تحتاجون الى هذا اجمع انتهى ان مقامات پر متی کی اردو انجیل کے چھٹے باب مین اسطرح لکہا ہے (۴) تاکہ تیری خیرات پوشیدہ رہے اور تیرا باپ پوشیدہ دیکھتا ہے وہ خود ظاہر مین تجھے بدلہ دے -(٦) لکن جب تو دعا مانگے اپنی کوٹھری مین جا اور دروازہ بند کرکے اپنے باپ سے جو پوشیدگی مین ہے دعا مانگ اور تیرا باپ جو پوشیدہ دیکتا ہے ظاہر مین تجھے بدلہ دیگا ۸ پس انکے مانند ہو کیونکہ تمہارا باپ تمہارے مانگنے کے پہلے جانتا ہے کہ تمہین کن کن چیزونکی ضرورت ہے - (٩) اسواسطے تم اسطرح دعا مانگو کہ ای ہمارے باپ جو آسمان پر ہے تیرے نامکی تقدیس ہو - (١٠) تیری بادشاہت آوی اور تیری مرضی کے موافق جیسا آسمان پر ہے زمین پر بہی ہو (١٤) اسلئے کہ اگر تم آدمیونکے قصور معاف کرو تو تمہارا باپ بہی جو آسمان پر ہے تمہارے قصور معاف کریگا (١٨) تاکہ تجہے روزہ لیسے آدمی نہین بلکہ تیرا باپ جو پوشیدہ ہے جانے اور تیرا باپ جو پوشیدگی مین دیکہتا ہے ظاہر مین تجھے بدلہ دے (٢٦) پرندونکو دیکہو نہ بوتے نہ کاٹتے نہ کوٹھے مین جمع کرتے ہین تو بہی تمہارا باپ جو آسمان پر ہے انکی پرورش کرتا ہے کیا تم انسے بہتر نہین ہو (٣٢) کیونکہ ان سب چیزونکی تلاش غیر قوم کرتے ہین اور تمہارا باپ جو آسمان پر ہے جانتا ہی کہ تم ان سب چیزونکے

محتاج ہوا تھی ـــ اور اسی انجیل کے اصحاح ثالث والعشرون مین مرقوم ہے (۹)

ولا تدعوا لکم ابا علی الارض فان اباکم واحد هو الذی فی السموات

ترجمہ اسکا متی کی انجیل کے تئیسوین باب مین اسطرح لکھا ہے (اور زمین پر کسو کو اپنا باپ
مت کہو کیونکہ تمہارا ایک ہی باپ ہے جو آسمان پر ہے) اور لوقا کی انجیل کے
چھٹے باب مین مرقوم ہے (۳۵) پس اپنے دشمنونکو پیار کرو اور بھلا کرو اور پھر پانیکی امید
نرکھکر قرض دو تمہارا بدلہ بڑا ہوگا اور تم خدا یتعالی کے فرزند ہوگے کیونکہ وہ ناشکرون
اور شریرون پر مہربان ہے (۳۶) پس جیسا تمہارا باپ رحیم ہے رحیم ہو انتہی
اور اسی انجیل کے گیارھوین باب مین اسطرح لکھا ہے (۲) اسنے انسے کہا جب تم
دعا مانگو تو کہو ای ہمارے باپ جو آسمان پر ہے تیرے نام کی تقدیس ہو تیری
بادشاہت آوے ـ اور اسی باب مین مرقوم ہے (۱۳) پس جب تم برے ہوکر
اپنے لڑکونکو اچھی چیز دینا جانتے ہو تو وہ باپ جو آسمان پر ہے کتنا زیادہ انکو جو اس سے
مانگتے ہین روح قدس دیگا ـ

اور اسی انجیل کے بارھوین باب مین اسطرح لکھا ہے (۳۰) کیونکہ ان سب چیزونکی
دنیا کے لوگ فکر کرتے ہین پر تمہارا باپ جانتا ہے کہ تم انکے محتاج ہو) اور اسی
انجیل کے بیسوین باب مین مرقوم ہے (۳۶) پھر نہین مرینگے کیونکہ وے فرشتونکے
مانند ہین اور قیامت کے بیٹے ہوکر خدا کے بیٹے ہین ـ

اور مرقس کی انجیل کے گیارھوین باب مین مسطور ہے (۲۵) اور جب کہ تم دعا کے
لئے کھڑے ہوتے ہو اگر کوئی تمہارا مخالف ہو تو اسے معاف کرو تاکہ تمہارا باپ
بھی جو آسمان پر ہے تمہارے قصور معاف کرے (۲۶) اور اگر تم معاف نکروگے تو

تمہارا باپ جو آسمان پر ہے تمہاری قصور بھی معاف نہ کریگا۔
اور یوحنا کی انجیل کے پہلے باب مین لکھا ہے (۱۳) وے نہ لہو سے نہ جسم کی خواہش سے نہ آدمی کے قصد سے بلکہ خدا سے پیدا ہوے ہین انتہی۔
اور اسی انجیل کے گیارویں باب مین مرقوم ہے (۵۲) اور نہ صرف اس قوم کے واسطے بلکہ اسواسطے بھی کہ وہ خدا کے فرزندونکو جو پراگندہ ہوے باہم جمع کرے۔
اور اسی عربی انجیل کے بیسوین باب مین سترھوین آیت کے آخر مین عیسے کی زبانی مرقوم ہے انی صاعد الی ابی وابیکم الٰھی والٰھکم ترجمہ اسکا اردو انجیل مین اسطرح لکھا ہے (مین اوپر اپنے باپ اور تمہارے باپ پاس اور اپنے خدا اور تمہارے خدا پاس جاتا ہون۔
اب ناظرین خیال کرسکتے ہین کہ ان انجیلون مین کسقدر کثیرہ مقامات پر عوام الناس کیطرف خدا کے بیٹے ہونیکی نسبت اور خدا کیطرف انکے باپ ہونیکی نسبت دیگئی ہے پس کوئی عاقل کہسکتا ہے کہ مراد یہان باپ سے حقیقۃً باپ اور مراد بیٹے سے حقیقۃً بیٹا ہے۔
اگر کوئی ایسا کہے تو وہ شخص قابل خطاب کے اور وہ کلام لائق جوابکے نہوگا اسلئے کہ یقین کیا جائیگا کہ وہ شخص دیوانہ اور مسلوب الحواس ہے اور وہ کلام مجنونکی بڑہ ہے۔
عاقل ہرگز ایسی بات نہین کہتے اور ذی فہم ایسا سخن زبان پر نہین لاتے۔ اور مجھی امید ہے کہ حضرات نصاری بھی ایسا دعوی نکرینگے اور ایسا اعتقاد نرکھینگے پس جب ان مقامات پر مراد باپ سے حقیقۃً باپ اور مراد بیٹے سے حقیقۃً بیٹا نہین لیا جاتا یعنے حقیقت مین خدا سب پاک آدمیونکا باپ نہین ہوسکتا اور آدمی خدا کے بیٹے نہین ہوسکتے تو ضرور ہے کہان مقامون پر باپ اور بیٹے سے کچھ اور مراد ہو۔ یعنی باپ سے

او محسنقات قطعیہ سے ہین - اور طرفہ یہہ ہے کہ جناب پادری فنڈر صاحب نے بھی
کتاب مفتاح الاسرار مین ان سب امور کے امکان کی نفی کی ہے اور مقر ہین کہ اللہ تعالی
کے جسم نہین ہے وہ مرکب نہین ہے وہ محتاج کسی شی کا نہین ہے ذات اسکی تمام
عیبون نقصون سے پاک ہے پہر کیونکر ہوسکتا ہے کہ باوجود قائل ہونے ایسے امور کے عیسے علیہ
السلام کو خدا تعالے کا بیٹا کہین -

اور اگر سبب اسکے کہ خدا کی ذات ان تمام امور سے جو اوپر بیان ہوئی پاک اور
منزہ ہے عیسے خدا کے بیٹے ویسے نہین ہین جیسا کہ آدمی ایک دوسری کا بیٹا
ہوتا ہے اور جسکی کیفیت ایسی بیان کی گئی ہے تو پہر عیسے علیہ السلام کو خدا تعالے
کا بیٹا کہنا بیجا اور لغو ہے اسلئے کہ بغیر کیفیت مذکورہ واقع ہونیکے کوئی کسیکا بیٹا
نہین ہوسکتا اور سوائے اسکے عقل اس امر پر حاکم ہے اور یہہ بات قطعاً واجب ہے
کہ باپ اور بیٹے کی جنس قریب ایک ہی ہو اور دونونکے اجزاے اصلیہ اور مادہ میں
فرق نہو اور یہہ ظاہر ہے کہ عیسے علیہ السلام جسم حیوانی سے تہے اور محتاج تہے انکے لئے جسم
اور خداوند عالم پر کل یہ امور محال ہین اور وہ واجب الوجود ہے پہر ممکن نہین کہ
عیسے یا اور کوئی شخص خدا کا بیٹا ہوسکے اور یہہ دلیل قطعیہ ایسی ہے کہ کوئی عاقل
اسکا انکار نہین کرسکتا -

پس اس تقریر سے یہہ بات مثل آفتاب عالمتاب کے روشن اور ظاہر ہوگئی
کہ مسیح علیہ السلام خدا کے بیٹے نہین ہین بلکہ مثل اور انبیاء مرسلین کے یہہ بہی
خدا کے پیارے ہین اور ذات خدای پاک کی اس سے منزہ ہے کہ اسکے لئے
فرزند ہو - اور سوائے ان تمام دلائل قطعیہ کے لطف مزید یہہ ہے کہ خود مسیح نے

تمام ان مروجہ انجیلوں مین اکثر مقاموں پر اپنے کو انسان کا بیٹا کہا ہے اور ابن آدم ہونیکا اعتراف فرمایا ہے ۔ چنانچہ منصفین کے ملاحظہ کے لئے چند عبارتین ان انجیلونکی یہان نقل کیجاتی ہین ۔
متی کی انجیل کے نوین باب مین حضرت عیسے کے حال مین مذکور ہے (۶) پر اسلئے کہ تمکو معلوم ہوے کہ انسان کا بیٹا زمین پہ گناہونکے معاف کرنیکا اختیار رکھتا ہے ) انتہی ۔
اور بارہوین باب مین حضرت عیسے اپنے ذکر مین ارشاد فرماتے ہین (۴۰) کیونکہ جیسا یونس تین رات دن مچھلی کے پیٹ مین رہا ویسے ہی ابن آدم تین رات دن زمین کے اندر رہیگا ) انتہی ( ۔
اور سترہوین باب مین مرقوم ہے (۲۲) جب وے گلیل مین پہرا کرتے تہے یسوع نے انہین کہا کہ ابن آدم لوگون کے ہاتہہ مین سونپا جائیگا (۲۳) اور وے اُسے قتل کرینگے پہر وہ تیسری دن اٹھیگا تب وے نہایت غمگین ہوے انتہی اور بیسوین باب مین مسطور ہے (۱۸) دیکہو ہم یروشلم کو جاتے ہین اور ابن آدم سردار کاہن اور فقیہونکے ہاتہہ مین سونپا جائیگا اور اسے غیر قومونکے حوالے کرینگے کہ ٹھٹھومین اڑاوین اور کوڑے مارین اور صلیب پر کہینچین پر وہ تیسرے دن پہر جی اٹہیگا ) انتہے ( ۔
اور چوبیسوین باب مین اسطرح لکہا ہے (۳۰) تب آدمی کے بیٹے کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا اور اسوقت زمین کے سارے گہرانے چہاتی پیٹینگے اور ابن آدم کو بڑی قوت اور جلال کے ساتہہ آسمانونکے بادلون پر آتے ۔

آتے دیکھینگے انتہے

اور چھبیسوین باب مین اسطرح مرقوم ہے (۲) تم جانتے ہو کہ دو روز بعد عید فسح ہوگی جب ابن آدم حوالے کیا جائیگا کہ صلیب پر کھینچا جاے (۲۴) ابن آدم جسطرح اسکے حق مین لکھا ہے روانہ ہوتا ہے لیکن اس شخص پر افسوس جسکے ہاتھون ابن آدم گرفتار کروایا جاتا ہے الخ (۴۵) تب اپنے شاگردون پاس آکر انسے کہا اب سوتے رہو اور آرام کرو دیکھو وہ گھڑی آپہونچی کہ ابن آدم گنہگارونکے ہاتھہ حوالہ کیا جاتا ہے (۴۶) اٹھو چلین دیکھو وہ جو مجھے پکڑواتا ہے آپہونچا) انتہے —

اسیطرح لوقا کی انجیل اور مرقس کی انجیل اور یوحنا کی انجیل مین بہت سے مقامون پر ایسی عبارتین مرقوم ہین جہانپر حضرت عیسے نے اپنے تئین انسان کا بیٹا کہا ہے اور ابن آدم ہونیکا صاف اقرار کیا ہے —

پس افسوس اور نہایت افسوس ہے حضرات نصارے سے کہ ظاہر اپنے تو عیسائی کہتے ہین اور حقیقت مین عیسے علیہ السلام کی مخالفت کرتے ہین اور انکے قولکو جھٹلاتے ہین — ای یارو مسلمانونکا یہہ عقیدہ ہے کہ عیسے علیہ السلام آدمی ہین اور پیغمبر مرسل ہین اور خدا کے پیارے بندے ہین اور جیسا کہ خود حضرت عیسے نے اپنے انسان ہونیکا اقرار فرمایا اور خداوند عالم کی وحدانیت کا اعتراف کیا ہے اسیطرح مسلمان بہی ان امور کے معترف اور مقر ہین برخلاف آپ لوگو کہ عیسے علیہ السلام کے قول کے خلاف اعتقاد رکھتے ہین پہر انصاف سے فرمائیے اور ذرا ہٹ دہرمی نکیجیے کہ عیسے کے پیرو اور حق کے متابعت کرنیوالے آیا مسلمان ہین یا نصاری یہہ بات ظاہر ہے کہ عیسے کے قول کے خلاف مین آپکا قول ہے

اور عیسے کے فرمانیکے برعکس آپ کا اعتقاد ہے پہر کیونکر آپ لوگ حضرت عیلےٰ کی مطیع
ہوسکتے ہین اور کسطرح سے آپ اپنے کو عیسائی کہسکتے ہین -
اگر غور فرمائے اور انصاف سے دیکھئے تو بغیر اسلام قبول کئے کوئی شخص حضرت عیسے
علیہ السلام کا مطیع نہین ہوسکتا اور اپنے کو حق کا پیرو نہین کہسکتا -

**اب مین** اس مقصد کو اس بیان پر ختم کرتا ہون کہ بعض حضرات نصاری حضرت
عیسے علیہ السلام کی الوہیت کے ثبوت مین کہتے ہین کہ آپنے مردونکو زندہ کیا ہے
اور بیمارونکو شفا دی ہے اور یہہ کام خدا کا ہے -

**جواب** اسکا یہہ ہے کہ یہہ قول بالکل واہی اور یہہ شبہہ سراسر باطل ہے اسلئے
کہ ظاہر ہے کہ امور مذکورہ معجزات کے اقسام سے ہین خدا تعالے نے انبیا کو ایسے
معجزے واسطے اثبات نبوت کے عطا فرمائے ہین اور وہ قادر ہے جسکو چاہتا ہے
ایسی قدرت دیتا ہے کہ وہ مردونکو زندہ کرے اور بیمارونکو شفا دے پس ایسے
معجزات سے صاحب معجزہ کا نہ خدا ہونا ثابت ہوتا ہے نہ ابن خدا ہونا بلکہ انسان
ثابت ہوتا ہے کہ وہ نبی برحق ہے -
پس جو شخص ایسا دعوے کرے کہ جو آدمی مردونکو زندہ کرتا ہے اور بیمارونکو شفا
دیتا ہے وہ خدا یا ابن خدا ہے تو وہ شخص عاقلون کے دائرے سے خارج
کیا جائیگا - ای صفحہ برہان قطعی سے یہہ بات ثابت ہے کہ مرکب باری تعالیٰ
ہے اور یہہ بات بھی ثابت ہے کہ جسم ہونا مرکب ہونا محتاج ہونا یہہ سب امور
لوازم بشری سے ہین خدا کی ذات ان سب باتون سے پاک ہے اور یہہ بھی
ظاہر ہے کہ عیسے علیہ السلام کے جسم تہا وہ مرکب تہے وہ محتاج تہے پہر کیونکر

کوی عاقل انکی الوہیت کا قائل ہوسکتا ہے اور کسطرح سے کوی ذی فہم شریک باری کا دعوی کرسکتا ہے ہرگز نہین ای عاقلو یہہ خدائی نہین ہوی بچونکا کہیل نادانونکا تماشا ہوگیا وذالو آپ لوگ غور فرمائین اور سمجہ سے کام لین اتنا تو سوچین کہ سوائے عیسے علیہ السلام کے اور بہی بعض پیغمبرون نے مردونکو زندہ کیا ہے بیمارونکو شفا بخشی ہی پہر کیا ان پیغمبرونکو بہی آپ لوگ خدا یا ابن خدا کہسکتے ہین یہہ کوئی عقل ہے کہ امر صریح کو نہین سمجہتے۔ اور لطف مزید یہہ ہے کہ انبیا سے ایسے معجزات کا ظاہر ہونا درکنار غیر انبیا سے بہی مثل اوصیا وغیرہم کے ایسے معجزات اور کرامات ظاہر ہوے ہین۔

چنانچہ بعد عیسے علیہ السلام کے ایک بزرگ نے جنکا نام لطرس تہا اور اہمین لطرس بہی کہتے ہین اور وہ تابعین سے حضرت عیسے کے تہے ایک عورت کو زندہ کیا ہے اور کیفیت اسکے انکی مشہور انجیل مین جسکا نام اخبار الرسل ہے مفصل لکہی ہے یہان بندہ نقل پر بعض عبارت کے اکتفا کرتا ہے۔

اخبار الرسل کے اصحاح تاسع مین مرقوم ہے (۴۰) وان لطرس اخرجہم کلہم وجثی علی رکبتیہ وصلی والتفت الی الجسد وقال یا طابیثا قومی ففتحت عینیہا ونظرت الی لطرس وجلست الخ ترجمہ اسکا رسولونکے اعمالکے نوین باب مین اسطرح کہا ہے (۴۰) لیکن پطرس نے سبکو باہر کرکے گہٹنے ٹیکے دعا مانگی پہر لاش کیطرف متوجہ ہو کے کہا ای طبیثہ اٹہہ اسنے آنکہین کہولین اور لیطرس کو دیکہہ کے اٹہہ بیٹہی۔

اسسے معلوم ہوا کہ خداوند عالم نے اپنے مقربونکو بہی ایسی قدرت بخشی ہے

کہ وہ مردونکو زندہ کرتے ہین اور بیمارونکو شفا دیتے ہین مگر یہہ امور خدا تعالے
کی اذن اور حکم سے واقع ہوتے ہین اس سے ہرگز کوی عاقل یہہ نہین کہہ سکتا ہے
کہ وہ آدمی جنہون نے مردونکو زندہ کیا ہے اور بیمارونکو شفا دی ہے وہ خدا یا
خدا کے بیٹے تہے۔ اور
اگر کسیکو یہہ شبہہ ہو کہ یہان ایلیاس نے جو مردیکو زندہ کیا تو پہلے خدا سے دعا
کی ہے اس سے معلوم ہوا کہ ایلیاس مین بنفسہ مردیکو زندہ کرنیکی قدرت نہ تہی بلکہ
وہ بندے تہے اور خدا نے انہین یہہ قدرت دی تہی۔
بخلاف حضرت عیسے کے کہ انمین بنفسہ ایسی قدرت تہی کہ وہ مردیکو زندہ کرتے تہے
یہہ قدرت انہین کسی نے دی نہ تہی۔
**اسکا جواب** یہہ ہے کہ کسی فرد بشر مین خواہ وہ عیسے ہون یا غیر عیسے
بنفسہ ایسی قدرت نہین ہے جو وہ مردیکو زندہ کر سکے اور کوی معجزہ دکہلا سکے
خداوند قدیر نے اپنے انبیا اور اولیا کو یہہ قدرتین دی ہین اور حضرت عیسے بہی اسی
کی دی ہوی قدرت سے اور اسیکی حکم سے مردونکو زندہ کرتے تہے اور دوسرے
معجزے دکہلاتے تہے چنانچہ ثبوت اسکا مین سوائے دلیل عقلی ظاہری کی انجیل
ہی سے پیش کرتا ہون۔
**یوحنا کی اردو انجیل کے گیارہوین باب مین ایک مردیکے زندہ کرنیکے بیان مین**
مذکور ہے (۳۸) تب یسوع اپنے دلسے پہر آہ کرتا ہوا قبر پر آیا وہ ایک غار تہا اور
اسپر ایک پتہر دہرا تہا (۳۹) یسوع نے کہا کہ پتہر کو اٹہا ڈالو اس مردکی بہن مارتا
نے اسے کہا ای خداوند اسے تو اب بدبو آتی ہے کیونکہ اسے چار دن ہوئے

بہ یسوع نے اسے کہا کیا مینے تجھے نہین کہا کہ اگر تو ایمان لاوے تو خدا کی بزرگی دیکھیگی (۴۱ تب انہون نے سنگ وہانسے جہان وہ مردہ گرا تہا اٹھایا یسوع نے انکھین اوپر کرکے کہا ای باپ مین تیرا شکر کرتا ہون کہ تو نے میری سنی ہے ۴۲ اور مینے جانا کہ تو میرے نت سنہتا ہے پر ان لوگونکے باعث جو آس پاس کہڑے ہین مین نے یہہ کہا تا کہ وے ایمان لاوین کہ تو نے مجھے بہیجا ہے الخ اسکے بعد مردیکو زندہ کرنیکا حال لکہا ہے —

بہرحال اس عبارت سے کئی فائدے ظاہر ہوتے ہین اوّل یہہ کہ خدا نے عیسے کو اس معجزے کی قدرت دی تہی دوسرے یہہ کہ عیسے علیہ السلام ہمیشہ خدا سے دعا کرتے تہے اور خدا تعالے انکی دعا قبول فرماتا تہا تیسرے یہہ کہ خدا تعالے نے حضرت عیسے کو بہیجا تہا اور یہی معنی رسول کے ہین چوتہے یہہ کہ عیسے علیہ السلام نے اس مردیکے حال پر آہ کی اور اس عبارت سے پہلے تصریح واقع ہوے ہے کہ عیسے علیہ السلام اسکے حال پر روئے ہین — یہہ سب امور دلائل قطعیہ آیات بیّن ہین کہ عیسے علیہ السلام خدا کے بندے ہین اور نبی مرسل ہین کسی طرح کا انمین شک وشبہ نہین ہے — مگر باین ہمہ کج فہمی اور ہٹ دہرمی کا علاج نہین اور بیعقلی اور جہالت کا بجز سکوت کے کچھ چارہ نہین — وما علینا الا البلاغ المبین

دوسرا مقصد

دوسرا مقصد نبی عربی ہاشمی حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ورسالت کے اثبات مین ہے جاننا چاہیئے کہ بندہ اس امر کے اثبات مین بہی کئی ایسی قطعیہ دلیلین خدا تعالے کی تائید سے پیش کرتا ہے کہ عقلای منصفین کو بغیر انکے ماننے اور قبول کرنیکے چارہ نہوگا — اور اگر کوئی ان

دلیلونکو نمانے اور ان حجتونکو قبول نکرے تو صاحب عقل کے نزدیک وہ گروہ عقلی
خارج ——— کیا جائیگا - مین اپنے پیارے عیسائی
بہائیونسے امید کرتا ہون کہ وہ اپنے حال و مآل پر رحم کی نظر فرماکر ان دلیلونکو
بچشم حق بین و نظر انصاف ملاحظہ فرمائین - اگر عقل انکی ان دلیلونکو قبول کرے
اور بیان میرا انکے فہم مین آئے تو اسپر عمل فرمائین اور حق کی راہ اور اخروی
نجات حاصل کرین -

## پہلی دلیل یہہ دلیل کئی ارکانسے تمام ہوتی ہے -

پہلا رکن معرفت خدا مین ہے - اس امر کے تو اکثر بنی آدم بلکہ کبیر خوام
وہ مسلمان ہون یا عیسائی یہودہون یا ہنود سب کے سب قائل ہین کہ
ہم بندے خدا کے ہین اور ہمارے لئے ایک خدا ہے مگر خدا کے مصداق
مین اختلاف رکھتے ہین بعض تو واجب الوجود کو خدا کہتے ہین جیسے مسلمان
اور بعض آفتاب کو خدا جانتے ہین اور بعض بتونکو اور بعض عیسے وغیرہ کو اور بعض
اور کیسیکو پس خدا کے مصداق مین اختلاف ہوا -
مگر اصل وجود مین خدا کے اختلاف ہنین مگر شاذ چنانچہ دہری خدا کا منکر ہے اور
یہہ چونکہ امر بدیہی اور یقینی کا منکر ہے اسلئے قابل خطاب نہین اور اسمقام پر
اس سے بحث بہی ہنین ہے الغرض یہہ امر عقلا ثابت ہے کہ چاہئے خدا تمام
کمالات مین کل موجودات سے کامل تر ہو اور اگر ایسا نہو تو ناقص ہوگا اور ناقص
خدا ہنین ہوسکتا پس ضرور ہے کہ خدا کسی چیز کا محتاج نہو اگر محتاج ہو تو ناقص
ہوا کامل تر نہوا اور ضرور ہے کہ اسے جسم نہو اگر جسم ہوگا تو محتاج مکان کا ہوگا

اور ضرور ہے کہ وہ مرکب ہو اگر مرکب ہوگا تو محتاج اجزا کا ہوگا اور ضرور ہے کہ
شریک نرکھتا ہو اسلئے کہ وجود کامل تر یکتا ہے اور اگر دو خدا ہونگے تو یہہ معلوم
ہے کہ ہر ایک سے ہر دوسرے کا کامل تر ہونا محال ہے پس ایک کامل تر ہوگا
اور ایک ناقص اور جو ناقص ہے وہ خدا نہین ہے چاہیئے خدا کامل تر ہو
اور وہ ایک ہی ہوگا - یہہ دلیل وحدانیت خدا کی ان دلیلونکے سوا
ہے جو دلیلین پہلے مذکور ہوی ہین ) اور یہہ خدا جو کامل تر ہے ناقص
سے متحد نہین ہوسکتا اسلئے کہ اتحاد کامل کا ناقص سے خلاف عقل ہے
اور خدا کسی چیز مین حلول نہین کرتا اسلئے کہ حلول کامل کا ناقص مین لغو ہے
علاوہ اسکے اتحاد اور حلول اگر کمال ہے تو قبل اتحاد و حلول چاہیئے خدا ناقص
ہو اور یہہ خلاف عقل ہے اور اگر اتحاد و حلول نقص ہے تو خدا ناقص نہین ہوسکتا
- اس بیان سے مذہب بت پرستون اور افتاب پرستون کا اور ان لوگون
کا کہ جو عیسے کی الوہیت اور اتحاد و حلول خدا کے قائل ہین باطل ہوا -
دوسرا رکن - ضرور ہے کہ خدا تعالے بندون پر ایک پیغمبر مقرر فرمائے
اسلئے کہ پہلے رکن مین بیان ہوا کہ خدا چاہیئے تمام کمالات مین اکمل ہو پس
وہ کوی فعل لغو اور عبث نہین کرتا اسلئے کہ لغو فعل جاہل کا کام ہے پس
ضرور ہے کہ انسان کو کسی فائدیکے واسطے خلق کیا ہو اور اگر یہہ فائدہ خدا
کیطرف عاید ہو تو لازم آیگا کہ خدا بدون اس فائدیکے ناقص ہو اور یہہ امر
ثابت ہے کہ خدا کامل تر ہے اور یہہ بھی ضرور ہوگا کہ خدا اس فائدے سے
محتاج ہو اور یہہ بات ثابت ہے کہ اسکی ذات پر احتیاج روا نہین

بدنی

پس ضرور ہوا کہ وہ فائدہ بہی عائد اسی خلق کی طرف ہو - وہ فایدہ یہہ ہے کہ
انسان کو قرب حق اور نعمات باقیہ حاصل ہون اور وہ بلا استحقاق اور بغیر تکلیف
حاصل نہین ہو سکتے - اور یہہ معلوم ہے کہ ہر شخص مین بلا واسطہ خداوند عالم
سے احکام اخذ کرنیکی قابلیت نہین ہے اور سوای اسکے کل پر احکام نازل
ہونا خلاف اور حکمتون کے ہے - پس لازم ہوا کہ خداوند حکیم بندون پر پیغمبر
مقرر فرمائے تا اسکے ذریعہ سے تمام لوگ احکام خدا اور اپنے تکالیف خدا
کرین - اور یہہ بہی معلوم ہے کہ طبیعتین آدمیونکی باہم مخالف ہین اور ہر ایک
دوسرے پر جان و مال و ناموس پر ظلم کرتا ہے پس ضرور ہے کہ انکی ہدایت
کے لئے پیغمبر بہیجے جائین جو انکو افعال قبیحہ سے روکین اور انہین عدل سے
عمل کرین تا انتظام عالم مین فرق آئے - اس بیانسے یہہ بات ثابت ہوی
کہ انبیا کا مقرر کرنا خدای تعالے کو ضرور ہے یعنے موافق حکمت کے ہے -
تیسرا رکن جاننا چاہیے کہ قبل مبعوث ہونے حضرت محمد مصطفے صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے دین حق جہانسے مفقود ہو گیا تہا - اسلیے کہ تواتر سے ثابت ہے
کہ بعض لوگ تو بتونکی عبادت مین مشغول ہو گئے تہے مثل قریش وغیرہ کے
اور ظاہر ہے کہ بت پرستی بداہت عقل باطل ہے اور عقل حاکم ہے اس امر پر
کہ خدا کے جسم نہو وہ مرکب نہو عاجز و محتاج نہو اور وہ کسی مین حلول نکرتا ہو
چنانچہ بیان اسکا تفصیل سے پہلے رکن مین ہوا ہے - اور بت کہ وہ مخلوق ہین جسم
جسم رکہتے ہین محتاج و عاجز ہین کچہ نفع و ضرر انسے نہین ہے وہ کیونکر خدا
ہو سکتے ہین اور خدا کیونکر ان مین حلول کر سکتا ہے بہر حال معلوم ہے کہ بطلان

بت پرستے کا عمدہ بدیہیات سے ہے ۔ اور بعض لوگ آفتاب پرست اور آتش پرست
تھے انکا دین بھی بضرورت عقل باطل ہے جسکی وجہ ابھی بیان ہوی ۔ اور بعض لوگ یہودی
تہنے کہ وہ موسی علیہ السلام کی امت کہلاتی ہین پس انہون نے بھی اپنے دین اور کتاب
مین تحریفین کی تہین اور شراب کو حلال کر دیا تہا جسکے سبب سے تمام برائیان واقع
ہوتی ہین اور توریت مین ایسے مضمون داخل کر دئے جو بالکل پوچ اور واہی ہین اور
کلام خدا ہونیکے ہرگز شایان نہین ۔ چنانچہ توریت کی کتاب پیدایش کے انیسوین
باب مین مرقوم ہے جسکا حاصل یہہ ہے کہ حضرت لوط نبیؑ کفار پر عذاب نازل ہونے
کے بعد اپنی دونون بیٹیون سمیت ایک جنگل مین رہنے لگے ۔ بڑی بیٹی نے چھوٹی
سے کہا کہ ہمارا باپ ضعیف ہے اور اس زمین پر کوی مرد باقی نہین جو ہمارے پاس آئے
جیسی تمام دنیا کا رسم ہے اب مناسب یہہ ہے کہ ہم اپنے باپکو شراب پلا کر اس سے ہم بستر
ہون تاکہ ہم سے نسل باقی رہے پس موافق اپنی خواہش کے ایک رات لوط کو شراب
پلائی اور بڑی بیٹی باپسے ہم بستر ہوی جب دوسرا دن ہوا بڑی نے اپنی چھوٹی بہن سے
سب ماجرا بیان کیا اور کہا کہ آج بھی شراب پلائینگے اور آج تو باپسے مقاربت کرتا کہ ہم
نسل اپنے باپسے لین پہر اسروز لوط کو دونون نے شراب پلائی اور چہوٹی بیٹی
باپ سے ہم بستر ہوی پس دونون بیٹیان باپ سے حاملہ ہوین اور بچے پیدا ہوئے
انتہی محصلاً ۔ اور اشموئیل کی دوسری کتاب کے گیارہوین باب مین
مسطور ہے جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ ایک دن شام کو داودؑ اپنے فرش پر سے اٹھے اور
اپنے بام پر ٹہلنے لگے وہان سے انہین ایک عورت نظر آئی جو نہا رہی تہی اور نہایت خوب
صورت تہی ۔ داود نے اس عورت کا حال دریافت کرنے آدمی بہیجے معلوم ہوا کہ وہ

اوریا کی جورو ہی ۔ داؤد نے اس عورت کو بلا بہیجا چنانچہ وہ عورت انکی پاس آئی
اور داؤد اس سے ہم بستر ہوے اسکے بعد وہ اپنے گہر چلی گئی اور اُسے داؤد کا حمل
رہگیا تب اس عورت نے اپنی حمل کی داؤد کو خبر بہیجی ۔ داؤد نے اپنے لشکر کے سردار
یوآب کو کہلا بہیجا کہ اوریا کو میری پاس بہیجدے ۔ یوآب نے اوریا کو داؤد کے
پاس بہیجدیا ۔ جب اوریا آیا تو داؤد نے اس سے پہلے خبر جنگ پوچھی اور بعد اسکے
کہا کہ تو اپنے گہر جا جب اوریا داؤد کے گہر سے نکلا تو داؤد نے اسکے لئے کہانا
بہیجنے کے لئے کہا ۔ مگر اوریا داؤد کے گہر سے نکلکر انکی ڈیوڑہی پر خادمونکے ساتہہ
سوگیا اور اپنے گہر نگیا یہہ خبر داؤد کو پہونچی تو انہون نے اوریا سے کہا کہ تو سفر
آیا ہے اپنے گہر کیون نہین جاتا اوریا نے عرض کی کہ تمام بنی اسرائیل اور بنی یہودا
اور ہمارا سردار یوآب یہہ سب لوگ جنگل مین ہین مین کیونکر اپنے گہر جاکر آرام کرون پہر حال
اوریا وہین رہا دوسری روز داؤد نے اوریا کو بلا کر مست کیا مگر پہر بہی وہ
اپنے گہر نگیا اور وہین خادمونکے ساتہہ سورہا ۔ آخر داؤد نے یوآب کو ایک خط لکہا
اوریا کے ہاتہہ روانہ کیا اس خط کا مضمون یہہ تہا کہ عین جنگ کی گرمی کے
وقت اوریا کو آگے کرکے تم لوگ پہر جاؤ تا اوریا مقتول ہوجائے ۔ پس یوآب نے
حسب تحریر داؤد کے اوریا کو ایسے مقام پر کہ جہان دشمنونکے جنگی لوگ تہی چہوڑدیا
دشمنون نے چڑہائی کی اور اوریا کو چند اور سپاہیون سمیت مارڈالا ۔ تب
یوآب نے ایک قاصد کی زبانی اوریا کے قتل ہونیکی کیفیت داؤد کے پاس
کہلا بہیجی ۔ اوریا کی جورو اپنے شوہر کا مرنا سنکے سوگ مین بیٹہی اور جب سوگ کے
دن گزرگئے تو داؤد نے اسے اپنے گہر مین ملوالیا اور اُسے اپنی جورو بنالیا اور وہ

اسکے لئے میتا جنی انتہی محصلاً وا فضیحتاہ کسقدر یہہ لوگ اپنے دین مین بی باتین
ہین جو ایسے مضامین قبیحہ اور مطالب رکیکہ کتابون مین داخل کرکے انہین کلام
الٰہی جانتے ہین - سوای اسکے اور بہی ایسے امور پیغمبرون اور خدا کیطرف ان کتابون مین
منسوب ہین کہ عقل ہر عاقل کی انکے بطلان پر دال ہے اور انکو نقل کرتے ہوے حجاب
دامنگیر حال ہوتا ہے اور دل خوف سے لرزتا ہے -
اور بعض لوگ نصارے مین ایسے کہ انہون نے بہی اپنے دین مین تغیر اور تبدل کیا تہا
انجیل مین تحریفین کین تثلیث کے قائل ہوے عیسے کو خدا اور ابن خدا کہا شراب
حلال کر دے چنانچہ یہہ امور سابقین بیان کر دئے گئے ہین - پس اس بیان سے
یہہ امر ثابت ہوا کہ حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مبعوث ہونے سے
پہلے گویا دین حق دنیا سے مفقود ہوگیا تہا اور اسوقت ایک پیغمبر کا مقرر کرنا خدای
تعالے کو ضرور تہا یعنے موافق حکمت کے تہا -
**چوتہا رکن** جس زمان مین کہ دین حق مفقود ہوگیا تہا اور بہت سے امور قبیحہ جاری
ہوے تہے اور ضرور تہا کہ کوی نبی مرسل مبعوث ہو - ایک بزرگوار نے جنکا نام
محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم تہا دعوی نبوت کیا اور بت پرستی اور
آدم پرستے اور آفتاب پرستی وغیرہ امور قبیحہ کی ممانعت فرمائی اور خداے وحدہ لاشریک
کی عبادت کیطرف دعوت کی اور جو دین آپ لائے وہ موافق راے صائب
کے تہا اور کل عقاید اسکے یعنی خدا کو منزہ جسمیت اور احتیاج سے جاننا اور اسکو
وحدہ لاشریک لہ اور قدیم اور عالم اور قادر سمجہنا اور مثل اسکے امور حقہ کے اعتقاد
رکہنا جملہ مطابق عقل مستقیم کے تہے اور فروع مین ایسے اعمال اور افعال آپنے

مقرر فرمائے جس سے آدمی اپنے پروردگار سے کبھی غافل نہین ہوتا اور ترتیب
حق حاصل ہوتا ہے اور معاش و معاد کا انتظام باحسن وجوہ عمل مین آتا ہے –
چنانچہ ظاہر ہے کہ جب آدمی تکمیل نفس اور قرب خالق چاہے تو ضرور ہے کہ
نفسانی خواہش دل سے دور کرے اور تکبر اور بخل وغیرہ افعال مذمومہ سے مجتنب
ہو – پس اسی لئے حضرت نے رات دنمین نماز پنجگانہ مقرر فرمائی جسمین پیشانی
خاک پر رکہنے سے کبر و نخوت دلسے دور ہوتے ہین اور اپنی خالق کے یاد سے
غافل نہین ہوتا – پہر زکوٰۃ اور خمس کا حکم فرمایا تا محبت مالکی دل سے دور ہو اور
محتاجون کی اعانت کیجائے اور انکی گزران ہو پہر روزیکا امر کیا تا فاقہ کا حال
معلوم ہو اور بہوکونکو کہلائے اور محبت شکم پرستی کی نہ ہے پہر حج کا حکم فرمایا
تا بسبب مسافرت اور انقطاع اہل و عیال و وطن و مکانکے محبت ان اشیا کی بہی دل سے
دفع ہو – پس جب کہ دل خیال اغیار سے پاک اور زنگ حب ماسوا سے صاف ہو تو
اسوقت نور یقین اور لمعہ عشق پروردگار دل مین جاگزین ہو اور نعمت قرب معبود
حاصل ہو – اور امور معاش و معاشرت اور ابواب سیاست مین ایسے آداب
و احکام بیان فرمائے کہ سب موافق عقل اور مطابق حکمت کے ہین – اور شرب
مسکرات اور دوسرے امور قبیحہ کو حرام کروانا جن سے اقسام کی برائیان واقع
ہوتی ہین پس جب ایسے زمانہین کہ تمام برائیان اسمین موجود تہین اور دین
حق مفقود تہا ویسے بزرگوارنے جو کامل اور مکمل تہے خدا کیطرف دعوت کرنے
پر قیام کیا اور دین انکا موافق حکمت اور صواب کے تہا اور کسیطرح کا عیب اور
نقص اس دین مین نہ تہا تو ثابت ہوا کہ وہ حضرت سچے پیغمبر تہے اور کلام انکا راست

اور دین اسلام برحق ہے ۔ پوشیدہ نہ رہے کہ یہہ دلیل عقلی جو احقر نے بیان کی اور اسکو چار ارکان سے مرتب کیا ہے نہایت عمدہ دلیل اور کلام بعض محققین سے ماخوذ ہے مگر ہر رکن کو احقر نے مجملاً بیان کیا ہے جس مین بہت تفصیل کی گنجایش تہی اگر ہر رکن اسکا تفصیل سے بیان کیا جاتا تو بہت طول ہوتا اور یہہ مقام اس کی گنجایش نہ رکہتا ۔ لہذا اسی پر اقتصار کیا گیا کہ وہ کافی ہے ۔

**دوسرے دلیل** حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اور اُنکی سچائی پروہ کلمات دلالت کرتے ہین جوان منداولہ انجیلون اور توریت وغیرہ مین موجود اور مذکور ہین ہرچند ان کتابون کی تحریف اور تبدیل بہت کچھ ہوئی ہے بلکہ حقیقت مین یہہ کتابین کتب آسمانی کے لقب کی ہرگز قابلیت نہین رکہتی ہین چنانچہ سابق مین تحقیق اسکی گزر گئی ہے مگر چونکہ حضرات نصارے ان کتابون کی سچائی کے معتقد ہین اور انکو کلام الٰہی اور کتب سماوی جانتے ہین اور ان پر عمل کرتے ہین لہذا ان کتابون سے استدلال کیا جاتا ہے اور انہین کے مسلمات سے دلیل لائی جاتی ہے ۔ اگرچہ ان کتابون مین ابتک بہت سی ایسی بشارتین موجود ہین جن سے ان حضرت کی حقیقت ثابت ہے مگر یہان بندہ بلحاظ اختصار چند بشارتون کے ذکر پر اکتفا کرتا ہے ناظرین اور طالبین حق انصاف اور حق بینی کی نظر سے ملاحظہ فرماین ۔

**پہلی بشارت** اشعیا نبی کی کتاب نبوت کی اکیسوین فصل مین مذکور ہے ورأت فارسین راکبین احدھما راکب حمار و الاخر راکب جمل لیسمعوا اسماعا کثیرہ ۔ خلاصہ اسکا یہہ ہے حضرت

اشعیا فرماتے ہین کہ مینے دو سوار ونکو دیکھا کہ ان مین سے ایک تو گدہے پر سوار ہے اور دوسرا اونٹ پر تا کہ بہت سے آدمی نصیحتین سنین - اسلام مین بشارت حضرت عیسے علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے اسلئے کہ عیسے علیہ السلام گدہے پر سوار ہوتے تہے اور سوارے اونٹ کی عرب مین جاری ہے اور ہمارے نبی ہمیشہ اونٹ پر سوار ہوا کرتے تہی - اور اسی کتاب مین عبارت مذکورہ کے بعد متعلقات کلام مذکور کے اوا خر مین مرقوم ہے واقبل راکب من الاثنین واجاب وقال سقطت بابل العظمی وکل اصنامها ومصنوعات الابدی التی بها انسحفت الی الارض حاصل اسکا یہہ ہے حضرت اشعیا فرماتے ہین کہ مین ایسا دیکھتا ہون کہ ان مین سے ایک سوار کہتا ہے کہ بابل عظمی اور اسکے تمام بت گر پڑے اور جو کچھ ہاتونکے مصنوعات تہے یعنی تصویرین اور بت یہہ سب ریزہ ریزہ ہوکر خاک مین ملگئے - اور یہہ امر اظہر من الشمس ہے کہ بت شکنی عہد جناب سرور کائنات علیہ السلام والتحیات مین بے انتہا ہوی ہے اور تمام اصنام توڑے گئے اور تصویرین مٹائی گئین اور یہہ امر مخصوص حضرت کے دین کا ہے پس یہہ بشارت [illegible] واضح ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کی ہے اور کسی [illegible] اسمین شبہ وشکایت کا مقام نہین ہے

دوسری بشارت اشعیا نبی کی کتاب کی اکیسوین فصل مین مرقوم ہے اللبوة فی العرب ومن قیدار یعنے [illegible] عرب مین قیدار کی اولاد مین ہے ای یارو انصاف سے اس کلام کو ملاحظہ کرو اور غور فرماؤ کہ کسطرح سے

۱۲ تحریف کی [illegible]

الفاظ صریحہ اور عبارات واضحہ مین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی بشارت دیگئی ہے اور آپ کی نبوت کی شہادت بیان کی گئی ہے کہ
جس مین ذرا بہی کسیکو کلام کی گنجایش نہین ہے اسلیئے کہ عرب مین بنی قیدار
مین سوائے ان حضرت کی کوئی نبی نہین ہوا ہے اور وہ حضرت قیدار
کی اولاد مین ہین چنانچہ نسب شریف آنحضرت کا اسطرح پر ہے - محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن
قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن
نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن
عدنان بن اود بن یسع بن ہمیع بن سلامان بن نبت بن جمیل بن قیدار
بن اسمعیل بن ابراہیم علیہما السلام —

تیسرے بشارت یوحنا کی اردو انجیل کے پہلے باب مین حضرت یحیی
علیہ السلام کے حال مین مرقوم ہے (۲۰) اور اسنے اقرار کیا اور انکار نکیا
بلکہ اقرار کیا کہ مین مسیح نہین ہون (۲۱) اور انہون نے اس سے پوچہا
پس تو کون ہے کیا تو ایلیا ہے اسنے کہا مین نہین ہون پس آیا تو وہ نبی
ہے اسنے جواب دیا نہین - اور اسی باب مین مذکور ہے (۲۵) اور انہون
نے اس سے سوال کیا اور کہا کہ اگر تو نہ مسیح ہے نہ ایلیا اور نہ وہ نبی پہر
کیون بپتسما یعنی غسل دیتا ہے —

اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یحیی علیہ السلام کے زمانہ تک تین
بزرگوارون کے تشریف لانیکے لوگ منتظر تہے اور انبیا کی پیشین گوئی اور بشارتون

سے یہہ بات سب پر ثابت تھی کہ تین بزرگ تشریف لانے والے ہین ایک مسیح دوسرے الیاس تیسرے وہ نبی ۔ اور یہہ تیسرے نبی جنکے آنیکی خبر دی گئی تھی ایسے مشہور تھے جنکا نام بیان کرنیکی ضرورت نہ تھی بلکہ فقط نبی کے لفظ سے انہین پکارتے تھے ۔ اب مین حضرات نصاریٰ سے پوچھتا ہون کہ اس انجیل مین جو ذکر آیا ہے (کہ آیا تو وہ نبی ہے اسنے جواب دیا نہین) یہہ نبی کون ہے بغیر اسکے کہ مراد اس نبی سے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ ہون اور کچہ نہین کہسکتے اسلئے کہ حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے بعد کوئی نبی جسکی آنیکی بشارت دی گئی ہو سوا حضرت محمد مصطفے کے دنیا مین مبعوث نہین ہوا پس معلوم ہوا کہ مراد اس نبی سے وہی حضرت ہین اور آپ ہے کے لئے بشارت دیگئی تھی ۔

چوتھی بشارت اعمال یعنی اخبار الرسل کے اصحاح ثالث مین مرقوم ہے (۲۲) ان موسیٰ قال ان الرب الٰہکم یقیم لکم نبیا من اخوتکم مثلی لہ تسمعون فی کل ما یکلمکم بہ (۲۳) ویکون کل نفس لا تسمع ذلک النبی تہلک من الشعب ۔ حاصل اسکا یہہ ہے کہ حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل سے کہا کہ خدا جو تمہارا معبود ہے تمہارے بھائیون مین سے تمہارے لئے ایک نبی میرے مانند ظاہر کریگا جو کچہ وہ تمہین کہے اسکی سنو ۔ (۲۳) اور ایسا ہوگا کہ ہر ایک جو اس نبی کی نسنے وہ قوم مین سے ہلاک کیا جائیگا انتہےٰ اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ موسے علیہ السلام نے بہت صریح الفاظ مین حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت دی ہے اور وہ چند صفتین آپ کی بیان فرمائی ہین جو کسی اور نبی مین نہین

مگر حضرات نصاری کا اعتقاد ہے کہ یہہ بشارت عیسے علیہ السلام کے بارہ مین ہے
مگر یہہ نہین سمجہتے کہ کئی وجوہ سے یہہ عبارت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و اٰلہ وسلم
کے حال کے مطابق اور حضرت عیسے کے مخالف ہے چنانچہ ان وجوہ کو بندہ یہان
بیان کرتا ہے امید ہے کہ منصفین چشم انصاف سے ملاحظہ فرما کر حق سے انحراف
نفرمائینگے - **پہلی وجہ** یہہ ہے کہ موسے علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے
کہ وہی مخاطب ہین ارشاد فرمایا کہ تمہارے بہائیون مین سے خداوند عالم
ایک نبی مقرر فرمائیگا ) اور یہہ ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل کے بہائی بنی اسمعیل ہین
اسلئے کہ بنی اسرائیل اولاد مین یعقوب علیہ السلام کے ہین چونکہ یعقوب کا نام
اسرائیل تہا اسواسطے انکی اولاد کو بنی اسرائیل کہتے ہین اور موسے و عیسے و زکریا
و یحیے علیہم السلام یہہ سب پیغمبر بنی اسرائیل سے ہین اور عرب بنی اسمعیل ہین اور یہہ
معلوم ہے کہ یعقوب فرزند اسحق علیہ السلام کے ہین اور اسحق اور اسمعیل علیہم السلام
دونون بہائی ہین پس بنی اسرائیل کے بہائی یقیناً بنی اسمعیل ہین اور انمین سواے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے دوسرا کوی نبی نہین ہوا - اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہہ بشارت
حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تہی - اور اگر کوی کہی کہ یہہ پیشین گوی حضرت
عیسے کے بارہ مین تہی تو ہرگز نہین ہوسکتا اسلئے کہ عیسے علیہ السلام خود بنی اسرائیل
سے ہین نہ بنی اسرائیل کے بہائیون سے اور موسے نے فرمایا ہے کہ تمہارے بہائیون
مین سے ایک نبی ہوگا - اگر مقام مذکور مین موسے کو عیسے کی بشارت دینی منظور
ہوتی تو ایسا ارشاد فرماتے کہ تم مین سے ایک نبی مقرر ہوگا پس حضرت موسے
کلیم اللہ علیہ السلام نے جو فرمایا کہ تمہاری بہائیون مین سے ایک نبی مقرر ہوگا

تو یہہ دلیل قطعی ہے ۔ اس امر پر کہ مراد اس نبی سے محمد عربی ہاشمی ہین کہ بنی اسمعیل سے ہین جن پر بنی اسرائیل کے بہای ہونیکا اطلاق صحیح ہے ۔ دوسرے وجہ یہہ ہے کہ موسی علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ نبی میرے مانند ہوگا ۔ اس عبارت سے یہہ بات ثابت ہے کہ اس نبی موعود مین ایسے چند اوصاف ضرور ہین جنسے وہ نبی موسے کے مانند اور ہم مثل ہونیکی قابلیت رکہے اور وہ دو بڑی صفتین ہین جو موسے مین تہین ایک صاحب شریعت ہونا دوسرے مامور بجہاد ہونا پس یہہ دونون وصف بنی ہاشمی مین موجود تہے اور بعد حضرت موسے کے کوی ایسا نبی نہین ہوا جو صاحب شریعت اور مامور بجہاد ہو سوای حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس معلوم ہوا کہ یہہ بشارت خاص انہین حضرت کی ہے اور اس بشارت مین مخصوص آپہی کی شہادت دیگئی ہے ۔ اور اگر حضرات نصارے کہین کہ حضرت عیسے علیہ السلام بہی صاحب شریعت تہے پس آپکو حضرت موسے سے تشبیہ دینے کے لئیے یہی ایک وجہ کافی ہے ۔ اسکے جواب مین کہا جائیگا کہ جس صورت مین کہ ہم اپنی عقیدت کے موافق عیسے علیہ السلام کے صاحب شریعت ہونیکو تسلیم بہی کرین تب بہی تشبیہ ہمارے نبی کی حضرت موسے سے بہ نسبت حضرت عیسے کے اولی اور راجح ہے اور تشبیہ حضرت عیسے علیہ السلام کی غیر اولی اور مرجوح ہے اسلئی کہ ہمارے پیغمبر مین دو وجہین تشبیہ کے لئے موجود ہین بخلاف حضرت عیسے کے کہ ان مین ایک ہی وجہ تشبیہ کی ہے اور یہہ بات معلوم ہے کہ عقلاً ترجیح مرجوح کی راجح پر ممنوع ہے یہہ جواب تو بفرض و تسلیم تہا ورنہ مروجہ انجیلون اور کتابون سے حضرات نصارا

کی یہہ بات ثابت ہے کہ عیسے علیہ السلام حضرت موسے کی شریعت کے تابع تھے
پس جب آپ تابع شریعت موسے ہین تو پہر کوی وجہ تشبیہ ان مین حضرت موسے
سے بنای گئی اور اس سے ثابت ہوا کہ عبارت اس بشارت کی ہرگز عیسے علیہ
السلام کے بارے مین واقع نہین ہے ۔ علاوہ اسکے یہہ ہے کہ حضرت موسی
علیہ السلام خدا کے بندے اور نبی مرسل تہے ۔ نہ کبہی انہون نے معاذ اللہ
دعوی الوہیت کیا نکوئی انکو خدا کہتا ہے بخلاف حضرت عیسے علیہ السلام کے
کہ اعتقاد مین حضرات نصارے کے وہ خدا ہین اور انکے زعم مین ۔
معاذ اللہ حضرت نے دعوی الوہیت کیا ہے ۔ پہر کیونکر عیسے علیہ السلام
حضرت موسے کے مانند اور مشابہ ہو سکتے ہین ۔ مرسِل بالکسر مرسَل بالفتح
سے کہین برابر ہوتا ہے خدا اور بندے مین کوی مقابلہ کر سکتا ہے ۔ مصرع
ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ۔ اعاذنا اللہ من الاعتقاد الباطل
تیسری وجہ حضرت عیسے کی شان مین اس بشارت کے نہونیکی یہہ ہے
کہ حضرت موسے نے فرمایا کہ میرے مانند ایک نبی کو خدا مقرر فرمائیگا ۔ اور
نصارے کے اعتقاد مین حضرت عیسے علیہ السلام خود خدا ہین جیسا کہ ابہی
بیان کیا گیا ہے ۔ موسی علیہ السلام نے یہہ تو نہین فرمایا کہ خود خدا نبی
مقرر کیا جائیگا پہر کیونکر وہ عبارت عیسے کی شان مین اور انکے حال کے مطابق
ہو سکتی ہے ۔ اے منصفو کہان نبی مانند موسے کے اور کہان خدا ۔ خدا کو
کوی کیونکر مقرر کر سکتا ہے اور نبوت پر مقرر کیا گیا کیونکر خدا ہو سکتا ہے بہر حال
اس وجہ سے باعتقاد نصارے صاف ظاہر ہے کہ یہہ عبارت موسی کی ہرگز شان مین

حضرت عیسے کے نہین ہے -

**چوتھی** وجہ یہہ ہے کہ موسے علیہ السلام نے اس عبارت مین فرمایا ہے (کہ جو شخص اس نبی کی نسنیگا وہ قوم مین سے ہلاک کیا جائیگا) یہہ کلام صحیح ہے وقوع جہاد اور اس نبی موعود کے مخالفین کے قتل ہونی مین - اور یہہ امر پیغمبران اولوالعزم مین بعد موسے کے خاص ہماری نبی کے لئے ہوا ہے کہ آپ مامور بجہاد تھے اور مخالفین حضرت کے ہلاک کئے جاتے تھے اور ہرگز یہہ بات حضرت عیسے علیہ السلام کے لئے حاصل نہین ہوی نہ آپ مامور بجہاد تھے اور نہ آپ کے مخالفین ہلاک کئے گئے مختصر یہہ ہے کہ منصفین اور صاحبان عقل سمجھ سکتے ہین کہ عبارت مذکورہ مخصوص نبی ہاشمی کی شان مین ہے اور حضرت موسے کلیم اللہ نے خاص ہمارے پیغمبر کے نسبت ان الفاظ مذکورہ سے پیشین گوئی فرمائی ہے اور آپ کی نبوتکی بشارت دی ہے -

جاننا چاہئے کہ اس بشارت مین موسے علیہ السلام سے نبی موعود کی جو تشبیہ دی گئی ہے اسمعقام پر رسالہ منظار الکلام مین ۲۳ وجہین بیان کی ہین جو ہمارے پیغمبر اور موسے علیہ السلام کے مشابہ ہونے پر دال ہین رسالہ مذکور چھپ چکا ہے شایقین ملاحظہ فرمائین -

**پانچوین بشارت** یوحنا کی انجیل کے چودوین باب مین حضرت عیسی کی زبانی مرقوم ہے (۳۰) بعد اسکے مین تم سے بہت کلام نکرونگا اسلئے کہ اس جہانکا سردار آتا ہے اور مجھ مین اسکی کوی چیز نہین - یہہ پیشین گوی بھی ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارےمین ہے

انجیل کی عبارت اسمقام پر یوں ہے ... من بعد لا اتکلم معکم کثیرا لان رئیس هذا العالم یاتی ولیس لی فیه شی

اسلئے کہ سید عالم آپ کا لقب مشہور ہے اور سوائے آپ کے کوئی سید عالم
نہین ہوا ہے مگر علما سے نصارے بوجہ تعصب کہتے ہین کہ مراد جہانکے سردار
سے شیطان ہے اور جواب اسکا یہہ ہے کہ بسبب کئی وجوہ کے ممکن
نہین کہ اس عبارت مین مراد آنیوالے سے شیطان لیا جائے ۔
اوّل یہہ کہ حضرت عیسے نے اس عبارت مین اس آنیوالیکو جہانکا سردار
فرمایا اور شیطان ملعون جو دشمن خدا اور رسول ہے کیونکر جہان کا سردار ہو سکتا
ہے اور کسطرح نبی معصوم اسے جہان کا سردار کہسکتے ہین ۔ حضرات نصارٰی
کو اتنا خیال نہین کہ کیونکر مسیح کی نسبت مین ایسا دعوی کرین جس سے اپنپر
ایک قباحت لازم ہو ۔ اور اعتراض کا موقع ملے افسوس ہے کہ تعصب بہت
بری چیز ہوتی ہے جس سے آدمی کو خیر و شر کا خیال نہین رہتا اور بے غور و تامل کے
بعض ایسے کلمات زبان سے کہتا ہے جس سے نتیجہ قبیح ہوتا ہے ۔
معاذ اللہ ۔ اتنا نہین
سمجھتے کہ شیطان لعین جہان کا سردار کیونکر ہوا اور کس دلیل سے کوئی
جہان کا سردار کہسکتا ہے ۔ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیم
دوسرے یہہ کہ عیسے علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جہان کا سردار آتا ہے
اور یہہ قول صریحًا کسی آنیوالیکے بارے مین ہے جو عیسے کے زمانے تک وہ
نہ آیا ہو اور آیندہ اسکے آنیکی امید ہو ۔ اور شیطان لعین گیا کہان تھا
جسکا آنا بیان کیا جا سے وہ تو آدم علیہ السلام کے وقت سے جہان مین
[illegible] عیسے علیہ السلام سے بہی اسنے ملاقات کی ہے چنانچہ

**مرقس** کی انجیل کے پہلے باب **اور متی** کی انجیل کے چوتھی باب مین اسکا حال لکھا ہے پھر کیونکر اسکے آنیکی امید دلائی جاتی ہے اور کیونکر ہوسکتا ہے کہ اسکے بارے مین عیسے فرمائین کہ جہان کا سردار آتا ہے اور اگر ایسا فرمائین تو قول آپ کا معاذ اللہ لغو اور باطل ہوگا۔ اور معلوم ہے کہ پیغمبر کا قول ہرگز لغو سے اور خلاف واقع نہین ہوسکتا پس اس سے ثابت ہے کہ مراد اس آنیوالے سے ہرگز شیطان نہین ہے —

**تیسرے** یہہ کہ حضرت عیسے نے جو فرمایا کہ بعد اسکے مین تم سے بہت کلام نکرونگا یہہ بہی دلیل ہے اس امر پر کہ مراد اس آنیوالے سے شیطان نہین ہے اسلئے کہ اگر مراد اس سے شیطان ہوتا تو آپکو کلام نہین کرنیکی کوئی وجہ نہ تہی بلکہ ضرور تہا کہ اس صورت مین آپ زیادہ کلام کرتے اور شیطان کے بہکانے سے بچاتے اور فرماتے کہ دیکہو شیطان آتا ہے تمکو بہکائیگا تم اسکے کہنے پر عمل نکرنا تم اسکی بات نسننا وغیرہ وغیرہ —

برخلاف اسکے آپ فرماتے ہین کہ بعد اسکے مین تم سے زیادہ کلام نکرونگا۔ پس اس قول سے حضرت کے صاف ظاہر ہے کہ مراد اس آنیوالے سے ہرگز شیطان نہین ہوسکتا بلکہ یہہ قول بہی اس پر دلالت کرتا ہے کہ وہ آنیوالے نبی ہاشمی ہین اسلئے کہ مطلب حضرت عیسے کا یہہ تہا کہ چونکہ جہانکا سردار آتا ہے وہ تمہین ہر طرحکی ہدایت کریگا اب مجہے زیادہ کلام کرنیکی ضرورت نہین ہے بہرحال صاف ظاہر ہے کہ یہہ کلام عیسے علیہ السلام کا بہی حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت مین واقع ہوا ہے اور آپہی کے بارہ مین مسیح نے

پیشین گوئی کی ہے بلکہ ہمارے پیغمبر کی افضلیت کا بھی اقرار فرمایا ہے چنانچہ جہان کے سردار کی لفظ جو آپنی فرمائی اس سے ظاہر ہے اور نیز جو آپنے فرمایا ہے کہ اسکے مجھمین کوئی چیز نہین یہہ کلام بھی ہماری پیغمبر کی فضلیت پر دلالت کرتا ہے یعنے جو بڑی صفتین اسمین ہین وہ اسی کے لئے خاص ہین وہ صفتین مجھمین نہین ہین جیسے مامور بجہاد ہونا خاتم المرسلین ہونا عالم علوم اولین و آخرین ہونا وغیرہ امور جو حضرت کے لئے خاص تہے - اور حضرت عیسے نے جو نفی تمام امور کی کی ہے وہ محمول علی المبالغہ ہے یا مراد اس سے جملہ خصایص نبی ہاشمی ہین یا مراد اس کلام سے یہہ ہے کہ کوئی کمال مجھسے اسکو نہ پہونچیگا اور کوئی فضیلت اسے مین نہ ہوگا میرے پاس اسکے لئے کوئی چیز نہین ہے بلکہ خدا کیطرف سے وہ جمیع صفات مین کامل ہوگا -

**چوتھی بشارت** یوحنا کی انجیل اصحاح رابع عشر یعنے چودوین باب مین مرقوم ہے (۱۶) وانا اطلب من الاب فیعطیکم فارقلیط آخر لیثبت معکم الی الابد یعنے مین اپنے پروردگار سے درخواست کرونگا اور وہ تمہین دوسرا تسلی دینے والا بخشیگا کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے اور اسی انجیل کے پندرہوین باب مین مرقوم ہے جسکا ترجمہ اردو مین یہہ ہے (۲۶) پر جب کہ وہ تسلی دینے والا جسے مین تمہارے لئے باپ کیطرف سے بھیجونگا یعنے روح حق جو باپ سے نکلتا ہے آوے تو وہ میرے لئے گواہی دیگا - اور اسی انجیل کے سولوین[16] باب مین ایک عبارت طویل مذکور ہے جسکا حاصل یہہ ہے عیسے فرماتے ہین کہ میرا جانا تمہارے لئے اچھا ہے

اسلیئے کہ اگر مین نجاؤن تو فارقلیط تمہارے پاس نہ آئیگا اگر مین جاؤن تو فار
قلیط کو بہیجدونگا اور وہ جب آئیگا تو عالم کے گناہ اور نیکی اور عدالت پر توبیخ
اور سرزنش کریگا - اور پہر تہوڑی عبارت کے بعد مذکور ہے کہ جب وہ روح
حق آئے تو وہ تمہین تمام راہ حق سکہلائیگا اسلیئے کہ وہ اپنی طرف سے کچہ
نکہیگا بلکہ جو کچہ سنیگا وہ بیان کریگا اور تمہین آئندہ کی خبر دیگا اور میری تعریف
کریگا انتہے موضع الحاجہ - منصفین ملاحظہ فرمائین کہ عیسے علیہ السّلام نے اس
عبارت مین کن صاف الفاظون سے حضرت خاتم المرسلین کی بشارت دی ہے
کہ کسیطرح شک کا مقام نہین ہے کئی وجوہ سے ثابت ہوتا ہے کہ یہہ پیشین
گوہی خاص حضرت نبی ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہ کے بارہین تہی —

**پہلی وجہ** یہہ ہے کہ حضرت عیسے نے فرمایا کہ میرے بعد فارقلیط آئیگا اور
فارقلیط نام ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کا ہے اور معنی بہی فارقلیط کے تسلی
دینے والا اور شفاعت کرنیوالا یا برگزیدہ اور بتعریف کیا ہوا ہے جو بصورت
ہمارے حضرت کے نامونکے مطابق ہے اسلئے کہ حضرتکا نام محمد مصطفے اور
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم اور شفیع المذنبین ورحمۃ العالمین اور بشیر ہے

**دوسری وجہ** یہہ ہے کہ عیسے نے فرمایا ہے کہ وہ تمہارے ساتہہ ہمیشہ
رہیگا یہہ امر بہی صریح ہے حضرت کی بشارت مین اسلئے کہ آپ خاتم المرسلین ہین
اور دین آپ کا قیامت تک باقی ہے اور یہی مراد ہمیشہ ساتہہ رہنے سے ہے
کہ علم اور شریعت آپ کی ہمیشہ ہمارے ساتہہ ہے اور تا قیامت باقی ہے
اور کوہی اسے منسوخ اور اسکی ترمیم نکریگا -

**تیسری وجہ** یہہ ہے کہ عیسے نے فرمایا ہے کہ وہ میرے لئے گواہی دیگا اور میری تعریف کریگا۔ اور معلوم ہے کہ ہمارے پیغمبر نے عیسے کے نبوت کی گواہی دی ہے اور انکی تعریف فرمائی ہے۔

**چوتھی وجہ** یہہ ہے کہ عیسے نے فرمایا کہ جب وہ آیگا تو جہانکی توبیخ اور سرزنش کریگا۔ اور یہہ معلوم ہے کہ حضرت خاتم المرسلین نے کفار اور فساق کو بی انتہا سزائین دی ہین اور تلوار اور زبانسے انکی بہت سرزنش کی ہین۔

**پانچوین وجہ** یہہ ہے کہ عیسے نے ارشاد فرمایا کہ وہ اپنی طرف سے کچھ نکہیگا بلکہ جو سنے گا وہ کہیگا یہہ کلام بالکل ترجمہ قول خداوند عالم کا ہے جو شان ہین ہمارے پیغمبر کے وارد ہوا ہے چنانچہ قران شریف مین موجود ہے وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوَیٰ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی حاصل ترجمہ یہہ ہے کہ یہہ نبی کوی بات اپنی خواہش سے نہین کہتا ہے جو کہتا ہے وہ وحی کے موافق کہتا ہے پس مصنفین اس آیت شریف کے مضمون کو عیسے کے کلام سے تطابق کرین اور انصاف فرمائین کہ کسطرح سے عیسے علیہ السلام نے نبی ہاشمی کی صفت واقعی بیان فرمائی ہے اور آپ کی بشارت دی ہے کہ کسیطرح کا فرق نہین ہے

**چھٹی وجہ** یہہ ہے کہ عیسے نے فرمایا ہے کہ وہ تمہین آیندہ کی خبر دیگا اس سے بھی بالکل ظاہر ہے کہ مراد اس سے ہمارے پیغمبر ہین اسلئے کہ جتنی خبرین آیندہ ہماری پیغمبر نے بیان فرمائی ہین اتنی خبرین کسی نے بیان نہین کین چنانچہ اسکا حال انشاء اللہ تعالی معجزاتکے بیان مین کیا جائیگا۔ بہرحال یہہ عبارت ملاحظ فرماکر صاحب عقل و فہم صاف کہینگے کہ یہہ بشارت حضرت محمد مصطفے

صلی اللہ

صلے اللہ علیہ وآلہ کے بار میں ہے اور بالیقین اس سے نبوت آپکی ثابت ہوتی ہے
مگر حیرت ہے حضرات نصارے کی عقل سے کہ وہ کہتے ہین کہ یہہ فارقلیط جسکو
روح حق اور روح قدس بہی کہا گیا ہے وہ تیسرا خدا ہے جو باپ اور بیٹے سے
نکلا اور ہم مین اگر رہا اور نزول اسکا اسطرح ہوا کہ بعد علیسے کے ایک مرتبہ ایک
جگہہ حواری جمع تہے کہ یکایک آسمانسے کچہ چنگاریان اترین اور حواریون پر گرین
وہ چنگاریان نہ تہین بلکہ وہی روح قدس اور فارقلیط تہا کہ حواری اس سے
معمور ہوگئے ۔ بندہ کہتا ہے کہ علمای نصاری کی فراست سے نہایت
تعجب اور بہت افسوس ہے کہ ایسی وہمی اور خیالی ایک باتسے چاہتے ہین کہ اس
عمدہ بشارت کے تاویل کرین مگر یہہ نہین جانتے کہ عاقل کب ایسی وہمی باتونکو
مانیگا اور کب ایسی خیالی امور کا اعتقاد رکہیگا ای یارو حضرت علیسے کے ارشاد
فرمانے سے تو یہہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ چاہئے ایک شخص ظاہر مین
موجود ہو ۔ اور راہ حق کیطرف وہ ہدایت کرے عیسے کی تصدیق اور توصیف
فرمائے مخالفین کی توبیخ اور سرزنش کرے ۔ اپنی طرف سے کوئی بات نکہی
ہو سنے وہ بیان کرے ۔ غیب کی خبرین دے ۔ جہان کا سردار ہو ۔
بہلا کہین اس وہمی اور خیالی روح مین یہہ صفتین پائی جاتی ہین ان چنگاریونمین
کہان ان امور کی قابلیت ہے اور کب ان چنگاریون نے یا اس وہمی روح نے
راہ حق کیطرف ہدایت کی اور علیسے کی توصیف کی تہی اور کہان اس سے جہانکے
سرزنش عمل مین آئی اور کونسی بات اسنی سنی ہوئی کہی اور کس زمانہ مین اور
کسکو غیب کی خبر دی ۔ اور سوائے ان تمام امور کے موافق قول علیسے علیہ السلام

ضرور ہے کہ وہ فارقلیط ابد الآباد اہل حق کے ساتھ رہے پس حضرات نصاری
فرمائیں کہ وہ فارقلیط اب کہان گیا اور اگر کہین اب بھی موجود ہے تو ہم کہتے
ہین کہ بسم اللہ ایک معجزہ ہمیں حضرات نصاری دکھلاوین کہ جس سے تمام
نزاع طے ہو جاے اور کل جھگڑا مٹجائے ۔ حال یہہ ہے کہ یہہ امر انسے قیامت
تک ممکن نہین ہے ۔ مختصر یہہ ہے کہ وہ شئے وہی جسے حضرات نصاری تیسرا
خدا کہتے ہین اور نام اسکا روح القدس بتاتے ہین اور معتقد ہین کہ وہی فارقلیط
ہے ایسی ہے جسکا وجود خارج مین نہین ہوا اور اسنے ظاہر مین وقوع نہین کیا
اور نہ اسکے افعال اور آثار ایسے ہین جو اسکی ذات پر دلالت کرین اور نہ اس خیالی
شئے نے کبھی کسی کو راہ راست کیطرف ہدایت کی اور نہ کبھی عیسے علیہ السلام کی
تصدیق کی اور نہ اس سے کیسکی سرزنش اور توبیخ عمل مین آئی اور نہ اسنے خدا سے
سنی ہوی بات کہی اور نہ کوی غیب کی خبر دی اور نہ وہ جہانکی سردار ہوی
اور نہ وہ ابتک کسی کے ساتھہ ہے توبس معلوم ہوا کہ وہ خیالی شئے ہرگز مصداق
مسیح کی بشارت کے نہین ہوسکتی اور ہرگز اس شئے وہمی کو فارقلیط نہین کہہ سکتے
بلکہ حضرت عیسے علیہ السلام کی بشارت کے مصداق بلا شک وشبہ حضرت خاتم
المرسلین ہین کہ تمام اوصاف جو عیسے نے بیان کئے ہین وہ انحضرت مین موجود
ہین اور فارقلیط بہی آپہی کا نام ہے اور روح حق اور روح قدس سے بہی مراد
آپہی ہین ۔ اب چاہئے کہ حضرات نصاری تعصب قلبی کو دور کر کے بچشم
حق بین ان تمام بشارات کو ملاحظہ فرمائین اور حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ
کی نبوت کی تصدیق کرین اور آپ پر ایمان لائین تا راہ نجات حاصل ہو ۔

درہ خونریز

ورنہ حضرت موسے اور عیسے اور دوسرے انبیا علیہم السلام کے اقوال کو
جھٹلانا ہوگا اور کتب مذکورہ کی جنکی تصدیق آپ لوگون کا جزء ایمان ہے
آپ کو تکذیب کرنی ہوگی - اسصورتمین اس مصرع کا مضمون موافق آپ کے
حال کے ہوگا ع نہ خداہی ملا نہ وصال صنم ÷ نہ ادہر کے ہوی نہ اودہر کے ہوی
**تیسری دلیل** حضرت کی نبوت پر معجزات ہین جو آپ نے ظاہر فرمائے ہین
اور چونکہ ضرور ہے کہ تمام انبیا کے پاس انکی نبوتکے ثبوت کیلئے کوی نشانی
موجود ہو اور انکے دعوےکی سچائی کے واسطے کوی دلیل ظاہر ہو اسی لئے
خلاق عالم نے اپنے انبیا کو معجزے عنایت فرمائے ہین کہ انسے ثبوت انکی
حقیقت کا ہوتا ہے - اور جسقدر معجزات ہمارے پیغمبر کو خدای قدیر نے
عطا کئے ہین اتنے معجزے کسی نبی کو عطا نہین ہوے - بلکہ وہ جناب
خاتم المرسلین اور افضل انبیا تہے اسلئے اللہ تعالے نے اپکو ہر طرح کی قدرت
دی ہتی اور بہت سے معجزات سے اپکو سرفراز فرمایا تہا - جاننا چاہیئے کہ
ثبوت ان معجزات کا تواتر سے ہے - اور معلوم ہی کہ تواتر سے قطع اور
یقین ہر خبر کا حاصل ہوتا ہے اور کوی شخص عاقل تواتر کا انکار نہین کرسکتا
اور اگر کوی انکار کری تو بلاشبہ وہ گروہ عقل سے خارج ہوگا اسلئے کہ
ایک یقینی اور بدیہی اور قطعی امر کا انکار کرتا ہے اور قطعًا معلوم اور ثابت
ہے کہ یقینیات چہہ چیزین ہین — اول اولیات دوسری مشاہدات
تیسری متواترات چوتہی حدسیات - پانچوین تجربیات چہٹے وہ قضایا
جنکا قیاس انکے ساتہہ ہو چنانچہ کتب معقول ہین انکا بیان موجود ہے

بہر حال کوئی عاقل تواتر کا انکار نہین کر سکتا اور اگر نصارے تواتر کا
انکار کرین تو بقطع نظر اسبات کے کہ یہہ لوگ بیعقل ٹہرین ایک اور
مشکل یہہ درپیش ہوگی کہ یہہ لوگ پہر کسیطرح سے معجزات حضرت عیسے
علیہ السلام کے اور حقیت آپکی منکرین پر یعنے یہودیون اور آتش پرستون
اور بت پرستون وغیرہ ہم پر ثابت نہین کر سکینگے - بہر حال جس طرحسے
یہہ لوگ معجزے مسیح علیہ السلام کے انکے منکرین پر ثابت کرینگے اسے
طرح ہم بہی معجزات جناب سرور کائنات علیہ التحیات کے ان پر ثابت
کر دینگے - اور ہمنے تو بغیر معجزات کے بہی فقط دلیل عقلی سے اور بشارتون
سے انبیائے سلف کے حقیت آنحضرت کی ثابت کر دی ہے - اگر حضرات
نصارے معجزات مین تواتر کو نمانئین تو ہمارا کوئی ضرر نہین ہے مگر انہین
کو بڑا ضرر اور نقصان ہوگا کہ انکے پاس ثبوت معجزات عیسے علیہ السلام کے
لئے بغیر تواتر کے اور کوئی چارہ نہین ہے - اور ہم سوائے دلیل عقلی
اور بشارات انبیا کے اور تواتر معجزات کے ایک اور دلیل قطعی سے اپنی
پیمبر کی حقیت ثابت کر سکتے ہین جسکا انکار کوئی نہین کر سکتا اور وہ
دلیل معجزۂ قرآنی ہی کہ جسکا مشاہدہ ہر وقت ممکن ہے اور وہ معجزہ
قیامت تک باقی رہیگا - چنانچہ ذکر اسکا مختصر بتفصیل سے عنقریب آتا ہے
انشاء اللہ تعالے الحاصل تواتر وہ شئے ہے کہ کوئی عاقل اسکی حجت کا
انکار نہین کر سکتا اور حجیت اسکی بدیہی ہے اور تواتر دو قسم پر ہی ایک تواتر
باللفظ دوسری تواتر بالمعنے - تواتر باللفظ دنیا مین بہت کم ہی مگر تواتر

بالمعنی اکثر ہے اور تواتر بالمعنی بھی دو طرح پر ہے اوّل یہہ کہ ایک خبر کو بہت سے آدمی اسطرح بیان
کریں کہ اس بیان میں ہرچند الفاظ مختلف ہوں مگر اصل مطلب اور حال ایک ہی ہو جیسے شہادت
امام حسین علیہ السلام کی حکم سے یزید اور عبد اللہ بن زیاد کے اور مباہلہ سے انکار کرکے صلح
کرنا نجران کے انگریزونکا خطاب رسالتمآب سے اور جزیہ قبول کرنا اور توڑ دینا حضرت امیر کا
خیبر کے دروازے کو حالانکہ وہ کئی ہزار من کا تھا اسیطرح اور اخبار متواترہ کہ جنمیں ہرچند راویونکے
الفاظ مختلف ہیں مگر اصل مضمون اور حال ایک ہی ہے، دوسرے یہہ ہے کہ اگر قصے ایک ادمی
اکثر آدمی بیان کریں اور ہر قصہ دوسرے سے مختلف ہو مگر تمام قصے متعلق ایک ہی صفت سے ہوں
اسصورت میں اس صفت کا یقین ہوجاتا ہے ہرچند ہر قصہ کا نفس یقینی نہو جیسے ایک شخص
کہا کہ رستم نے اکوان دیو کو مارا اور دوسرے نے خبر دی کہ رستم نے اشکبوس کشانی کو قتل کیا اور تیسرے نے
روایت کی کہ رستم افراسیاب پر غالب ہوا اور کسی نے کہا کہ رستم نے مازندران کو فتح کیا
اسیطرح کئے قصے مجملاً اسکی شجاعت کے کئی لوگوں نے بیان کئی تو ہمیں معلوم ہوا کہ رستم
مرد شجیع تھا پس تواتر کی اس قسم سے بھی بہت سے امور ثابت ہوتے ہیں اور معلوم ہوتے ہیں جب
ناظرین کو تعریف تواتر کی معلوم ہوئی تو اب جاننا چاہئے کہ بہت سے معجزات حضرت
سرور کائنات علیہ و آلہ الصلوات کے تواتر سے ثابت ہیں اگر اس مقام پر کل معجزات جنابکے
بیان کئے جائیں تو یہہ کتاب تمام ہونے سے رہجائے اسلئے کہ ایک علیحدہ کتاب فقط
حضرت کے معجزات بیان کرنیکے لئے چاہئے بلکہ پوری معجزات ایک جلد میں درج نہیں ہوسکتے ہیں
اگر کسی کو منظور ہو کہ اکثر معجزات حضرت کے مع اسناد واقف ہو تو وہ کتاب مطالب بحار الانوار
وغیرہ ملاحظہ فرمائے اور بہت سے معجزے حضرت کے بالتفصیل بعنوان مجمل ہمنے انکا اشارہ کرکے
حیات القلوب میں جو علامہ مجلسی کی تصنیف ہے انمیں لکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ فلاں معجزہ تواتر

سے ہے اور فلان احادیث سے اور کتاب معارج النبوۃ اور شواہد النبوۃ مین بھی بلا تعریض اسناد حضرتکے معجزات بیان کئے گئے مین منجملہ یہان بنظر اختصار چند معجزونکے ذکر مجمل پر اکتفا کرتا ہے پہلا معجزہ آنحضرتکا قران مجید اور فرقان حمید ہے جو متواتر ترین اور عمدہ ترین معجزات ہے اور ہر وقت اسکا مشاہدہ ممکن ہے اور قران شریف کے سوا جتنے معجزے ہمارے نبی یا اور انبیا کے تھے سب انکے ساتھ تھے جب وہ انتقال کر گئے تو انکے ساتھ انکے معجزے بھی گئے اب کسی شخصکو معجزات کا مشاہدہ ممکن نہین ہے لاکن چونکہ ہمارے پیغمبر کا دین قیامت تک باقی رہیگا اور آپکو اللہ تعالے نے خاتم المرسلین بنایا ہے اسلئے خلاق عالم نے ایک معجزہ آپکو ایسا عطا فرمایا کہ وہ بھی قیامت تک باقی رہے اور جو چاہے اسمعجزہکو دیکھ سکے جاننا چاہیے کہ اوسبحانہ تعالے نے قران شریف کو اسواسطے معجزہ جناب رسالتمآب کا مقرر فرمایا ہے کہ ہمیشہ عمدہ معجزے انبیا کے مشابہ ایسے افعال کے ہوتے تھے جن افعال مین ان انبیا کے زمانیکے آدمیونکی مہارت ہو چنانچہ حضرت موسی کلیم اللہ ع کے عہد مین جادو کا رواج تہا اور اسوقت بڑی بڑی جادوگر موجود تھے اور اپنے جادو سے سانپ وغیرہ بناتے تھے حق تعالے نے معجزہ ید بیضا اور اژدہے کا موسی کو مرحمت کیا کہ تمام ساحر اس سے مغلوب اور عاجز ہوئے اور زمانہ مین حضرت عیسے روح اللہ کے بہت سے طبیب حاذق مثل جالینوس وغیرہ کے موجود تھے اور طبابت کے فن مین کمال رکھتے تھے اللہ تعالے نے حضرت عیسے کو ایسا معجزہ عطا فرمایا کہ ظاہرا مشابہ طبیبونکے افعال سے تہا لاکن طبیب اسپر قدرت نہین رکھتے تھے جیسے مبروص اور مجذوم کو شفا دینا مادر زاد اندھیکو بینا کرنا مردیکو جلانا پس اسیطرح جب حضرت محمد مصطفے صلعم عرب مین مبعوث ہوے تو اس زمانہ مین بڑی فضیلت عبارت فصیح و بلیغ کے لکہنے اور اشعار ابدار کے تصنیف کرنیمین تھی اور ہر طرف اسکی شہرت تھی یہانتک کہ بڑے بڑے فصحای عرب اکثر عبارتین فصیحہ اور انشا بلیغہ لکہکر کعبے مین لٹکاتے تھے

اور سب آپسمین فخر و مباہات کرتے تہے اسلئے خداوند عالم نے قرآن شریف کو آنحضرت پر نازل فرمایا اور اسکو
اسقدر فصیح اور بلیغ تر تمام کلاموں سے کیا کہ کوئی شخص بہتر اسسے یا مثل اسکے نہین لاسکتا اور اسکو
معجزہ اپنے حبیب کا مقرر فرمایا چنانچہ جب حضرت نے انکو فصحای عرب کے روبرو تلاوت فرمایا اور
ارشاد کیا کہ یہہ کلام خدای پاک کا ہی جو مجہپر نازل ہوا اگر تمکو میری نبوت و حقیقت مین شک
ہو تو مثل اس قرآن کا لکہ لاؤ اور ہرگز نہین لاسکتے ہو پس تمام فصحای عرب عاجز ہوی اور مثل
قرآن مجید کا نلاسکے بعد اسکے حضرت نے فرمایا کہ اگر تمسے مثل پوری قرآن کا نہین ہوسکتا ہے تو
دس سورے مثل سورہای قرآنکے لکہکر لاو جب وہ لوگ اسسے بہی عاجز ہوے تو ارشاد فرمایا کہ اگر دس مثل
سورے بہی نہین ہوسکتے ہین تو ایک ہی سورہ مثل سورہ قرآن کے لاو مگر تمام عرب اسسے بہی
عاجز ہوی اور ایک سورہ بہی انسے نہوسکا پس یقین ہوا کہ یہہ کلام خداے علام کا اور معجزہ
نبی عربی ہاشمی کا ہے۔ چنانچہ خود خدای متعال ارشاد فرماتا ہے قل لئن اجتمعت الانس و الجن
علی ان یاتوا بمثل هذا القرآن لا یاتون بمثله ولو کان بعضهم لبعض ظهیرا یعنی یہہ
تو ای نبی کہ اگر تمام انس و جن جمع ہون اس امر پر کہ مثل اس قرآن کا لائین تو نہین لاسکینگے
مثل اسکا ہرچند بعض انکے مددگار بعض کے ہون اور دوسرے مقام پر فرماتا ہے ام یقولون
افتریه قل فاتوا بعشر سور مثله مفتریات وادعوا من استطعتم من دون الله
ان کنتم صادقین فان لم یستجیبوا لکم فاعلموا انما انزل بعلم الله یعنی کیا وہ کفار
کہتے ہین کہ خود محمد نے یہہ قرآن بنایا ہے تو انسے ای رسول کہدے کہ تم دس سورے مثل اسکے
بناکے لاو اور جسکو اپنی مدد کے لئے بلاسکتے ہو بلاؤ بغیر خدا کے اگر تم راست گو ہو پس اگر
ای مسلمانو تمہاری سوال کو انہون نے قبول نکیا یعنے دس سورے نلاسکے تو تم جانلو کہ وہ علم
الہی سے نازل کیا گیا ہے اور پہر حقتعالی کفار سے خطاب کرکے فرماتا ہے وان کنتم فی ریب مما

نزلنا علیٰ عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شہداءکم من دون اللہ ان کنتم
صادقین فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودہا الناس والحجارۃ
اعدت للکافرین یعنی اگر تم شک مین ہو قیمت سے اُس چیز کی جسے ہمنے اپنے بندے پر
نازل کیا ہے تو ایک سورہ مثل اسکے لاؤ اور اپنی مدد کے لیے بلاؤ ان لوگونکو جو تمہاری
جانب ہین بغیر خدا کے اور اگر تمنے ایسا نکیا یعنے مثل ایک سورہ کے نلا سکے اور ہرگز نہین لاسکتے ہو
پس بچو اُس آتش دوزخ سے کہ لکڑیان اُسکی آدمی اور پتھر ہین جو آگ کافرونکے لئے مہیا کی ہوئی ہے
اب ای منصفین اور ای طالبین حق ذرا غور فرماؤ اور نظر انصاف سے ملاحظہ کرو کہ حضرت خاتم المرسلین
کے زمانہ مین اور حضرت کے بعد بعض فصحا اور بلغا بہت موجود تھے چنانچہ یہہ امر ظاہر ہے اور اگر اُسکا
پس اگر مثل قران کا لانا انسے ممکن ہوتا تو کسلیے مشقت جنگ و جدال کی اور ہلاکتین اقربا و احباب کی اور
نقصان دولت و اسباب کا اور قید ہونا اہل و عیال کا اختیار کرتے اور کسواسطے الیسی ذلت و خواری
اور بیعزتی اور جلاوطنی کو [illegible] اور انکے سوا علمای یہود و نصاری اسزمانہ مین بہت موجود
ہین مگر کوئی جواب قران مجید کا نلا سکا اور اس معجزہ کو باطل نکر سکا اور تا قیامت تک کوئی باطل
کر سکیگا پس اس سے بلا شک و شبہ معلوم اور ثابت ہوا کہ قران مجید آدمی کا کلام نہین ہے یقینا کلام
الہی اور منزل من اللہ ہے اور معجزہ حضرت خاتم المرسلین کا ہے جاننا چاہیے کہ اعجاز قران شریف
کئی وجوہ سے ہے بندہ مجملا ان وجوہ کو بیان کرتا ہے اول بسبب فصاحت و بلاغت کے دوسرے
بسبب نادر اسلوب کے تیسرے بسبب اسکے کہ کسی سے اسکا جواب لکھنا ممکن نہین ہوتا چوتھے بسبب عدم اختلاف
کے پانچوین بسبب مشتمل ہونے اسکے معارف الٰہی سے جسوقت کہ سبب علم مفقود تھا چھٹے بسبب مشتمل
ہونے اسکے آداب کریمہ اور شرایع مستقیمہ پر ساتوین بسبب مشتمل ہونے اسکے قصص انبیا پر کہ اہل یمن و اہل
قریش اس علم سے بالکل جاہل تھے اٹھوین بسبب اسکے خاصیتونکے کہ شفا تمام دردہای جسمانی و روحانی

کی آیات قرآنیہ مین ہے یون بسبب مشتمل ہونے اسکے اخبار غیب پر کہ کثرت سے اخبار غیب اور وہ امور جو کفار اپنے
گھرون مین پوشیدہ کرتے تھے خداوند عالم بذریعہ آیات قرآنی اور وحی کے ان امور سے اپنے پیغمبر کو آگاہ کرتا تھا اور وہ جو
قرآن مین موجود ہین اور انکے موافق ظاہر ہوتا تھا تفصیل ان امور کی حیات القلوب اور تفاسیر مین موجود ہے جو
شخص چاہے ان کتابونکو ملاحظہ فرمائے اور سوائے قرآن شریف کے اور معجزات حضرت سرور کائنات کے کئی قسم پر ہین
پہلی قسم مین وہ معجزے ہین جو حضرت کی ولادت کے وقت ظاہر ہوے ہین چنانچہ ہمارے علماء نے اسناد کثیرہ
سے نقل کی ہے کہ جب آپ پیدا ہوے تو جتنے بت مکے مین اور خانہ کعبہ مین تھے سب منہ کے بہل گر پڑے اور طاق
کسرے کہ بادشاہ عجم نے نہایت استحکام سے بنایا تھا لرز گیا چودہ کنگرے اسکے ٹوٹکے گر گئے زمین پر اور وہ طاق
تک شق ہو گیا علامہ مجلسی فرماتے ہین کہ وہ ابھی تک اسی شکستگی پر باقی ہے اور بغیر اس شکستگی کے اور کوئی
شکست اسمین نہین آئی۔ اور تالاب ساوہ کا کہ لوگ اسکا پوجا کرتے تھے سوکھ گیا اور وہ ایسے دریا
کا سا تھا خشک پڑا ہے اور آتشکدہ فارس کا کہ ہزار برس سے روشن تھا اسکی پرستش کیجاتی تھی سرد
ہو گیا اسکے سوا بہت سے معجزات حضرت کی ولادت کے وقت ظاہر ہوے ہین دوسری قسم مین وہ معجزے
ہین جو اعضاے مبارک سے ظاہر ہوے ہین وہ کئی معجزے ہین اول یہہ کہ حضرت کی پیشانی سے مثل
[illegible] کے نور ساطع تھا اور کبھی انکو آپ پشت مبارک ملاحظہ فرماتے تھے تو سوراخ انگلیان مثل سوئی کے [illegible] ہو
جاتی تھین دوسرے یہ کہ حضرت کے جسم مین اسقدر خوشبو تھی کہ جب آپ کسی راہ سے گذرتے تھے
تو دو دو روز تک وہ راہ معطر رہتی تھی اور جب آپ نہین کلی کرتے تھے تو وہ پانی مثل مشک کے
خوشبو ہو جاتا تھا۔ تیسرے یہ کہ جسم مبارک کے لیے حضرت کے سایہ نہ تھا اور جب آپ دھوپ مین نکلتے تھے
ابر آپ پر سایہ ڈالتا تھا اور جہان تشریف لیجاتے تھے ابر بھی ساتھ رہتا تھا چوتھے یہ کہ ہر چند
حضرت کا قد مبارک بہت طویل نہ تھا مگر جس گروہ مین آپ کھڑے ہوتے تھے سب سے اونچے نظر آتے تھے پانچوین
یہہ کہ کوئی جانور حضرت کے سر پر سے اڑ کر نہ جاتا تھا اور مکھی وغیرہ انکے جسم پر نہین بیٹھتی تھی چھٹے یہہ کہ ضعف [illegible]

آپ ملاحظ فرماتے تھے ساتوین یہہ کہ خواب اور بیداری آپ کی یکسان تہی آٹھوین یہہ کہ جس چاہ مین آپنے
تہوک دیا وہ چاہ پانی سے بہر گیا اور پانی اسکا شیرین اور پر برکت ہوگیا اسیطرح جس کہانے مین آپکا ہاتہہ
پہونچتا تہا اسمین برکت ہوتی تہی چنانچہ ایک گوسپند اور ساڑھے تین سیر آٹے سے جابر بن عبداللہ
انصاری رضی اللہ عنہ کی مہمانی مین آپنے ساتہہ سو آدمیونکو سیر فرمایا اسیطرح کئی مرتبہ ہوا ہے نوین یہہ کہ
تمام زبانین آپ سمجہتے تہے اور ہر زبان مین بات کر سکتے تہے دسوین یہہ کہ مہر نبوت آپکی پشت مبارک
پر تہی جو مثل آفتاب کے روشن تہی گیارہوین یہہ کہ آپکی انگلیونسے اسقدر پانی جاری ہوا کہ جماعت کثیر سیراب ہوئی
بارہوین یہہ کہ آپ ختنہ کئے ہوے اور ناف بریدہ اور تمام آلایش سے پاک پیدا ہوے اور جب پیدا ہوے تو آپکے
جسم مبارک سے ایک خوشبو زیادہ مشک سے ہر طرف پہیل گئی اور ایک نور آپکے روی منور سے ایسا ساطع ہوا
کہ تمام جہان اس سے پر نور ہوگیا تیرہوین یہہ کہ آپ جس جانور پر سوار ہوتے تہے وہ ہرگز ضعیف اور کم طاقت
نہین ہوتا تہا چودہوین یہہ کہ کبہی ایسا ہوتا تہا کہ زمین نرم پر آپ چلتے تہے اور قدم مبارک کا نشان
اسپر نہ پڑتا تہا اور کبہی سنگ سخت پر چلتے تہے اور اسپر نشان پڑجاتا تہا تیسری قسم مین وہ معجزے
ہین جو آسمانی اشیا سے ظاہر ہوے ہین انمین سے پہلا معجزہ شق القمر کا ہے اور ثبوت اسکا قران مجید اور
اخبار کثیرہ سے ہوا ہے چنانچہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے اقتربت الساعۃ وانشق القمر وان یروا آیۃ
یعرضوا ویقولوا سحر مستمر یعنے نزدیک آئی قیامت اور شق ہوا چاند اور جب دیکہتے ہین وہ کافر
کسی نشانی کو (کہ وہ معجزہ ہے جو پیغمبر کے ہاتہہ پر جاری ہوا ہے ) تو منہہ پہیر لیتے ہین اور کہتے ہین کہ یہہ
جادو ہے مستمر یعنے ہمیشہ رہنے والا یا مضبوط اور مستحکم پس اس سے معلوم ہوا کہ قران شریف مین بہی
یہہ قصہ موجود ہے اور ظاہر ہے کہ اگر حقیقت مین شق القمر واقع نہوتا تو ضرور تمام کفار پیغمبر خدا
پر طعن کرتے اور کہتے کہ (معاذ اللہ) باوجود دروغ گوئی کے آپ دعوی نبوت کرتے ہین اور کہتے
کہ کس روز شق القمر واقع ہوا ہے جو آپنے اس خبر بے اصل کو قرآن مین داخل کرکے اسے کلام خدا مقرر فرمایا

اور مسلمان بہی یہہ کلام کفار کا سنکر بلکہ خود متنبہ ہوکر اسلام سے دست بردار ہونے اور
یہہ بات تمام عالم مین مشہور ہو جاتی کہ ایک شخص دعوی نبوت کیا تہا مگر جب فلان جہوٹ
بات اسنے زبان پر جاری کی اور قرآن مین اسے درج کیا کہ جسکا اثر کہین نہ تہا تو سب اس سے
پہر گئے اور کفار کی محبت سے پہر غالب آگئی۔ مگر جب کسی نے اس خبر عظیم کا انکار نہین کیا اور
معترض نہین ہوے اور قرآن شریف برابر سننے اور پڑہتے رہے تو ثابت ہوا کہ بیشک
یہہ معجزہ واقع ہوا ہے۔ اور کوی اسکا انکار نہین کرسکتا۔ مگر اب بعض وہ لوگ جو کم عقل اور
متعصب ہین بعض شبہات بیان کرکے اس معجزہ کا انکار کرتے ہین اور آیت شریفہ کی تاویل کرکے
کہتے ہین کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ کے زمانہ مین چاند شق نہین ہوا تہا بلکہ آیندہ قیامت
مین شق ہوگا۔ جواب انکے قول کا دو وجہ سے ہے اول یہہ کہ جب تواتر اور اجماع سے اہل اسلام
کے یہہ معجزہ ثابت ہے تو پہر کسی شک وشبہ سے اسکا ثبوت اٹہہ نہین سکتا اور تواتر باطل
نہین ہوسکتا۔ دوسرے یہہ کہ تاویل آیت کی ہرگز درست نہین ہے اور اس آیت سے
روز قیامت مین شق ہونا چاند کا ہرگز مراد نہین ہوسکتا دو وجہ سے اول یہہ کہ انشق ماضی
کا صیغہ ہے اور وہ زمانہ گذشتہ کے لئے موضوع ہے پہر اس سے زمانہ آیندہ مراد لینا کیونکر
جایز ہوگا۔ دوسرے یہہ کہ جو کلام خدا نے علاوہ معجزے کے بعد فرمایا ہے اس سے صاف
ظاہر اور روشن ہے کہ یہہ ذکر حضرت کے معجزہ کا ہے چنانچہ حق تعالے نے فرمایا ہے وان
یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر یعنی جب کفار کوئی نشانی دیکہتے ہین تو
منہ پہیر لیتے ہین اور کہتے ہین کہ جادو ہے مستمر ہے۔ اب مین حضرات منصفین سے
پوچہتا ہون کہ یہہ وہ کونسی نشانی تہی جسے دیکہکر کفار نے منہ پہیر لیا تہا اور اسی کو جادو
مستمر کہتے تہے پس وہ یہی ہے مگر معجزہ شق القمر کا کہ اسی خبر کی ذکر کے بعد بلا فاصلہ

اللہ تعالیٰ نے یہہ کلام ارشاد فرمایا ہے - اور سوا اس معجزہ کے اور معجزے بھی ضمناً
اس آیت سے ثابت ہوتے ہین اسلئے کہ آیہ شریفہ مین **یعرضوا** و **یقولوا** صیغہ ہا
مضارع ہین کہ تجدد اور حدوث پر دلالت کرتے ہین پس اس سے معلوم ہوا کہ ان **کفار** کا ہمیشہ
یہی حال تہا کہ معجزات کو حضرت کے دیکہکر کہتے تہے کہ یہہ جادو ہین - اور اصل **قصہ شق القمر**
کا یہہ ہے کہ ایک وقت کفار قریش نے آپسمین کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو جادو
کر دیا ہے اور اسکی تدبیر ہمسے کچہہ نہین ہو سکتی اب کیا کیا جائے بعض نے اینمین سے جواب دیا
کہ آسمان پر کسی کا جادو چل نہین سکتا ہے پس اب محمد صلعم کے پاس چلکر اس سے سوال کرنا
چاہئے کہ کوئی معجزہ آسمان پر دکہائے پس یہہ مشورہ کر کے سب اٹہے اور حضرت
کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کی یا محمد صلعم اگر آپ دعوی نبوت کا کرتے ہین تو آسمان پر
کوئی معجزہ دیکہلائے اسلئے کہ آسمان پر کسی کا جادو نہین چلسکتا ہے حضرت نے فرمایا کہ
یہہ چودہوین رات ہے اور ماہ کامل ہے اگر تم کہو تو چاند مین معجزہ دکہلاتا ہون سب کہنے لگے
ہو سے حضرت نے انگشت مبارک سے چاند کیطرف اشارہ کیا بمجرد اشارہ کے چاند دو ٹکڑے
ہوگیا کافرون نے یہہ دیکہہ کر عرض کی کہ یہہ دونون ٹکڑے چاند کے ملا دیجے آپ نے
اشارہ فرمایا کہ پہر دونون ٹکڑے ملگئے جب کفار نے یہہ حال دیکہا تو آپسمین کہنے لگے
کہ جادو محمد کا آسمان پر بہی ستمر ہے ابوجہل نے کہا کہ اور شہر والون اور مسافرون سے دریافت
کرنا چاہئے دیکہین وہ کیا کہتے ہین پس پوچہکر شہر والون سے استفسار کیا اور جو مسافر کہ
مین آئے انسے بہی پوچہا سب نے کہا کہ ہمنے بہی دیکہا ہے کہ اس رات کو چاند کے دو ٹکڑے
ہو گئے تہے اس معجزہ کو بہت سے اصحاب نے مثل عبد اللہ بن مسعود اور انس بن مالک اور
حذیفہ بن الیمان اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس اور جبیر بن مطعم کے روایت کیا

اور تمام تفسیرونمین مثل تفسیر مجمع البیان وتفسیر منہج الصادقین وتفسیر عمدۃ البیان وتفسیر معالم التنزیل بغوی وتفسیر مدارک وتفسیر گازرونی وتفسیر زاہدی وتفسیر بیضاوی وتفسیر کشاف زمخشری وتفسیر کبیر فخر رازی وتفسیر درمنثور سیوطی وتفسیر ثعلبی وغیرہ کے اس معجزہ کا حال مسطور ہے پس باوجود حصول تواتر کے اور درج ہونے اس معجزہ کے قران مجید مین پہر انکار کرنا اسکا کسی طرح درست نہوگا — اور شبہ مشککین کا بدلیل قطعی باطل ہے اور وہ شبہ یہہ کہ جب چاند شق ہوا تہا تو ضرور تہا کہ تمام دنیا مین نظر آئے اور جب تمام دنیا مین نظر آتا تو تمام دنیا کی تاریخو نمین یہہ امر درج ہوتا پس جب تمام دنیا کی تاریخو نمین درج نہین ہے تو معلوم ہوا کہ چاند شق نہین ہوا **اسکا جواب** قطعی یہہ ہے کہ کل صاحبان عقل و فہم جانتے ہین کہ زمین کروی شکل کی ہے اور مکہ معظمہ قریب خط استوا کے واقع ہے پس بہت سے ملک تو ایسے ہین جو خط استوا سے بہت دور واقع ہین مثل لندن وغیرہ کے اور بہت سے ملک ایسے ہین کہ اگرچہ وہ خط استوا پر یا قریب خط استوا کے ہین مگر مکے سے بہت دور سمت غربی مین واقع ہین اور معلوم ہے کہ ان سب ملکو نمین چاند نے اسوقت طلوع ہی نکیا ہوگا پس جہان چاند طالع نہوا ہو وہان اسکا شق ہونا کیونکر نظر آئیگا اور یہہ امر ان لوگون پر جو علم ہیئت سے واقف ہین ہرچند وہ علم انگریزی ہو بخوبی ظاہر ہے — اور وہ ملک جو مکے سے نزدیک ہین یا اسکے سمت شرقی مین واقع ہین وہان یہہ احتمالات موجود ہین کہ کسی مقام پر تو ابر ہو اور چاند ابر مین پوشیدہ ہو اور کسی مقام پر کہ جہان ابر نہو لوگون نے آسمان پر توجہ نکی ہو اسلئے کہ اکثر ہوتا ہے کہ ابتدائے شب مین لوگ اپنے کاروبار مین مصروف رہتے ہین آسمان پر کوئی دیکہتا بہی نہین — اور شق القمر تہوڑی دیر رہا کچہ زیادہ اسے دیر نہین گزری — ان وجوہ کے سوائے یہہ امر کہان سے ثابت ہوا کہ کسی ملک مین شق القمر نہین ہوا معلوم ہے کہ کسی امر کو کسی تاریخ مین

درج کرنا اسکے عدم پر دلالت نہین کرتا ممکن ہے کہ چاند کا شق ہونا اکثر ملک والون نے دیکھا
ہو مگر تاریخ مین درج نکیا ہو اور علاوہ اسکے اس زمانہ مین اسقدر تاریخون کا چرچا نہ تہا جو اس زمانے
مین ہے بلکہ اکثر مقامات پر مطلق تاریخ نویسی کی عادت نہ تہی اور بندہ سابق مین لکہ چکا ہے
کہ اہل مکہ نے اور شہرونسے خبر منگائی تہی اور مسافرونسے دریافت کیا تہا سب نے بیان کیا کہ
اس رات کو چاند شق ہوتے ہمنے دیکہا ہے - بہرحال باوجود ان تمام وجوہ کے کوئی
منصف اور حق جو شق القمر کا انکار نہین کرسکتا - مخفی نرہے کہ ملک ہند کے راجاؤن مین سے
ایک راجہ کے پاس جو ایک قدیم تاریخ تہی اسمین شق القمر کا حال درج تہا چنانچہ تاریخ
فرشتہ کی دوسری جلد گیارہوین مقالہ مین مذکور ہے اوقتیکہ تاریخ ہجری از دویست
سال متجاوز گشت جمعی از اہل اسلام چہ عرب وچہ عجم درلباس فقر و درویشی ازبنادر عرب بر
کشتی سوار شدہ بقصد زیارت قدم گاہ حضرت بابا آدم علیہ السلام بجانب سراندیب کہ آنرا
لنکا نیز گویند متوجہ شدند و بحسب اتفاق کشتی باد مخالف خوردہ بکنار افتادہ در شہر
کدنکلور فرود آمدند حاکم انجا کہ موسوم بسامری بود وبعقل کامل واخلاق ستودہ اتصاف داشت
بصحبت طائفہ درویشان مشرف شدہ از ہر باب سخن درمیان آورد تا انکہ از ملت و مذہب
ایشان پرسید گفتند بحلیہ اسلام آراستہ ایم و پیغمبر ما محمد رسول اللہ است سامری گفت من
از طائفہ یہود و نصاری و ہنود کہ مخالف دین شما و سیاح عالم اند شنیدہ ام کہ در بلاد
عرب وعجم و ترک این دین رواج دارد لاکن الی الآن بصحبت مسلمانان نرسیدہ ام اکنون
توقع دارم کہ برخی از حالات آن سرور انبیا ازروی صدق و صفا مذکور سازند و معجزات
او بیان کنند یکی از درویشان کہ بصفت علم وصلاح آراستہ بود آغاز سخن کردہ چندان
از حالات و معجزات آنحضرت بیان فرمود کہ سامری را محبت رسالت پناہ در دل پدید آمد و چون

معجزۂ شق القمر بشنید گفت ای قوم این معجزۂ بسیار قویست و اگر حق و صدق است و سحر نبوده مردم جمیع بلاد قریب و بعید مشاهدہ کردہ خواہند بود و رسم دیار ما چنانست کہ ہر گاہ قضیۂ بزرگ روی نماید ارباب قلم آنرا در دفاتر ثبت نمایند دفاتر آبا و اجداد ما موجود است آنرا بنظر می آوریم و عیار صدق شما می بینیم انگاہ اہل دفتر را خواندہ بعبر نمود تا دفتر زمان خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بکشودند و در آنجا نوشتہ یافتند کہ در فلان تاریخ دیدہ شد کہ ماہ دو پارہ گشتہ باز بہم پیوست پس بر سامری حقیقت دین محمدی ظاہر شدہ کلمہ طیبہ شہادت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بر زبان آوردہ باعتقاد تمام مسلمان گشتہ چون از روسای خود می ترسید آنرا مخفی داشتہ مسلمانان را ہم از اظہار آن منع فرمود و انعام واحسان فراوان بجا آوردہ الخ بندہ کو امید ہے کہ عاقل اور منصف ان سب امور کو بنظر انصاف و تامل ملاحظہ فرما کر اور قران مجید اور تواتر سے معجزہ شق القمر کا ثبوت دریافت کر کے پھر کوئی شبہ اسکے وقوع مین نکر ینگے اور ہرگز انکار اسکا نفرمائینگے - اور اس قسم مین اور بہی کئی معجزے ہین مثل پلٹ آنے سورج کے اور گرنے بجلیوں کے حضرت کے دشمنون پر اور نازل ہونے اقسام کے میوون اور غذاؤن اور لباس کے حضرت پر اور حضرت کے اہل بیت پر اسطرحکے معجزے اکثر ظاہر ہوے ہین اور باسناد کثیرہ صحیحہ ثابت ہین - چوتھی قسم مین معجزہ ہین جو نباتات اور جمادات اور حیوانات مین ظاہر ہوے ہین مثل منہ کے بہل گرنے بتون کے اور جہکجانے درختونکے واسطے سجدہ کے اور سلام کرنے درختون اور پتھرون اور حیوانونکے حضرت پر اور گواہی دینے ان چیزونکے حضرت کی رسالت پر اور بات کرنے ان چیزونکے اور اوگنے اور ہری ہو کر بار ور ہو جانے خشک درختونکے آبیت آنے حضرت کے حکم سے اور مثل طاعت کرنے ان چیزونکے انکے حکم کی اس اقسام کے

معجزے بیحد و حساب ہین جو اکثر باسناد متواترہ ثابت ہین — پانچوین قسم مین وہ معجزے ہین جو عیسے علیہ السلام کے معجزاتکے مانند ہین مثل زندہ کرنے مردونکے اور شفا دینے مریضونکے اور بینا کرنے اندہونکے اس قسم مین بہی بہت سے معجزے ہین جنمین سے بعض باسناد متواترہ ثابت ہین اور بعض باسناد غیر متواترہ منقول ہین — چہٹی قسم معجزونکی وہ ہے جسمین حضرت نے آیندہ کی خبرین اور غیب کی حالتین بیان فرمائی ہین اور وہ سب امور آپکے ارشاد کے موافق ظاہر ہوے ہین جیسے حضرت نے خبر دی ہے کہ بنی امیہ صاحب حکومت ہونگی اور انکی بادشاہت ہزار مہینے تک رہیگی اور مثل خبر دینے آپکے بنی عباسکی بادشاہت سے اور مظلوم ہونے سے اہل بیت کے اور امیر المومنین اور امام حسنؑ اور امام حسینؑ کی شہادت سے اور شہادتکی کیفیت سے اور بادشاہان عجم کے استیصال سے جو آتش پرست تھے اور حکومت یہود کے استیصال سے اور بقا باقی دولت نصاری سے اور مثل خبر دینے آپکے اس امر سے کہ عمار یاسر گروہ باغی کے ہاتہہ سے قتل ہوگا اور عمار انکو بہشت کیطرف ہدایت کریگا اور عمار کو دوزخ کیطرف بلائینگے — اور علیؑ اہل جمل اور اہل صفین اور خوارج سے جہاد کرینگے اور ابو ذر غفاری مظلوم ہوگا اور لوگ اسے مدینہ سے باہر نکالدینگے اور مثل خبر دینے آپکے وفات سے نجاشی بادشاہ حبشہ کے بوقت وفات اور شہادت سے جعفر طیار اور زید اور عبد اللہ بن رواحہ کے بوقت شہادت — اسیطرح بیحد و حساب امور آیندہ اور حالات غیب ہین جنکی کیفیت آپنے بیان کی ہے اور پیشین گوی فرمائی ہے اور وہ سب حضرتکے فرمانے کے مطابق واقع ہوے ہین اور یہہ خبرین دینا آپکا اکثر باسناد متواترہ کثیرہ ثابت ہے جسمین کسیطرحکا شبہ نہین ہوسکتا اگر ہر خبرکی پوری روایتین بیان ہون تو ہمین علیحدہ ایک کتاب ہوجاے اور بندیکو

اختصار

اختصار منظور ہے اسلئے فقط اشارون پر اکتفا کی ہے کسیکو تفصیل سے واقف ہونا منظور ہو تو کتب مطولہ اہل اسلام ملاحظہ فرمائیے یا تواتر مین کسی قسم کے معجزہ کے شک ہو تو بندہ سے استفسار فرمائیے تا بندہ تواتر کو اسکے ثابت کرے اور کل سندین اسکی پیش کرے - اور معجزاتکی یہہ چہہ قسمین بہی بنظر اختصار کے بندہ نے لکہی ہین ورنہ اس سے زیادہ اور قسمین موجود ہین بلکہ آدمی اگر تحقیق کرے اور غور سے دیکہے تو معلوم ہوگا کہ کم کوئی فعل اور قول حضرت کا ایسا ہوگا جسمین کوئی معجزہ نہو -

پس اب مین حضرات نصارے سے التماس کرتا ہون کہ ان تمام دلائل کو جو بندہ نے اس کتاب مین بیان کئے ہین حق جوئی اور انصاف کی نظر دلنسے ملاحظہ فرمائین اور تعصب کو بالکل اپنے دلون سے دور کرین پہر امید ہے کہ آپ پر امر حق صاف روشن ہو جائیگا - ہمکو آپ لوگو نکے عقیل اور فہیم ہونمین تو کسیطرح کا شک نہین ہے مگر باوجود عقل و فہم کے جو آپ لوگ حق سے ناواقف ہین اور راہ راست اختیار نہین کی اسکی وجہ فقط تقلید آبائی اور تعصب ہے اور آپ لوگون پر کیا موقوف ہے اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ ہر شخص کو اپنا آبائی دین اچہا معلوم ہوتا ہے اور کیونکر نہو ظاہر ہے کہ پیدائش اسی دین مین ہوئی پرورش پائی تو اسی دین مین کانونمین برابر اسی دین کی آواز آتی رہی - جب آنکہ کہلی تو اسی دین والونکو دیکہا مان باپ بہائی اقربا اسی دین کے تعریف کرتے رہے اور ابتدا سے مذہب کی تعلیم ہوتی رہی - انہین امور سے ہر شخص کے دلمین جو اعتقادات جمجاتے ہین وہ بدشواری نکل سکتے ہین ہزارمین بلکہ لاکہ مین ایک ہی آدمی ہوگا جو مرد میدان بنکر خواہش نفسانی اور تعصبات کا مقابلہ کرے اور اپنے بزور عقل کی قوت سے

تقلید پر غالب ہو کر خود تحقیق فرمائے - ہر چند عقل کہتی ہے کہ یہہ امر ہر شخص پر لازم اور واجب
ہے اسلئے ضرور ہے کہ دنیا مین مذہب حق ایک ہی ہو ورنہ وقوع محال لازم آئیگا اسلئے
کہ دنیا مین سیکڑون مذہب ہین اور ہر مذہب دوسری مذہب کا مخالف اور معارض
ہے اور ہر شخص اپنے آبائی مذہب کو حق جانتا ہی اور یہہ محال ہے کہ دو مذہب آپسمین متخالف
اور متعارض ہون اور دونون برحق ہون پس ضرور ہوا کہ سب مذاہب مین سے ایک
ہی مذہب اور دین برحق ہو اور باقی باطل اور وہ دین برحق بغیر تحقیق اور ترک تقلید اور
تعصب کے نہین ملسکتا لہذا لازم ہے کہ ہر شخص تحقیق کرے اور مجھے امید کامل ہے کہ اگر
میرے وہ عیسائی بہائی جنہین اللہ پاک نے عقل سلیم اور فہم مستقیم عطا فرمائی ہے تہوڑی
سی تحقیق کرینگے اور میری اس کتاب کو غور و تامل سے ملاحظہ فرمائینگے تو انپر بیشک حقیت اسلام
کی ظاہر ہو جائیگی - اور جہانتک غور کیا جاتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ حضرات نصاری کے
اعتقادات قطعاً عقل کے خلاف ہین ہر چند دنیا مین بہت سے مذہب والے ہین مگر جسقدر
دور تر عقل سے ہمارے عیسائی بہائیونکے اصول ہین ایسے شاید کسی اور مذہب والیکے
اصول نہونگی - اى بہائیو آدمیونکو بغیر اسکے کہ خداوند عالم کی اطاعت کرین اور اسکے
رسول مقبول یعنی حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر گواہی دین اور
انکی پیروی فرمائین ہرگز نجات ممکن نہین ہے - آپ لوگ جو سمجھی ہوی ہاین کہ عیسے
علیہ السلام فقط ہماری نجات کے لئے مصلوب ہوی ہین یہہ فقط سہو اور غفلت آپ
لوگونکی ہے ورنہ خود حضرت عیسے مسیح علیہ السلام نے اس اعتقاد کو آپ کے رد کر دیا
ہے اور صریح لفظونمین فرمایا ہے کہ مجھی خداوند کہنے والا نجات نپائیگا - چنانچہ متی کی
انجیل کے ساتوین باب مین عیسے علیہ السلام کی زبانی منقول ہے (۲۱) نہ ہر ایک جو مجھی

خداوند کہتا ہے آسمانکی بادشاہت مین داخل ہوگا مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے (۲۲) اُس دن بہتیرے مجھے کہینگے ای خداوند کیا ہمنے تیرے نام سے نبوّت نہین کی اور تیرے نامسے دیوؤنکو نہین نکالا اور تیرے نامسے بہت بہت سی کرامتین ظاہر نہین کین (۲۳) اسوقت مین انسے صاف کہونگا کہ مین کبہی تمسے واقف نہ تہا ای بدکارو میرے پاس سے دور ہو ای یاروسنا آپنے قول حضرت عیسے روح اللہ علیہ السلام کا کہ جب ان لوگونکو کہ جنہون نے ظاہرا اپنے دانست مین کرامتین بہی ظاہر کین عیسے علیہ السلام اپنے پاس سے نکالدینگے تو پہر آپ لوگونکو کیا امید ہے ذرا اس ارشاد پر حضرت عیسے علیہ السلام کے غور فرمائے اور تامل کیجئے اور پہر اپنے اعتقاد کو بہی اس سے ملائے اور دیکہئے کہ زمین اور آسمان کا فرق ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ حضرت نے انلوگونکے بارہ مین ارشاد فرمایا ہے کہ جنہون نے انجیل مین تحریفین کی ہین اور عیسےٰ کے طریقہ کو بدل ڈالا ہے اور حضرت خاتم المرسلین کی جنکی بشارت خود عیسےٰ نے دی تہی پیروی نہین کی ہے اب مجہے امید ہے کہ آپ لوگ اس بندہ کو اپنا ایک بڑا خیر خواہ اور سچا دوست سمجھکر میری تحریر کو محبت کی آنکھونسے ملاحظہ کرینگے اور اسپر عمل فرمائینگے انشاءاللہ تعالی

اندکی ازغم خود گفتم و خاموش شدم  که دل آزرده شوی ورنه سخن بسیار است

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْن وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن

این کتاب مستطاب در بلدہ حیدرآباد دکن در مطبع عباسے بخط اقل السادات میرزا ابوالقاسم شیرازی تحریر التحریر گردیده و بحلیه طبع درآمد بتاریخ

چہاردہم شہر جمادی الاول سنہ ۱۳۱۴